ارکان الاسلام

ترجمہ

الاساس فی الفقہ

صنفہ

علامہ محمد یحیٰ بیروتی شافعیؒ

مترجم

جناب فاضلِ اجل علامہ حضرت مولانا محمد مرغوب احمد صاحبؒ لاجپوری سورتی

(وفات:۱۳۲۸ھ)

ناشر

مکتبہ احمدیہ۔ممبئی

تفصیلات کتاب

نام کتاب : ارکان اسلام

مترجم : جناب فاضلِ اجل علامہ حضرت مولانا محمد مرغوب احمد صاحبؒ لاجپوری

سرورق وتزئین: مولانا ابراہیم ڈونگر کر جامعی رتنا گری

سن طباعت : ۱۴۳۹ھ ۲۰۱۸ء

ناشر : مکتبہ احمدیہ۔ممبئی

تعداد : ۱۰۰۰

قیمت : ۱۵۰/روپئے

❖❖❖ ملنے کا پتہ ❖❖❖

مکتبہ احمدیہ، ڈاکیارڈ روڈ، ممبئی

جامعۃ القراءت کفلیتہ سورت، گجرات

جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن

جامعہ ضیاء العلوم کنڈلور، کرناٹک

فہرست مضامین

☆☆☆☆☆☆

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم محمد ﷺ وعلی والہ واصحابہٖ وبارک وسلم تسلیما کثیرا .اما بعد

ارکان اسلام فی الفقہ الشافعی کی اشاعت آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے سب سے پہلے ہم اللہ وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں بے انتہاءشکرادا کرتے ہیں کہ اس کی توفیق، ہمت اوراعانت کے بعد ہی ہم اس قابل ہوئے کہ اس عظیم کتاب کوآپ حضرات کی خدمت میں پیش کریں۔

تقریبا آٹھ سال قبل میرا تقرر مسجد نواب ایاز، ڈاکیارڈ روڈ ممبئی میں بحیثیت مدرس ہوا، یہاں شوافع کی کثرت دیکھ کر داعیہ پیدا ہوا کہ مکتب کے طلبہ کے لئے ایک رسالہ شافعی فقہ میں ہو جیسا کہ احناف میں تعلیم الاسلام ہے، تو میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار استاذ محترم مولانا سلیم صاحب آنتی کے سامنے کیا تو انہوں نے کہا کہ استاذ محترم مفتی رشید احمد صاحب لاجپوری دامت برکاتہم کے دادا مفتی مرغوب احمد لاجپوریؒ رنگوں کے مفتی اعظم رہ چکے ہیں، وہاں شوافع کی کثرت تھی، اس وجہ سے ان کی ضرور فقہ شافعی پر کوئی کتاب ہوگی، تو میں نے حضرت استاذ مفتی رشید احمد صاحب سے بات کی تو انھوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہاں دادا جان کی ایک کتاب ہے، جس کا ایک ہی نسخہ میرے پاس ہے، اگر اس کی طباعت کرنا چاہتے ہو تو چھپوا کر اصل نسخہ مجھے لوٹا دیں، تو بندہ اس نسخہ کو لے

کر ممبئ آیا اور حضرت مولانا شوکت صاحب علیہ رحمۃ واسعۃ "امام خطیب جامع مسجد" ممبئ کے سامنے پیش کیا اور اپنا ارادہ ظاہر کیا اور تقریظ لکھنے کی درخواست کی تو حضرت نے سراہا اور تقریظ لکھنے کا وعدہ فرمایا لیکن حضرت کی عمر نے وفا نہ کی، پھر اس کے بعد بندہ اسے لے کر جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن حاضر ہوا اور مولانا عبدالمنعم صاحب نظیر دامت برکاتہم کی خدمت میں یہ رسالہ پیش کیا تو مولانا نے مسرت کا اظہار فرمایا اور چند کلمات لکھ دیئے، پھر جامعہ حسینیہ عربیہ کے استاذ حدیث وفقہ قاضی حسین صاحب دامت برکاتہم سے بات چیت ہوئی تو انھوں نے اچھا مشورہ دیا کہ اگر مسائل کے حوالجات درج کئے جائیں تو اس کتاب کی افادیت اور بڑھ جائے گی، لہذا حوالجات کی ذمہ داری رفیق محترم مفتی معین الدین کالو نے لے لی اور مفتی معین الدین کالو صاحب و مفتی اظہر نظیر صاحب خطیب و امام جامع مسجد ممبئ نے یہ ذمہ داری بحسن خوبی انجام دی، اور اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے خوب محنت کی، اللہ تعالی ان حضرات کی مساعی کو قبول فرما کر دارین کی سعادت نصیب فرمائے۔

بندہ ان تمام افراد کا مشکور ہے جنھوں نے اس عظیم کام میں ابتداء تا انتہا ہر قسم کا تعاون، نیز مالی مدد کی اور جنھوں نے گراں قدر وقت اور کوششوں کے بعد نشر و اشاعت کے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا، فرداً فرداً نام لکھنا ان تمام مخلصین کے خلوص کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہوگا، لہذا ہم ان کے لئے صرف بہ صمیم قلب یہی دعا کرتے ہیں کہ خدائے ذوالجلال والاکرام انہیں دارین کی فلاح وسعادت سے شرف یاب کرے، اوران کی خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ بخشے۔ آمین۔

والسلام

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام حمد وثنا اس پاک ذات کے لئے ہے جس نے قرآن وحدیث کو فقہ اسلامی کی بنیاد قرار دیا، درود وسلام اور رحمت کاملہ نازل ہو دونوں جہاں کی برگزیدہ، محبوب ومرغوب ہستی حضرت نبی کریم ﷺ وآلہ واصحابہ پر جن کا قول وفعل اسلامی احکام کی اساس ہے۔

زیر نظر مترجم رسالہ عقائد اور ارکان اسلام پر مشتمل ہے، کسی بھی کتاب ورسالہ کا وزن اور علمی معیار سمجھنے کے لئے مترجم کتاب ورسالہ کے مصنف کا تعارف، عہدہ اور اس کا علمی مذاق جاننا ضروری ہے، ترجمہ کے بارے میں کچھ تبصرہ کرنے سے پہلے "الاساس فی الفقہ" کے مصنف کا تعارف کتب تراجم سے پیش کیا جاتا ہے۔

الشیخ محمد بن الحاج یحییٰ طبارہ بیروتی کا مختصر تعارف:

آپ کا تعلق خاندان طبارہ سے ہے، یہ خاندان اصلاً عربی اور نسلاً حسنی ہے، اور گیارہویں صدی ہجری سے پہلے ہی مراکش سے ہجرت کر کے بیروت آ گیا تھا، اللہ تعالی نے اس خاندان میں بڑی برکت دے رکھی تھی، چنانچہ اس خاندان میں میدان علم وادب اور سیاست وتجارت کے بے مثال شہسوار، یکتائے روزگار اور شرافت ونجابت کے خوگر پیدا ہوئے، ان میں سے نمایاں اور اوصاف وخصائل کی حامل شخصیت ادیب لبیب، بیدار مغز مؤلف اور استاذ مشفق شیخ طبارہ کی شخصیت ہے، جو "تاریخ آل طبارہ" کے مؤلف ہیں، نیز ۱۹۵۷ء میں آپ کی ایک تصنیف بعنوان "الرفصفی العصور القدیمۃ" منظر عام پر آ چکی

ہے،اور اس کے علاوہ ان کی بہت سی علمی وفنی سوغات مشہور وعام ہیں، جو ان کی عالی صلاحیت واستعداد پر واضح دلیل ہے،تجارتی مشغولی کی کثرت کے باوجود ایک ایسے ادیب تھے،جنھوں نے علم ادب کے پڑھنے پڑھانے پر مکمل توجہ دی۔

پیدائش :

۱۲۶۴ھ مطابق ۱۸۴۸ء میں بمقام بیروت آپ کی پیدائش ہوئی ،اور علم وتقوی کے شہرت یافتہ خاندان میں آپ نے پرورش پائی ،مفتی دمشق علامہ عطاء السلم اور دیگر علماء کرام سے علوم عقلیہ ونقلیہ حاصل کئے اور علوم شرعیہ میں اپنا لوہا منوایا۔

آپ کے یادگار کارنامے :

آپ ''محکمہ استیناف الحقوق بیروت'' کے ایک ممبر تھے،پھر محکمہ شرعیہ کے وکیل بنے ،نیز ''جمعیۃ المقاصد الخیریۃ الاسلامیۃ'' کے بانیان میں بھی آپ کا شمار ہوتا ہے۔

ادبی شان:

آپ فطری شاعر،فصیح وبلیغ نثر نگار تھے،آپ نے ایک قیمتی کتب خانہ چھوڑا لیکن افسوس کی بات ہے کہ آپ کے ورثہ اس ادبی اور علمی میراث کی حفاظت نہ کرسکے،چنانچہ انھوں نے کتب خانہ کی محفوظ ومطبوع ہر طرح کی کتابوں کو فروخت کردیا اور اس طرح اس باکمال شاعر کے علمی آثار ضائع ہوگئے،حالاں کہ ابھی آپ کی وفات پر ۲۵؍سال بھی نہیں گذرے تھے،البتہ آپ کی تالیفات میں سے ''الاساس فی الفقہ'' کے سوا کوئی تالیف باقی نہ رہی،اور یہ مدارس کے نصاب میں داخل ہے۔

وفات:

آپ نے ۸۷؍سال کی عمر میں ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء کو وفات پائی۔(۱)

(۱) نثر الجواھر والدرر فی علماء القرن الرابع عشر: ۱۵۳۲/۱،الاعداد: الدکتور یوسف المرعشلی

''الاساس'' مبتدی طلبہ کے لئے لکھی گئی ہے، اسی لئے سوال جواب کا انداز اختیار کیا گیا ہے، بچوں کے خالی دماغ میں کتاب کے مضامین ذہن نشین کرانے کے لئے یہ اسلوب عمدہ ہے، بلکہ اسوہ نبوی ﷺ سے مستنبط ہے۔

شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ (م ۱۴۱۷ھ) نے اسالیب تعلیم کے موضوع پر ایک رسالہ ''الرسول المعلم واسالیبہ فی التعلیم'' تحریر فرمایا ہے، اس میں معلم صحابہ حضرت نبی کریم ﷺ کی تعلیم کے مختلف انداز احادیث نبویہ سے پیش کئے ہیں، اس کے ایک عنوان ''تعلیمہ ﷺ بالجوار والمسئلہ'' کے ذیل میں رقمطراز ہیں:

وکان من ابرز اسالیبه ﷺ فی التعلیم الجوار والمساء لة ،لاثارة انتباه السامعین وتشویق نفوسهم الی الجواب وحضهم علی اعمال الفکر للجواب لیکون جواب النبی ﷺ اذا لم یستطعوا الاجابة .اقرب الی الفهم واوقع فی النفس (۱)

آپ ﷺ کے تعلیمی اسلوب میں بہتر اور نمایاں طریقہ آپس میں سوال جواب اور باہمی اظہار خیال کا تھا، تاکہ حاضرین جواب دینے میں شوق ورغبت اور بیدار مغزی کا مظاہرہ کریں، نیز جواب دینے کے لئے قوت فکر وعقل کو کام میں لانے کے لئے تیار رہیں، اور ان سے جواب نہ بن پڑنے کی صورت میں آپ ﷺ کا دیا جانے والا جواب اقرب الی الفہم اور اوقع فی النفس ہو۔

''الاساس'' کے مترجم حضرت مولانا مفتی مرغوب احمد صاحب لاجپوری ؒ (م ۱۳۸۲ھ) گجرات کے مؤقر عالم اور معروف مصنف ہیں، جن کی سوانح حیات ''تذکرۃ

(۱) الرسول المعلم واسالیبہ فی التعلیم :ص: ۹۲

المرغوب'' کے نام سے منصۂ شہود پر آچکی ہے۔

''الاساس'' کا ترجمہ آج سے سو سال پہلے ۱۳۳۷ھ میں اپنے قیام رنگون کے دور میں کیا ہے، وقت گذرنے کے ساتھ زبان واسلوب کا تغیر لازمی امر ہے، اس ترجمہ پر ایک صدی کا طویل عرصہ گذرنے کے باوجود کتاب کے مضامین کی تفہیم پر کوئی اثر نہیں پڑا، مترجم نے عربی عبارت کا مفہوم اردو زبان میں ڈھالنے کی خوب کوشش کی ہے، کہیں سے ترجمہ پن ظاہر نہیں ہوتا، انداز ترجمہ نہ بالکل سطحی اور عامیانہ ہے، اور نہ بہت دقیق، بلکہ ایسا عام فہم ترجمہ ہے جس سے ایک متوسط فہم کا طالب علم پوری طرح بہرہ ور ہوسکتا ہے، مترجم نے اصل کتاب کی افادیت بڑھانے کے لئے کن کن امور کی رعایت کی ہے اس کا تذکرہ ان کے دیباچہ میں موجود ہے۔

مترجم کے پوتے عزیز مکرم مفتی رشید احمد سلمہ کی فرمائش پر یہ چند سطور لکھنے کی ہمت کی ہے، ورنہ اپنے کسی بڑے کی کتاب پر خامہ فرسائی کا حوصلہ اپنے اندر نہیں پاتا۔

دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کو نافع بنائیں اور اس کی نشرواشاعت میں حصہ لینے والے حضرات کی تمام مساعی ومحنت کو قبول فرما کر اہل علم کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائیں اور مزید علمی کارناموں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

املاہ: العبد احمد عفہ عنہ خانپوری

۱۷ رمحرم الحرام ۱۴۳۸ھ

تقریظ

الحمدللہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

عزیز مکرم مولانا عابد پالنپوری صاحب میرے پاس ایک کتاب لے کر آئے ہیں، جس کا نام ''ارکان اسلام'' ہے، یہ علامہ محمد یحی طبارہ البیروتی کی عربی زبان میں تصنیف ہے، اس کا ترجمہ حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوریؒ (گجرات ضلع سورت) نے کیا ہے۔

اصل کتاب چھوٹے بچوں کے لئے لکھی گئی ہے،، مصنف نے جس مقصد سے لکھی ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے ہیں، اور مترجم مرحوم نے بھی مروجہ اردو زبان میں ترجمہ بھی نہایت عمدہ طریقہ پر کیا ہے، اللہ تعالی دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ارکان اسلام دس سال سے کم عمر کے ذہن سے کچھ اوپر ہے، البتہ دس سال سے زائد عمر کے طلبہ کے لئے بہت مفید ہے، خاص کر درجہ حفظ اور اسکول کے ثانوی درجات کے لئے نہایت مناسب ہے۔

عزیز مکرم مولانا عابد صاحب اس کی طباعت کا بیڑا اٹھا رہے ہیں، اللہ تعالی ان کی کوشش کو کامیاب اور قبول فرمائے اور انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

عبدالمنعم نظیر

۲۷ر نومبر ۲۰۱۶

دِیْبَاچَہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

الحمد للّٰہ الذی فضل رسولنا محمدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم علی کافۃ الانام۔ واعزنا ببرکۃ حبیبہ بالایمان والاسلام۔ وشرفنا بھدایتہ الی شعار دینہ الاسلام۔ ونوّر قلوبنا بنور الایمان وعقائد الاسلام۔ واسَّسَ بنیانہ باساس الدین وارکان الاسلام۔ وعرَّفنا بما فیہ الاوامر والنواھی من الاحکام۔ وعلمنا العلم لنتمیز بین الحلال والحرام۔ ووفَّقنا ان نختار الحلال ونجتنب الحرام۔ ومنَّ علینا ببعث حبیبہ ذی الرافۃ والرحمۃ بالفضل والانعام۔ صلے اللّٰہ علیہ وعلی الہ وصحبہ نجوم سماء الشرع ومصابیح الظلام:- امَّا بعد:

ملک برما میں شافعی مذہب کے فقہ کی کوئی آسان اُردو کتاب ایسی موجود نہ تھی جس سے شافعی مذہب کے مبتدی بچے فائدہ اُٹھاتے اس لئے کہ موجودہ حالات پر نظر رکھتے ہوئے اس بات کی نہایت ضرورت تھی کہ کوئی مختصر کتاب دلچسپ پیرایہ میں ایسی تیار کی جائے جو بچوں کے روزمرہ کی دینی ضرورتوں میں کارآمد ہونے کے علاوہ مسلم اسکولوں اور دینی مدارس کے تعلیمی نصاب میں داخل کی جائے۔ خدائے پاک کا شکر ہے کہ سب سے پیشتر اس ضرورت شدیدہ کا احساس جناب شیخ العرب مولانا شیخ محمد بن عبداللہ العلوی المسقطی مقیم رنگون کو ہوا، عرب صاحب ممدوح نے اس غرض کے لئے علامہ محمد یحیٰی طبارہ

البیروتی الشافعی کا فقہ شافعی میں ''الاساس'' نامی ایک مختصر عربی رسالہ جو اسلام کے بنیادی چار ارکان پر مشتمل تھا، اُردو میں ترجمہ کرانے کے لئے منتخب فرمایا تھا، ایک روز موصوف نے موجودہ ضرورت کو ظاہر فرما کر مجھ ناکارہ سے اس کا اُردو ترجمہ کرنے کی فرمائش کی، چونکہ میں اپنی بے سروسامانی اور علمی بے بضاعتی سے چنداں ناواقف نہ تھا، اس لئے اس کام کی جرأت نہیں کرسکتا تھا، لہٰذا کچھ دیر تو اسی شش و پنج میں پریشان رہا کہ کیا جواب دوں؟ بالآخر میں نے اس اندیشہ کو بالائے طاق رکھ دیا کہ مجھ سے یہ کام ہوسکے گا یا نہیں، بلکہ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے ''کہ جہاں تک ہوسکے کچھ کرنا چاہئے'' اس دینی خدمت کو اپنے لئے موجب سعادت اُخروی سمجھ کرا سکے ترجمہ کا وعدہ کرلیا اور '' **السعی منی والاتمام من اللہ تعالی** '' پر کاربند ہوکر خالصاً لوجہ اللہ محض قوم مسلم کی معصوم اولاد کی دینی خدمت کے لئے تھوڑا تھوڑا وقت ترجمہ کرنے میں صرف کرنا شروع کیا، خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے محض اپنے فضل وکرم سے اس ناکارہ کے ہاتھ سے اس کا ترجمہ ختم کرایا۔ **فالحمد للہ علی ذلک.**

میں نے اس کے ترجمہ میں درج ذیل اُمور کا لحاظ رکھا ہے:

اول: چونکہ میں حنفی المذہب ہوں اور اصل کتاب فقہ شافعی میں ہے، اس لئے اس کا ترجمہ کرنے میں میں نے ہر ممکن احتیاط سے کام لیا ہے، و نیز ضروری مضامین کے اضافہ کرنے میں حسب ضرورت فقہ شافعی کی معتبر و متداول کتابوں کی طرف رجوع کیا ہے۔

دوم: عربی رسالہ نہایت مختصر تھا اس لئے موقع بموقع ضروری سوالات وجوابات کا اضافہ کردیا گیا۔

سوم: بچوں کی لیاقت اور سمجھ کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر طرح میں نے کوشش کی ہے کہ مضامین نہایت آسان اور عام فہم ہو، کوئی مضمون قصداً ایسا نہیں لکھا گیا جس سے بچّوں کو وحشت پیدا ہو، اس وجہ سے دو تین جگہ پر بعض غیر ضروری اختلاف یا تحقیق کو جو اصل رسالہ میں چند سطور میں تبعًا بیان کی گئی تھی، میں نے ترجمہ کرنے سے قصدً انظر انداز کر دیا اور بجائے اس کے اُس کا ضروری خلاصہ حاشیہ پر لکھ دیا۔

چہارم: ترجمہ سے مقصود تسہیل و تفہیم ہے اس لئے لفظی ترجمہ چھوڑ کر روزمرّہ کے محاورہ اور عام فہم بول چال کے آسان الفاظ اور سلیس عبارت میں اصل مطلب کو ادا کرنے کا لحاظ مقدم رکھا ہے، ممکن ہے کہ اس سے اصل کتاب کی شان باقی نہ رہی ہو مگر بچوں کی سمجھ کا لحاظ رکھتے ہوئے مجھے ایسا کرنا ناگزیر تھا۔

پنجم: اصل رسالہ میں عقائد کا بیان نہیں تھا اس لئے اسلام کے پانچوں ارکان کی تکمیل کی غرض سے عقائد کا ضروری حصہ حضرت فاضل اجل عالم اکمل مولانا محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی کے مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام سے منتخب کرنے اور بعض جگہ مختصر تغیر واضافہ کے بعد کتاب کے شروع میں منظّم کر دیا، چونکہ عقائد میں مذاہب اربعہ متفق ہیں، اس لئے ایسا کرنے میں میں نے کوئی قباحت نہ سمجھی، تاہم بعض مواقع پر شافعی مذاہب کی کتابوں سے بھی اپنا اطمینان کر لیا ہے۔ اب یہ کتاب شافعی مذہب کے بچوں کی دینی ضرورت کے لئے مکمّل ہوگئی، اس لئے اسے ارکانِ الاسلام کے نام سے موسوم کرتا ہوں، اس کتاب کا ترجمہ اور اضافہ کرنے میں فقہ شافعی کی مندرجہ ذیل معتبر متداول کتابیں ہر وقت میرے پیش نظر تھیں، اس لئے اس میں جو کچھ زائد مضامین ہیں، یہ

سب انہیں کتابوں سے ماخوذ ہیں، شرح علاّمہ ابن القاسم علی متن ابی شجاع مع حاشیہ علامہ شیخ ابراہیم بیجوری، منہاج الطالبین للشیخ یحیٰ نووی، اعانۃ الطالبین للعلامہ سید ابی بکر بن السید محمد دمیاطی مکی، شرح غایۃ البیان للعلامہ رملی انصاری، کتاب الایضاح فی مناسک الحج والعمرۃ لابی زکریا محی الدین نوویؒ۔

خداپاک سے عاجزانہ دُعا ہے کہ اس ناچیز کی کتاب کو محض اپنے فضل سے مقبول فرمائے اور مسلمان بچّوں کو اس سے نفع پہونچائے، اور مجھ سیاہ کار کی مغفرت تامّہ فرمائے کہ بڑالالچ اس جفاکشی سے یہی ہے۔

واٰخر دعو نا ان الحمدللّٰہ رب العالمین .

رنگون

مورخہ ۱۷؍رجب المرجب ۱۳۳۷ھ یوم الجمعہ

رقمہ

بندہ مرغوب احمد لاجپوری سورتی غفراللہ لہ ولوالدیہ ولاخیہ

اسلام اور ایمان کا بیان

سوال: تم کون ہو یعنی دین کے لحاظ سے تمہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: مسلمان۔

سوال: مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: دینِ اسلام کے ماننے والے کو مسلمان کہتے ہیں۔

سوال: دین کیا چیز ہے؟

جواب: خدا نے اپنے بندوں کی ہدایت اور دُنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے پیغمبروں کی معرفت ایک مفید قانون بتلایا ہے، اُسے دین کہتے ہیں۔

سوال: کیا انسان کو دین کی ضرورت ہے؟

جواب: بیشک جس طرح انسان اپنی زندگی کی حفاظت کے لئے کھانے، پینے، پہننے اوڑھنے، رہنے سہنے کا محتاج ہے، اسی طرح اسے دین کی بھی سخت حاجت ہے۔

سوال: کیا پھر تم بتلا سکتے ہو کہ سچا دین کونسا ہے؟

جواب: ضرور بتلاؤں گا، بیشک خدا کے نزدیک اسلام ہی ایک سچا دین ہے، جو انسان کی ساری ضرورتوں کے لئے کافی اور موجبِ نجات ہے۔

سوال: اسلام کیا سکھاتا ہے؟

جواب: اسلام یہ سکھاتا ہے کہ خدا ایک ہے، بندگی کے لائق وہی ہے اور حضرت محمد ﷺ خدا کے بندے اور رسول ہیں اور قرآن شریف خدا کی کتاب ہے۔

سوال: کیا اسلام اور ایمان ایک ہی چیز ہے، یا دونوں میں کچھ فرق ہے؟

جواب: اسلام کے معنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لانا اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دُنیا میں جو کچھ اچھا یا بُرا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص ظاہر میں فرمانبرداری کرتا ہو، لیکن دل سے یقین نہ رکھتا ہو تو وہ مومن سمجھا جائے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں، شریعت میں ایسا آدمی مومن نہیں کہا جا سکتا۔

سوال: تو پھر مومن کی پوری تعریف کیا ہے اور مومن کسے کہتے ہیں؟

جواب: مومن وہ ہے جو خدا کی وحدانیت اور رسول ﷺ کی رسالت کا زبان سے اقرار کرے اور اُنہیں سچّا سمجھے اور جو چیزیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے پاس لائے ہیں، اُن کو قبول کرے اور سچ جان کر دل سے یقین رکھے، وہ مومن ہے۔

سوال: گونگا آدمی زبان سے اقرار نہیں کر سکتا تو اُس کا ایمان لانا کیسے معلوم ہوگا؟

جواب: اُس کے لئے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کر دینا کافی سمجھا جائے گا یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ خدا ایک ہے اور حضرت محمدؐ خدا کے پیغمبر ہیں۔

سوال: ایمان کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

جواب: ایمان دو قسم کا ہوتا ہے، ایک ایمان اجمالی اور دوسرا ایمان تفصیلی۔

سوال: ایمان اجمالی کسے کہتے ہیں؟

جواب: کلمہ طیّبہ یا صرف کلمہ شہادت پڑھ لینا اور اُس کا مطلب سمجھ لینا ایمان اجمالی ہے۔

سوال: کلمہ شہادت اور کلمہ طیّبہ کیا ہے اور ان کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کلمہ طیّبہ یہ ہے "**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**" اور اس کے معنی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

کلمہ شہادت یہ ہے۔ **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.** اور اس کے معنی یہ ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

سوال: ایمان تفصیلی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس قدر دین کی ضروری باتیں ہیں اُن سب کو تفصیل وار سچ سمجھنا اور اُن کے حق ہونے کا اقرار کرنا ایمان تفصیلی کہلاتا ہے۔

سوال: کیا مومن ہونے کے لئے ایمانِ اجمالی اور تفصیلی دونوں کا سمجھنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں! مومن ہونے کے لئے ایمان اجمالی کافی ہے، ہاں ایمان تفصیلی کا درجہ بہت افضل اور اعلیٰ ہے۔

سوال: اسلام کے اُصول کتنے ہیں؟ یا اسلام کی بُنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب: اسلام کی بُنیاد پانچ چیزوں پر ہے، جنہیں ارکانِ خمسہ کہتے ہیں۔

سوال: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے؟

جواب: ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بُنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے۔

سوال: وہ پانچ چیزیں جن پر اسلام کی بُنیاد ہے کیا کیا ہیں؟

جواب: اول گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور گواہی دینا کہ حضرت محمد ﷺ خدا کے بندے اور رسول ہیں، دوسرے نماز پڑھنا، تیسرے مال کی زکوٰۃ دینا، چوتھے (اگر طاقت ہو تو خانہ کعبہ) کا حج کرنا، پانچویں رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

سوال: اگر کوئی شخص خدا رسول ﷺ کو سچا جانے لیکن نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کچھ نہ کرتا ہو تو ایسا آدمی مسلمان سمجھا جائیگا؟

جواب: ہاں مسلمان تو سمجھا جائیگا لیکن سخت گنہگار اور خدا کا نافرمان ہے، ایسے شخص کو فاجر فاسق کہتے ہیں اور بعض علماء کے نزدیک تو جان بوجھ کر نماز وغیرہ چھوڑ دینے سے کافر ہو جاتا ہے۔

سوال: ایمان مجمل کیا ہے؟

جواب: **اٰمنت باللّٰہ کما ھو باسمائہ وصفاتہ وقبلت جمیع احکامہ.**

(میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے، اور میں نے اس کے سب احکام قبول کر لئے

سوال: ایمان مفصل کیا ہے؟

جواب: "**اٰمنت باللّٰہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر والقدر خیرہ وشرہ من اللّٰہ تعالیٰ والبعث بعد الموت**" اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دُنیا میں جو کچھ اچھا یا بُرا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

توحید

سوال: اسلام کی پہلی بُنیاد کیا ہے؟

جواب: اسلام کی پہلی بُنیاد توحید ہے۔

سوال: توحید کسے کہتے ہیں؟

جواب: دل سے خدائے پاک کو ایک سمجھنے اور زبان سے اُس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔

سوال: جو لوگ خدا کو نہیں مانتے اُنہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اُنہیں کافر اور مُلحِد کہتے ہیں۔

سوال: جو لوگ خدا کے سوا اور چیزوں کی پُوجا کرتے ہیں، جیسے ہندو کہ بتوں کو پُوجتے ہیں یا پارسی کہ آگ کو پُوجتے ہیں اُنہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے لوگوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں۔

سوال: جو لوگ خدا کو ایک نہیں مانتے بلکہ دو تین خدا مانتے ہیں، جیسے پارسی کہ دو خدا مانتے ہیں اور عیسائی کہ تین خدا کو مانتے ہیں، انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اِنہیں بھی کافر اور مشرک کہتے ہیں۔

سوال: مشرک بخشے جائیں گے یا نہیں؟

جواب: مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی، وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے۔

سوال: تمہیں کس نے پیدا کیا؟

جواب: ہمیں اور ہمارے ماں باپ، آسمانوں، زمینوں، تمام مخلوق اور سارے جہاں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے ساری دُنیا کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب: اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے

سوال: خدا کے بارے میں مسلمانوں کو کس طرح کا عقیدہ رکھنا چاہئے؟

جواب: (۱) خدا ایک ہے۔ (۲) ذات اور صفات میں اُس کا شریک نہیں۔ (۳) عبادت وبندگی کے لائق وہی اکیلا ہے، اُس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ (۴) وہ موجود ہے۔ (۵) ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ (۶) اُس کا فنا اور معدوم ہونا محال ہے۔ (۷) تمام عالم کا پیدا کرنے والا صرف وہ اکیلا ہے۔ (۸) وہ عالم الغیب ہے، ہر چیز کو جانتا ہے، کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں۔ (۹) تمام کمال کی صفتوں سے موصوف ہے۔ (۱۰) نقصان وعیب کی باتوں سے پاک ہے۔ (۱۱) بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔ (۱۲) بغیر آنکھ کے دیکھتا ہے۔ (۱۳) بغیر کان کے سُنتا ہے۔ (۱۴) بغیر مُنہ کے بولتا ہے۔ (۱۵) تمام مخلوقات پر اُس کو پوری قدرت حاصل ہے۔ (۱۶) اسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جنّ وغیرہ تمام چیزوں کو اپنے ارادہ سے پیدا کیا ہے۔ (۱۷) وہی مارتا ہے، وہی جِلاتا ہے۔ (۱۸) وہی روزی دیتا ہے۔ (۱۹) وہی دُعا قبول کرتا ہے۔ (۲۰) وہی مصیبتوں کو ٹالتا ہے۔ (۲۱) وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے۔ (۲۲) وہ خود بخود موجود ہے، اُس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ (۲۳) نہ اُس کا کوئی باپ ہے اور نہ ماں نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بیوی، نہ کسی سے اُس کی رشتہ داری، وہ اِن جملہ ضرورتوں اور تمام تعلقات سے پاک ہے۔ (۲۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز اُس

کے مشابہ نہیں۔(۲۵) وہی گناہگاروں کو بخشنے والا ہے۔(۲۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک، کان اور شکل وصورت سے پاک ہے۔(۲۷) نیکی، بدی، بھلائی، بُرائی کا پیدا کرنے والا ہے، لیکن نیکی سے راضی اور بدی سے ناخوش ہوتا ہے۔ (۲۸) اُس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔(۲۹) وہ عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔(۳۰) اُسی نے بندوں کو سمجھ اور ارادہ عطا فرمایا ہے، جس سے وہ بھلے بُرے گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کا اختیار اور قدرت نہیں۔(۳۱) اُسی نے سب کو پیدا کیا ہے اور جب چاہے گا سب کو فنا کردے گا، پھر سب کو قیامت کے دن پیدا کرے گا اور حساب کتاب کے بعد نیک لوگوں کو جنت اور گنہ گاروں کو دوزخ میں بھیجے گا۔(۳۲) اُس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دُنیا کے انتظام اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرما دیا ہے۔(۳۳) اُسی نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو خدا کا راستہ بتلائیں اور اچھے اخلاق سکھائیں اور بُری باتوں سے بچائیں۔

سوال: خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو کس طرح علم ہوا؟

جواب: اول تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اُس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے اور اسی وجہ سے دُنیا میں جتنے بڑے بڑے عقلمند اور حکیم اور فلسفی ہوئے ہیں، وہ سب خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔

دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاتفاق مخلوق کو توحید کی تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس جیسا اور کوئی دوسرا نہیں۔

سوال: کیا قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: ہاں! قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجہ پر دی گئی ہے، بلکہ آج دُنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے، اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی، لیکن اُن تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (اَدَل بَدَل) کرڈالی اور توحید کے خلاف باتیں داخل کردیں اور خدا کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا، اُس کی اصلاح کے لئے اور سچّی توحید دُنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی، اور اس میں صاف صاف سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی۔

سوال: قرآن مجید کی کن آیات سے توحید ثابت ہے؟

جواب: تمام قرآن مجید میں اوّل سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے، چند آیتیں یہ ہیں۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ٥ (۱) یعنی تمہارا معبود ایک ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسری آیت یہ ہے۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط (۲) یعنی خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہلِ علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں، اللہ انصاف قائم رکھنے والا ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے۔

(۱) سورۂ بقرہ:۱۶۳

(۲) آلِ عمران:۱۸

اسی طرح اور بے شمار آیتیں خدا کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ"(۱) تو کہہ اللہ ایک ہے۔

سوال: خداتعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

جواب: خداتعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے، اس کو اسمِ ذات اور اسمِ ذاتی بھی کہتے ہیں۔

سوال: لفظ اللہ کے سوا خداتعالیٰ کے اور ناموں کو جیسے خالق رازق وغیرہ کیا کہتے ہیں؟

جواب: لفظ اللہ کے سوا خداتعالیٰ کے اور ناموں کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

سوال: صفاتی نام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خداتعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں۔

(۱) قدیم: یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا۔

(۲) عالم: یعنی ہر چیز کو جاننے والا ہونا۔

(۳) قادر: یعنی ہر چیز پر اُس کی طاقت اور قدرت ہونا۔

(۴) حیّ: یعنی زندہ ہونا وغیرہ وغیرہ

الغرض جو نام ان صفتوں میں سے کسی صفت کو ظاہر کرے، اُس کو صفاتی نام کہتے ہیں، اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کا نام جمیل ہے، جو صرف اُس کی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لئے رکھا گیا ہے، اس میں کسی صفت کا لحاظ نہیں، لیکن اُس نے علم بھی سیکھا ہے، لکھنا بھی جانتا ہے، قرآن مجید بھی اُسے حفظ یاد ہے اور ان صفتوں کے لحاظ سے اُسے عالم، منشی، حافظ بھی کہتے ہیں، تو جمیل اُس کا ذاتی نام ہے اور عالم، منشی، حافظ، صفاتی نام کہلائیں گے، کیونکہ اُس کے علم کی صفت یا لکھنے

---

(۱) سورۂ اخلاص:۱

یا جاننے کی صفت یا قرآن مجید یاد ہونے کی صفت کے لحاظ سے یہ نام رکھے گئے ہیں، اسی طرح لفظ اللہ تو خدا تعالیٰ کا ذاتی نام یا اسم ذات ہے اور خالق، قادر، عالم، مالک وغیرہ اُس کے صفاتی نام ہیں۔

سوال: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام تو ایک لفظ اللہ ہے، اُس کے صفاتی نام کتنے ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (۱) یعنی خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں، تو اُنہیں ناموں سے اُسے پکارا کرو۔

اور حدیث شریف میں ہے "اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا." (۲) بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں۔

---

(۱) سورۂ اعراف:۱۸۰

(۲) بخاری:۲۷۳۶

فرشتوں کا بیان

سوال: فرشتے کون ہیں؟

جواب: فرشتے خدا کی ایک مخلوق ہے جونُور سے پیدا ہوئے ہیں، ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مرد ہیں نہ عورت، خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے، جن کاموں پر خدا تعالی نے انہیں مقرر فرمایا ہے، انہیں میں لگے رہتے ہیں۔

سوال: فرشتے کتنے ہیں؟

جواب: اُن کی گنتی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، ہاں ہمیں اتنا معلوم ہے کہ بے حساب فرشتے ہیں، لیکن اُن میں چار فرشتے مقرّب اور بہت مشہور ہیں۔

سوال: مقرب اور مشہور چار فرشتے کون ہیں اور اُن کے کیا نام ہیں؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ اسلام، اسرافیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام

سوال: فرشتے کیا کام کرتے ہیں؟

جواب: تمام آسمانوں اور زمین میں بے شمار فرشتے مختلف کاموں پر مقرر ہیں، یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین کے سارے انتظامات خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے متعلق کئے ہوئے ہیں اور فرشتے تمام انتظامی امور خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق پورے کرتے رہتے ہیں۔

سوال: فرشتوں کے کچھ کام بتاؤ؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے احکام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس لایا

کرتے تھے، بعض مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے اور خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھیجے گئے ہیں، بعض مرتبہ خدا تعالیٰ نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی اُن کے ذریعہ سے بھیجا۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صُور پھونکیں گے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہونچانے اور بارش وغیرہ کے انتظامی امور پر مقرر ہیں اور بے شمار فرشتے اُن کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں، بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں، بعض ہوا کے انتظام پر مامور ہیں، بعض دریاؤں، تالابوں، نہروں پر مقرر ہیں اور ان تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور اُن کی ماتحتی میں بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں، نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہیں اور بدکاروں کی جان نکالنے والے الگ ہیں۔

ان کے علاوہ فرشتوں کے بعض کام یہ ہیں، ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں، ایک فرشتہ اُس کے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرا بُرے کام لکھتا ہے، اِن فرشتوں کو کراماً کاتبین اور رقیب اور عتید بھی کہتے ہیں۔

کچھ فرشتے انسان کی آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت کرنے پر مقرر ہیں، بچّوں بوڑھوں، کمزوروں کی اور جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالی کا حکم ہوتا ہے، اُن کی حفاظت کرتے ہیں۔

کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اُس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں،

ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں اُن کو منکر اور نکیر کہتے ہیں۔

کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دُنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو، وعظ ہوتا ہو، قرآن مجید پڑھا جاتا ہو، درود شریف پڑھا جارہا ہو، دین کے علم کی تعلیم ہوتی ہو، ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں اور جتنے لوگ اُس مجلس میں شریک ہوں، اُن کی شرکت کی خدا تعالیٰ کے سامنے گواہی دیں، دُنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں اُن کی صبح شام تبدیلی ہوتی رہتی ہے، صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں، عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں اور رات میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔

کچھ فرشتے جنت کے انتظامی امور اور اُس کے کاروبار پر مقرر ہیں۔

کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کے عرش کے اُٹھانے پر مقرر ہیں۔

کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح اور تقدیس میں مشغول رہتے ہیں۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ فرشتے یہ کام کرتے ہیں؟

جواب: یہ تمام باتیں قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: خدا کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں، مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں، اور چار کتابیں مشہور ہیں۔

سوال: چار مشہور آسمانی کتابیں کون کونسی ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟

جواب: توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی، انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

سوال: صحیفے کتنے ہیں؟ اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

جواب: صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں، ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے، ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض پیغمبروں پر نازل ہوئے تھے۔

سوال: توریت اور زبور اور انجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟

جواب: ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے، توریت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **اِنَّـآ اَنْـزَلْـنَـا التَّـوْرَاةَ فِيْهَـا هُـدًى وَّنُوْرٌ** (۱) یعنی بے شک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے۔

---

(۱) مائدہ:۴۴

زبور کے بارے میں فرمایا۔ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ○(۱) یعنی ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔ انجیل کے بارے میں فرمایا۔ وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَ اٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ (۲) یعنی ہم نے عیسٰی بن مریمؑ کو بھیجا اور اُنہیں انجیل دی۔ پس مسلمانوں کو قرآن مجید کے ذریعہ ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

سوال: توراۃ، زبور، انجیل یہ کتابیں کس زبان میں نازل ہوئی تھیں؟

جواب: توراۃ عبرانی زبان میں، زبور یونانی زبان میں اور انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی تھیں۔

سوال: اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو کیسا ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے کیونکہ ان کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہے، تو جو شخص ان کو خدا کی کتابیں نہیں مانتا وہ قرآن شریف کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا اور جو قرآن کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

سوال: کیا یہ توریت اور زبور اور انجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہیں وہی اصلی آسمانی توریت اور زبور اور انجیل ہیں؟

جواب: نہیں! کیونکہ قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے اَدَل بَدَل کردیا ہے، اس لئے موجودہ توریت، زبور، انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں، بلکہ ان میں تحریف (اَدَل بَدَل) ہوئی ہے اس لئے ان موجودہ

---

(۱) نساء:۱۶۳

(۲) حدید:۲۷

تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہ رکھنا چاہئے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے اُترے تھے؟

جواب: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا ذکر سورۂ اعلیٰ میں موجود ہے۔

سوال: قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے یا خدا تعالیٰ کا کلام ہے؟

جواب: قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے، قرآن مجید میں اس کو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ بھی۔

سوال: توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید میں افضل کونسی کتاب ہے؟

جواب: قرآن مجید سب سے افضل ہے۔

سوال: قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟

جواب: بہت سی فضیلتیں ہیں، جن میں سے چند فضیلتیں یہ ہیں۔

اول: یہ کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف ایک ایک نقطہ محفوظ ہے، اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکیں گی اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

دوسری: یہ کہ قرآن مجید کی نظم (عبارت) مُعجِزْ ہے، یعنی ایسی اعلیٰ درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

تیسری: یہ کہ قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے، اس لئے اس کے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا۔

چوتھی: یہ کہ پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی اکٹھی نازل ہوئیں اور قرآن مجید تیئیس

۲۳ برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا ہے، آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اُترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اُترتا گیا اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اُس کے احکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

پانچویں: یہ کہ قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بسینہ حفاظت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے برابر آج تک چلی آتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی، اسی سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دُشمنوں کو کسی وقت یہ موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کر سکیں، یا اُسے دُنیا سے ناپید کر دیں اور نہ قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

چھٹے: یہ کہ قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔

دُنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے مناسب ہیں۔

اس لئے قرآن مجید نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور آسمانی کتاب کی حاجت نہیں رہی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت تمام دُنیا کے لئے عام کر دی گئی۔

رسولوں کا بیان

سوال: رسول کون ہوتے ہیں؟

جواب: رسول خدا کے بندے اور انسان ہوتے ہیں، خدا تعالی اُنہیں اپنے بندوں تک احکام پہونچانے کے لئے مقرر فرماتا ہے، وہ سچّے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، خدا کے حکم سے معجزے دِکھلاتے ہیں، خدا کے احکام پورے پورے پہنچادیتے ہیں، اُن میں کمی زیادتی نہیں کرتے، نہ کسی پیغام کو چھُپاتے ہیں۔

سوال: دُنیا میں پیغمبر کیوں بھیجے گئے یعنی ان کے بھیجنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: ہر شخص کے ذمّہ بحیثیت ایک مخلوق ہونے کے ضروری ہے کہ وہ اپنے مالک اور خالق کو راضی رکھے۔ اور یہ ایک فطری بات ہے کہ کوئی نوکر، کوئی غلام جب تک نہ جان لے کہ میرا آقا کن کاموں سے راضی اور کن باتوں سے ناراض ہوتا ہے، اُس وقت تک وہ اپنے آقا کو راضی نہیں رکھ سکتا، حالانکہ آقا اور نوکر دونوں انسان ہیں، مگر جب تک کہ ایک اپنے دل کی بات ظاہر نہ کرے، اُس وقت تک دوسرا واقف نہیں ہوتا اور خدا اور انسان میں تو کوئی نسبت بھی نہیں کہ خدا ایک نور مطلق ہے اور انسان ایک جسم خاکی، تو خدا کی باتیں معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں، پھر خدا جب تک اپنی رضا مندی کے احکام اپنے بندوں کو نہ بتلائے، وہاں تک بندے اُسے کیسے راضی رکھ سکتے ہیں اور جب دُنیا کے بادشاہوں اور حاکموں کا یہ دستور ہے کہ وہ بذاتِ خود اپنے احکام لوگوں کو نہیں پہنچایا کرتے، بلکہ معتمد اور مقرّب نائبوں کے ذریعہ ہی شاہی فرمان پہونچائے جاتے ہیں، اسی طرح سارے بادشاہوں کے بادشاہ خداوند احکم

الحاکمین نے بھی بندوں کے پاس اپنی رضامندی اور سعادتِ ابدی حاصل کرنے کے احکام مقرّب قاصدوں یعنی پیغمبروں کے ذریعہ سے ہی پہنچائے۔

سوال: نبی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: نبی کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ خدا کے بندے اور انسان ہوتے ہیں، خدا کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں، سچّے ہوتے ہیں، جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، خدا کے حکموں میں کمی زیادتی نہیں کرتے، کسی حکم کو نہیں چھپاتے۔

سوال: نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا دونوں کے ایک معنی ہیں؟

جواب: نبی اور رسول میں کچھ تھوڑا سا فرق ہے، وہ یہ کہ رسول تو اُس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو نبی اور ایسے پیغمبر کو بھی کہتے ہیں کہ اُسے نئی شریعت اور کتاب نہ دی گئی ہو، بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔

سوال: کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں! بلکہ جسے خدا تعالیٰ بنائے وہی نبی اور رسول بنتا ہے، مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کا کوئی دخل نہیں، خدا کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔

سوال: رسول اور نبی کتنے ہیں؟

جواب: دُنیا میں بہت سے نبی اور رسول آئے لیکن اُن کی ٹھیک تعداد خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے، ہمیں تمہیں اسی طرح ایمان لانا چاہئے کہ خدا نے جتنے رسول بھیجے، ہم اُن سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں۔

سوال: سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب: سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

سوال: سب سے آخری پیغمبر کون ہیں؟

جواب: سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سوال: حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر آئے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں! کیونکہ پیغمبری اور نبوّت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، آپ کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

سوال: رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب: ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں، خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں، ہاں خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

سوال: تمام پیغمبروں کی گنتی اور نام تو معلوم نہیں مگر مشہور پیغمبروں کے کچھ نام بتاؤ؟

جواب: مشہور پیغمبروں کے چند نام یہ ہیں، حضرت آدمؑ، حضرت شیثؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت یحیٰؑ، حضرت الیاسؑ، حضرت یونسؑ، حضرت لوطؑ، حضرت صالحؑ، حضرت ہودؑ حضرت شعیبؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاندان قریش میں سے ہیں، عرب میں تمام خاندانوں میں خاندانِ قریش کی عزّت اور مرتبہ زیادہ تھا، خاندانِ قریش کے لوگ عرب کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے، پھر خاندان قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی، جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزّت رکھتی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی شاخ

یعنی بنی ہاشم میں سے تھے، اسی وجہ سے حضور ﷺ کو ہاشمی بھی کہتے ہیں۔

سوال: ہاشم کون تھے جن کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے؟

جواب: حضور کے پردادا کا نام ہاشم ہے، آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے، محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی پشتوں میں حضرت آدمؑ کے بعد اور کوئی پیغمبر ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! آپ ﷺ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کے صاحبزادے ہیں، ان دونوں کے علاوہ حضرت نوحؑ اور حضرت ادریسؑ اور حضرت شیثؑ حضور کے نسب کے سلسلہ میں داخل ہیں۔

سوال: حضرت محمد ﷺ کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟

جواب: حضور کی عمر مبارک چالیس (۴۰) سال کی تھی کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔

سوال: وحی سے کیا مراد ہے؟

جواب: وحی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضور ﷺ پر اُتارنا شروع کیا۔

سوال: وحی نازل ہونے کے بعد کتنے دنوں تک حضور ﷺ زندہ رہے؟

جواب: تیئیس ۲۳ برس تیرہ سال مکہ معظمہ میں رہے اور دس سال تک مدینہ منورہ میں۔

سوال: حضور ﷺ کا وطن تو مکہ معظمہ تھا، پھر اُسے چھوڑ کر آپ مدینہ منورہ کیوں چلے گئے؟

جواب: جب حضور ﷺ نے مکہ معظمہ کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دی اور اُن سے فرمایا کہ بُت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ، تو وہ لوگ آپ کے دُشمن ہوگئے کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور اُن کو معبود سمجھتے تھے، نیز طرح طرح سے انہوں نے حضور ﷺ کو تکلیفیں دینا شروع کر دیں، حضور انور اُن کی عداوت اور دُشمنی کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالیٰ

کے احکام پہونچاتے رہے، مگر جب اُن کی دُشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے مل کر حضور ﷺ کو قتل کر دینے کا ارادہ کرلیا تو حضور انور خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکہ معظّمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے، حضور ﷺ کے مدینہ طیّبہ تشریف لے جانے کی خبر سُن کر مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے، آہستہ آہستہ مدینہ منورہ میں چلے گئے، مدینہ منورہ کے بہت سے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضور ﷺ کے مدینہ میں تشریف لانے کے نہایت مشتاق تھے، جب حضور انور ﷺ مدینہ منورہ میں پہنچے تو اُن مسلمانوں نے حضور ﷺ کی اور حضور ﷺ کے ساتھیوں کی اپنے جان و مال سے مدد اور اعانت کی۔

سوال: ہجرت کسے کہتے ہیں؟

جواب: آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔

سوال: مہاجرین کن لوگوں کو کہتے ہیں؟

جواب: جو مسلمان مکہ معظّمہ میں اپنا گھر بار چھوڑ کر خدا اور رسول کی محبت میں مدینہ منورہ چلے گئے، اُنہیں مہاجرین (ہجرت کرنے والے) کہتے ہیں۔

سوال: انصار کون لوگ ہیں؟

جواب: مدینہ منورہ کے وہ مسلمان جنھوں نے آنحضرت ﷺ اور مہاجرین کی مدد کی، اُنہیں انصار (مددگار) کہتے ہیں۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے دعوے نبوّت سے پہلے عرب کے لوگ آپ کو کیسا سمجھتے تھے؟

جواب: دعویٰ نبوّت سے پہلے تمام لوگ آپ کو نہایت سچّا، پاکباز، امانت دار شخص سمجھتے تھے، محمدؐ امین کہہ کر پکارتے تھے، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اُن کے نزدیک نہایت درجہ کے معتبر سچّے آدمی تھے اور تمام لوگ آپ کی بہت عزّت اور توقیر کرتے تھے۔

سوال: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب سے آخری پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

جواب: اول یہ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیّین فرمایا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں، دوسرا یہ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے"اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" (۱) کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں، تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا" (۱) یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تمہارے اوپر پوری کردی اور تمہارے لئے دینِ اسلام پسند کیا اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے دین کی تکمیل کردی اور اسلام ہر طرح سے کامل مکمل دین ہوگیا، اس لئے حضور ﷺ کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت ہی نہ رہی۔

سوال: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت رسولِ خدا ﷺ تمام پیغمبروں سے رُتبے میں بڑے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ کا تمام پیغمبروں سے افضل ہونا قرآن مجید کی کئی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے۔اور خود حضور ﷺ نے بھی فرمایا ہے"اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ"(۳) کہ میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور ظاہر ہے کہ اولادِ آدم میں تمام پیغمبر علیہم السلام بھی داخل ہیں، تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل اور اُن کے سردار ہوئے۔

(۱) سنن ترمذی:۲۲۱۹ (۲) مائدہ:۳ (۳) مسلم:۲۲۷۸

قبر (برزخ) کا بیان

سوال: برزخ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مرنے کے بعد سے قیامت تک مُردوں کی روحیں جس جہاں میں رہتی ہیں، اُس جہاں کو برزخ کہتے ہیں۔

سوال: کیا قبر میں میّت سے کچھ پوچھا جاتا ہے؟

جواب: ہاں آدمی کے مرنے کے بعد اگر دفن کر دیا جاوے تو قبر میں اور اگر دفن نہ کیا جاوے جلا دیا جاوے، یا ڈوب جاوے یا شیر کھا جاوے یا ہوا میں لٹکا دیا جاوے۔ غرض جس حال میں ہو میّت کے پاس دو فرشتے منکر ونکیر آ کر سوال کرتے ہیں۔

سوال: میّت کا جسم تو بے جان پڑا رہتا ہے اُس سے کیا پوچھ سکتے ہیں؟

جواب: خدا تعالی اپنی قدرت سے اُس مُردہ جسم میں روح لوٹا دیتا ہے اور وہ جواب دیتی ہے۔

سوال: میّت سے کیا سوال کرتے ہیں؟

جواب: توحید ورسالت کی بابت سوال کرتے ہیں کہ ''مَنْ رَّبُّکَ'' تیرا پروردگار کون ہے۔ ''وَمَنْ نَّبِیُّکَ'' تیرے دین کیا ہے ''وما دینک'' کہ تیرا دین کیا ہے، اگر مُردہ مومن ہے، تو جواب دیتا ہے۔ اَللّٰہُ رَبِّیْ اللہ پاک میرا رب ہے وَ مُحَمَّدٌ نَبِیِّ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہیں، وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ اور میرا دین اسلام ہے۔ پھر تو اُس کے لئے جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں اور طرح طرح کی خوشبو اور عمدہ ہوا وہاں سے آتی رہتی ہے اور اگر مردہ کافر یا مُنافق ہوا تو جواب میں کہے گا کہ افسوس میں کچھ نہیں جانتا، پھر اس پر عذاب شروع ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا قبر (عالم برزخ) میں مردہ کو جزاء وسزا یعنی ثواب وعذاب ہوتا ہے؟

جواب: ہاں قبر میں ثواب وعذاب ہوتا ہے، لیکن پورا پورا نہیں کامل جزاء وسزا کے لئے جنت ودوزخ مقرر ہیں۔

جنّت کا بیان

سوال: جنّت کیا چیز ہے؟

جواب: جنّت نہایت عیش و آرام کی جگہ ہے، مؤمن اور نیکوں کا مہمان خانہ ہے، وہاں جنتیوں کو کسی قسم کا رنج و غم، فکر و مصیبت نہ ہوگی، ہر طرح کی نعمتیں وہاں موجود ہیں، وہ ایسی نعمتیں ہیں کہ جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سُنا اور نہ انسان کے خیال میں اُس کی کیفیت آسکتی ہے۔

سوال: جنت میں سب سے بڑی نعمت کیا ملے گی؟

جواب: سب سے بڑی نعمت جنت میں دیدارِ خدا ہے، جو ہر جنتی کو اُس کے درجہ اور مرتبہ کے موافق نصیب ہوگا، اِس نعمت عظمٰی کے مقابلہ میں سب نعمتیں ہیچ ہیں۔
(اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَاہُ بِفَضْلِکَ الْعَمِیْم)۔

دوزخ کا بیان

سوال: دوزخ کسے کہتے ہیں؟

جواب: دوزخ نہایت تکلیف اور مصیبت کا مقام ہے، کافروں، مشرکوں اور خدا کے نافرمانوں کا جیل خانہ ہے، سانپ، بچھو اور طرح طرح کے عذاب گنا ہگاروں کے لئے اس میں مہیّا ہیں، کافروں اور خدا کے نافرمانوں کو سزا دینے کے لئے بنائی گئی ہے۔

سوال: کیا اس تکلیف سے نافرمانوں کو کبھی چھٹکارا ہوگا یا نہیں؟

جواب: جن لوگوں کے دل میں ذرّہ بھر بھی ایمان ہوگا وہ اپنی بداعمالی کی سزا ایک مدّت مقررہ تک بھگت کر دوزخ سے چھوٹ کر جنت میں جائیں گے اور جو لوگ مشرک یا کافر ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ انہیں اس دردناک مصیبت سے کبھی چھٹکارا نہیں، (اللھم وقنا عذاب النّار)

قیامت کا بیان

سوال: قیامت کا دن کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب: قیامت کا دن اُس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مر جائیں گے اور تمام دُنیا فنا ہو جائے گی، پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اُڑتے پھریں گے، ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔

سوال: تمام آدمی اور جاندار کیسے مر جائیں گے؟

جواب: حضرت اسرافیلؑ صور پھونکیں گے، اُس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اُس کے صدمہ سے سب مر جائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔

سوال: قیامت کب آئے گی؟

جواب: قیامت آنے والی ہے لیکن اس کا ٹھیک وقت سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا، اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کے دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتلا دی ہیں، ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہو سکتا ہے۔

سوال: قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دُنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں، لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانی اور اُن پر سختیاں کرنے لگیں، امانت میں خیانت ہونے لگے، گانے بجانے ناچ گانے کی زیادتی ہو جائے، پچھلے لوگ پہلے بزرگوں کو بُرا کہنے لگیں، بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں، چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی بڑی اونچی عمارتیں بنانے لگیں اور نا قابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے۔

تقدیر کا بیان

سوال: تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر بات اور ہر اچھی اور بُری چیز کے لئے خداتعالی کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے خداتعالی اُسے جانتا ہے، یعنی ازل میں اللہ تعالیٰ نے اندازہ کرلیا کہ یہ چیز فلاں وقت فلاں مکان میں بُری یا بھلی یا نافع یا مضر ہوگی اور اُس کے کرنے والے کو ثواب یا عذاب ہوگا، خداتعالیٰ کے اسی علم اور اندازہ کو تقدیر کہتے ہیں، کوئی اچھی یا بُری بات خدا کے علم اور اندازہ سے باہر نہیں ہے۔

مرنے کے بعد زندہ ہونے کا بیان

سوال: مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیامت میں سب چیزیں فنا ہوجائیں گی، پھر اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صُور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہوجائیں گی، آدمی بھی زندہ ہوجائیں گے، میدانِ محشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی، حساب لیا جائے گا اور اچھے بُرے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا، جس روز یہ کام ہوں گے اُس دن کو یوم الحشر (جمع کئے جانے کا دن) یوم الجزاء اور یوم الدین (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یوم حساب (حساب کا دن) کہتے ہیں۔

سوال: ایمان مفصّل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے، ان میں سے اگر کوئی ایک دو باتوں کو نہ مانے تو کیا وہ مسلمان ہوسکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! جب تک خدا کی توحید، پیغمبروں کی پیغمبری، خدا کی کتابوں، خدا کے فرشتوں، قیامت کے دن، تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو نہ مانے ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

سوال: حضرت پیغمبر ﷺ نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد بیان فرمائی ہے اور ان میں فرشتوں، خدا کی کتابوں، قیامت اور تقدیر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے؟

جواب: ان پانچ چیزوں میں حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کا ذکر ہے اور جب کوئی شخص حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آیا تو اُسے آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ماننا ضروری ہوگا اور قرآن شریف پر بھی جو پیغمبر ﷺ پر اُترا ہے، ایمان لانا ضروری ہوگا، یہ سب باتیں جن کا ایمان مفصّل میں ذکر ہے، قرآن شریف اور پیغمبر ﷺ کے بیان سے ثابت ہیں۔

صحابۂ کرام کا بیان

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: صحابی اُس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کو دیکھا ہو، یا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کی حالت میں اُس کی وفات ہوئی ہو۔

سوال: صحابہ کتنے ہیں؟

جواب: ہزاروں ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسلام پر اُن کا انتقال ہوا۔

سوال: سب صحابی مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

جواب: صحابہؓ کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں، لیکن تمام صحابہؓ باقی اُمّت سے افضل ہیں۔

سوال: صحابہؓ میں سب سے افضل صحابی کون ہے؟

جواب: تمام صحابہؓ میں چار صحابی سب سے افضل ہیں، اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام اُمت سے افضل ہیں، دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ کے سوا تمام اُمّت سے افضل ہیں، تیسرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد تمام اُمّت سے افضل ہیں، چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بعد

تمام اُمت سے افضل ہیں، یہی چاروں بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپکے خلیفہ ہوئے۔

سوال: خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات حضور ﷺ فرماتے تھے، اُنہیں قائم رکھنے میں جو شخص آپ کا قائم مقام ہوا، اُسے خلیفہ کہتے ہیں، خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں، حضور ﷺ کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور کے قائم مقام بنائے گئے، اس لئے یہ خلیفہ اول ہیں، ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ دوسرے خلیفہ ہوئے، ان کے بعد حضرت عثمانؓ تیسرے خلیفہ ہوئے، ان کے بعد حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہوئے، ان چاروں کو خلفائے اربعہ اور خلفائے راشدین اور چار یار کہتے ہیں۔

ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان

سوال: ولی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو مسلمان خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے بچتا رہے، خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو تو وہ خدا کا مقرّب اور پیارا ہو جاتا ہے، اُس کو ولی کہتے ہیں۔

سوال: ولی کی پہچان کیا ہے؟

جواب: ولی کی پہچان یہی ہے کہ وہ مسلمان، متّقی پرہیز گار ہو، کثرت سے عبادت کرتا ہو، خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت اُس پر غالب ہو، دُنیا کی حرص نہ ہو، آخرت کا خیال ہر وقت پیش نظر رکھتا ہو۔

سوال: کیا صحابیؓ کو ولی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: ہاں تمام صحابہ خدا کے ولی تھے کیونکہ حضور رسولِ کریم ﷺ کی صحبت کی برکت سے اُن کے دلوں میں خدا اور رسول ﷺ کی محبت غالب تھی، دُنیا سے محبت نہیں رکھتے تھے، کثرت سے عبادت کرتے تھے، گناہوں سے بچتے تھے، خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ کے حکموں کی تابعداری کرتے تھے۔

سوال: کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! صحابی یا ولی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

سوال: ایسا ولی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبہ کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ والا ہو سکتا ہے؟

جواب: نہیں! صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے، اس لئے کوئی ولی (جو صحابی نہ ہو) مرتبے میں صحابی کے برابر یا بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔

سوال: بعض لوگ خلافِ شرع کام کرتے ہیں مثلاً نماز نہیں پڑھتے یا ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور لوگ انہیں ولی سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: بالکل غلط ہے، یادرکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہوسکتا۔

سوال: کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً نماز، روزہ، انہیں معاف ہو جائیں؟

جواب: جب تک آدمی اپنے ہوش وحواس میں ہو اور اُس کی طاقت اور استطاعت درست ہو، کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی اور نہ کوئی گناہ کی بات اُس کے لئے جائز ہوتی ہے، جو لوگ ہوش وحواس اور استطاعت درست ہونے کی حالت میں عبادت نہ کریں، خلافِ شرع کام کریں اور کہیں کہ ہمارے لئے یہ بات جائز ہے، وہ بے دین ہیں، وہ ہرگز ولی نہیں ہوسکتے۔

معجزہ اور کرامت کا بیان

سوال: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کے ہاتھ سے کبھی ایسی خلاف عادت باتیں ظاہر کرادیتا ہے، جن کے کرنے سے دُنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں، ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔

سوال: پیغمبروں نے کیا کیا معجزے دکھائے؟

جواب: پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بیشمار معجزے دکھلائے ہیں، چند مشہور معجزے یہ ہیں۔

(۱) حضرت موسیٰؑ کا عصا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نگل گیا۔

(۲) حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ ایسی چمک پیدا کردیتا تھا کہ اُس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب آجاتی تھی۔

(۳) حضرت موسیٰؑ کے لئے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے اور وہ مع اپنے ہمراہیوں کے اُن راستوں سے دریا پار اُتر گئے، جب فرعون کا لشکر اُن راستوں میں گذر جانے کے ارادے سے بیچ دریا میں پہونچا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔

(۴) حضرت عیسیٰؑ خدا تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کردیتے تھے، مادر زاد اندھوں کو بینائی دیتے تھے، کوڑھیوں کو اچھا کردیتے تھے، مٹّی کی چڑیاں بنا کر اُنہیں زندہ کرکے اُڑا دیتے تھے۔

(۵) ہمارے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس کا عرصہ گذر گیا، لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کرڈالنے کے بھی قرآن مجید کی ایک چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل بھی نہ بنا سکے اور نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔

دوسرا معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج ہے۔

تیسرا معجزہ شق القمر ہے۔

چوتھا معجزہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ آپ ﷺ نے خدا تعالیٰ کے بتلانے سے بہت سی آنے والی باتوں کی اُن کے ہونے سے پہلے خبر دی اور وہ اسی طرح واقع ہوئیں۔

پانچواں معجزہ حضور ﷺ کا یہ ہے کہ حضور کی دُعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سیکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھالیا۔

اس کے علاوہ حضور سرورِ عالم سیکڑوں معجزے ہیں۔

سوال: معراج کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور ﷺ رات کو بیداری میں براق پر سوار ہو کر مکہ معظّمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک خدا تعالیٰ کو منظور تھا، وہاں تک تشریف لے گئے، اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے، اسی کو معراج کہتے ہیں۔

سوال: شق القمر سے کیا مراد ہے؟

جواب: شق القمر سے مراد یہ ہے کہ ایک رات کفارِ مکّہ نے حضور رسول انور ﷺ سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھایئے، تو آنحضرت ﷺ نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے دیکھ لئے، پھر وہ دونوں

ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

سوال: کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالےٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لئے کبھی کبھی اُن کے ذریعہ ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے، اِن باتوں کو کرامات کہتے ہیں، نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

سوال: معجزے اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

جواب: جو شخص نبوت اور پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہو اور اُس کے ہاتھ سے کوئی خلاف عادت اور مشکل بات ظاہر ہو تو اُسے معجزہ کہتے ہیں اور جو شخص پیغمبری کا دعویٰ نہ کرتا ہو، لیکن متّقی پرہیز گار ہو، اُس کے تمام کام شریعت کے مطابق ہوں اور اُس کے ہاتھ سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو اُسے کرامت کہتے ہیں اور اگر خلاف شرع اور بددین لوگوں سے کوئی خلاف عادت بات ظاہر ہو تو اُسے استدراج کہتے ہیں۔

سوال: کیا اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونا ضروری ہیں؟

جواب: نہیں یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ ولی سے کوئی کرامت ضرور ظاہر ہو، ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہو اور عمر بھر اُس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔

سوال: بعض خلاف شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے اُنہیں کیا سمجھنا چاہئے؟

جواب: ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں اگر کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو سمجھو کہ جادو ہے، یا استدراج ہے، کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی، ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا اور اُن کی خلاف عادت باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکا ہے۔

طہارت کا بیان

سوال: طہارت کسے کہتے ہیں؟

جواب: طہارت بول چال میں پاک صاف ہونے کو کہتے ہیں اور محاورۂ شریعت میں وضو، غسل، تیمّم اور استنجا کرنے کو کہتے ہیں اور لغوی معنی کے اعتبار سے وضو ہوتے ہوئے صرف ثواب کی نیت سے دوبارہ وضو کرنے کو بھی کہتے ہیں۔(۱)

سوال: کس طرح کے پانی سے وضو، غسل، استنجا وغیرہ جائز ہے؟

جواب: سات قسم کے پانی سے وضو، غسل وغیرہ درست ہے، (۱) بارش کا پانی (۲) دریا کا پانی (۳) نہر کا پانی (۴) کنویں کا پانی (۵) چشمہ کا پانی (۶) برف کا پانی (۷) اولہ کا پانی، پانی کی ان تمام اقسام سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔(۲)

سوال: طہارت کے اعتبار سے پانی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: چار قسمیں ہیں۔ طاہر مطہر غیر مکروہ۔ طاہر مطہر مکروہ۔ طاہر غیر مطہر۔ ماءِ نجس۔(۳)

سوال: ان سب کی تعریف کرو؟

جواب: **طاھر مطھر غیر مکروہ:** وہ پانی ہے جو خود پاک ہو اور اُس سے وضو، غسل وغیرہ بغیر کراہت کے درست ہو۔(۴)

---

(۱) الفقہ المنہجی: ۱/۲۷

(۲) الاقناع: ۱/۸۴تا۸۷

(۳) الاقناع: ۱/۸۸

(۴) الاقناع: ۱/۸۸

طاہر مطہر مکروہ: وہ پانی جوخود پاک ہومگر وضواور غسل اُس سے مکروہ ہو، ہاں کپڑا دھونا مکروہ نہیں، جیسے وہ پانی جولو ہے، تانبے اور پیتل کے برتن میں دھوپ کے ذریعہ گرم ممالک میں گرم ہوگیا ہو، لیکن سونے، چاندی کے برتن میں دھوپ میں گرم ہوگئے ہوئے پانی کا استعمال بوجہ اُن کی اصلی صفائی کے مکروہ نہیں اور دھوپ میں گرم شدہ پانی بھی ٹھنڈا ہوجانے کے بعد مکروہ نہیں، نیز بہت ٹھنڈا اور بہت گرم پانی استعمال کرنا مکروہ ہے۔(۱)

طاہر غیر مطہر: وہ پانی جوخود پاک ہے مگر وضو، غسل، یا استنجا اس سے دُرست نہیں، جیسے وہ مستعمل پانی جو وضو یا غسل کرنے والے کے بدن سے ٹپکا ہو، بشرطیکہ بدن پر کوئی نجاست لگی ہوئی نہ ہواور نہ پانی کا وزن بڑھ گیا ہو اور نہ اصلی حالت پانی کی بدل گئی ہو، اور اگر بدن پر نجاست لگی ہوئی تھی یا پانی کی اصلی حالت بدل گئی تو ایسا پانی ناپاک سمجھا جائے گا، اسی طرح وہ پانی کہ جس میں کوئی پاک چیز مل جانے سے پانی کا کوئی وصف رنگ، بو، یا مزہ ایسا بدل جاوے کہ اُسے پانی نہ کہہ سکیں ایسا پانی بھی بذاتِ خود پاک ہے، مگر وضو اور غسل اس سے درست نہیں۔(۲)

مـاء نـجس: وہ پانی جوخود ناپاک ہو اور وضو، غسل اُس سے درست نہیں، نیز ناپاک چیزیں اس سے پاک نہیں ہوتیں، بلکہ پاک چیزوں کو ناپاک کردیتا ہے۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۸۹۔۹۰

(۲) الاقناع:۱/۹۱

(۳) الاقناع:۱/۹۵

سوال: ماءِ نجس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ماءِ نجس کی دو قسمیں ہیں۔

ماء قلیل: وہ نجس پانی جو قلتین سے کم ہو اور اُس میں نجاست گر جاوے، خواہ پانی کی حالت بدلے یا نہ بدلے، وہ ناپاک ہے۔

ماء کثیر: وہ نجس پانی جو قلتین یا اس سے زیادہ ہو اور اُس میں نجاست گر جاوے اور اس میں تغیر پیدا ہو جائے، خواہ پانی کی حالت کم بدلے یا زیادہ۔(۱)

سوال: قلتین (دو قلّے) کسے کہتے ہیں اور قُلّتَین کتنا پانی ہوتا ہے؟

جواب: جو حوض یا گڑھا یا برتن پانی سے بھرا ہوا، لمبائی، چوڑائی، گہرائی میں سوا سو ہاتھ ہو وہ قلتین کہلاتا ہے۔

اور دو قلّے پانی کا وزن پانچ سو رَطل یعنی ۲۰۰ رلیٹر پانی ہوتا ہے۔(۲)

اور ملک برما کے وزن سے تقریباً ایک سو پچیس بیسہ پانی ہوتا ہے، اُس میں وضو غسل کرنا درست ہے۔

---

(۱) الاقناع:۱/۹۵

(۲) الفقہ المنہجی:۱/۳۴

دباغت کا بیان

سوال: دباغت کسے کہتے ہیں؟

جواب: چمڑے کی رطوبت اور تری کو ببول وغیرہ کی پتے یا کسی تیز دوا سے اس طرح دور کرنا کہ اُس کی بدبو جاتی رہے، دباغت کہتے ہیں۔(۱)

سوال: کون کونسی کھالیں دباغت سے پاک ہوجاتی ہیں؟

جواب: کتّا اور خنزیر اور جو جانور ان دونوں کے ملنے سے یا ان دونوں کے کسی پاک جانور کے ساتھ ملنے سے جو بچے پیدا ہوئے ہوں، ان کی کھالوں کے سوا سب مردار جانوروں کی کھالیں دباغت دینے سے پاک ہوجاتی ہیں۔(۲)

سوال: کیا مُردار جانور کی ہڈّی اور بال بھی پاک ہوجاتے ہیں؟

جواب: نہیں! یہ پاک نہیں ہوتے۔(۳)

سوال: مُردار کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُردار اُسے کہتے ہیں کہ ذِبحِ شرعی یعنی حلال کئے بغیر اُس کی جان نکل گئی ہو۔ جیسے کوئی حلال جانور بغیر ذبح کئے مر گیا ہو، یا ذبح تو کیا لیکن جانور حلال نہ تھا جیسے خچر یا پالتو گدھا تو یہ ذبح کرنے سے بھی مُردار ہی سمجھے جائیں گے، یا جانور حلال تھا لیکن اسے غلط طریقہ سے ذبح کیا گیا ہو، تب بھی وہ مردار ہی ہے، واضح رہے کہ

---

(۱) الاقناع:۱۰۲/۱

(۲) الاقناع:۱۰۲/۱۔۱۰۳

(۳) الاقناع:۱۰۳/۱

نیل گائے اور گھوڑا یہ ذبح کیے جانے سے پاک کہے جائیں گے مردار نہ سمجھے جائیں گے۔(۱)

سوال: کیا مُردہ آدمی، فرشتہ، جن اور ٹِڈّی، مچھلی، یہ سب پاک ہیں یا ناپاک؟

جواب: یہ سب چیزیں پاک ہیں۔(۲)

ناجائز برتنوں کا بیان

سوال: کیا سونے چاندی کے برتنوں کو استعمال (برتنے) میں لینا جائز ہے؟

جواب: کھانے پینے وغیرہ کاموں میں سونے چاندی کے برتنوں کو استعمال میں لینا حرام ہے، ایسے ہی بغیر استعمال کیے سونے چاندی برتن بنوا کر پونجی اور سرمایہ کے طور پر مکان میں رکھ چھوڑنا بھی جائز نہیں، ایسے ہی جن برتنوں پر سونے یا چاندی کا پانی اس قدر چڑھایا گیا ہو کہ اگر ان کو آگ پر رکھیں تو یقیناً کچھ سونا چاندی نکل سکے، ایسے برتنوں کا استعمال بھی جائز نہیں، ہاں! یاقوت، مُونگا، عقیق، بلّور وغیرہ کے نفیس برتنوں کو استعمال کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۱۰۳

(۲) الاقناع:۱/۱۰۴

(۳) الاقناع:۱/۱۱۰-۱۱۱

مسواک کا بیان

سوال: مسواک کرنا کیسا ہے؟

جواب: کھڑے، بیٹھے، لیٹے کوئی حالت ہو، ہر حال میں مسواک کرنا سنت ہے، لیکن روزہ دار کے لئے زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

سوال: مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ؟

جواب: تین وقت میں سنت مؤکدہ ہے (۱) زیادہ دیر کھانا پینا چھوڑ دینے یا چپ رہنے یا پیاز، لہسن، مولی، گندنا وغیرہ کوئی بدبودار چیز کھا لینے سے جب مُنہ میں بُو پیدا ہو جاوے (۲) نیند سے اُٹھنے کے بعد (۳) نماز پڑھنے کا ارادہ ہو، فرض، سنت کوئی نماز ہو۔(۲)

سوال: مسواک کرنے والا کیا نیت کرے؟

جواب: بغیر وضو کے مسواک کرنے والا سنت مسواک کی نیت کرے اور **نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِسْتِيَاكِ** کہے، (یعنی میں نے سنت مسواک کی نیت کی) اگر وضو کے وقت مسواک کرے تو نیت کی ضرورت نہیں، البتہ اگر کسی نے بغیر نیت کے اتفاقیہ مسواک کر لی تو اُسے سنت کا ثواب نہ ملے گا۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۱۱۳۔۱۱۴

(۲) الاقناع:۱/۱۱۶

(۳) فتح العلام:۱/۲۲۱

سوال: مسواک کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: مسواک کرنے میں بہت سے فائدے ہیں۔ (۱) سنت کا ثواب ملتا ہے۔ (۲) خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنے والے سے خوش ہوتے ہیں۔ (۳) مُنہ بدبو اور مَیل کچیل سے صاف ہوجاتا ہے۔ (۴) دانت سفید رہتے ہیں۔ (۵) مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں۔ (۶) بال دیر میں سفید ہوتے ہیں۔ (۷) عمل کا ثواب زیادہ ہوجاتا ہے۔ (۸) سمجھ میں تیزی اور ذکاوت پیدا ہوتی ہے۔ (۹) جان آسانی سے نکلتی ہے۔ (۱۰) مرنے کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔(۱)

---

(۱) الاقناع:۱/۱۷

فرائض وضو کا بیان

سوال: وضو میں کتنے فرض ہیں؟

جواب: وضو میں چھ فرض ہیں۔

پہلا: دل سے نیت کرنا۔

دوسرا: پیشانی کے بال اُگنے کی جگہ سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک مُنہ دھونا۔

تیسرا: دونوں ہاتھوں کو کُہنیوں سمیت دھونا۔

چوتھا: کچھ حصّہ سر کا مسح کرنا خواہ چند بال ہی سہی۔

پانچواں: دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

چھٹا: ترتیب سے وضو کرنا۔ یعنی پہلے مُنہ دھویا جاوے پھر ہاتھ پھر سر کا مسح اور پھر پیر دھوئے جاویں۔(۱)

سوال: اگر کوئی شخص بھول کر خلاف ترتیب وضو کرے تو اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ترتیب ہمارے نزدیک فرض ہے، اس لئے فرض چھوٹ جانے سے اس کا وضو صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

سوال: نیت کسے کہتے ہیں؟

جواب: دل سے ارادہ کرنے کو نیت کہتے ہیں، یعنی یہ ارادہ اور خیال کرنا کہ میں نماز جائز ہونے کے لئے وضو کرتا ہوں، یہی خیال نیت ہے۔(۳)

---

(۱) الفقہ المنہجی: ۱/۵۳ (۲) الاقناع: ۱/۳۵

(۳) الاقناع: ۱/۲۰

سوال: نیت کو زبان سے کہنا کیسا ہے؟

جواب: سنت ہے۔(۱)

سوال: وضو کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

جواب: چہرہ دھونے وقت نیت کرنا واجب ہے۔(۲)

سوال: زبان سے نیت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نَوَیْتُ رَفْعَ الْحَدَثِ یا نَوَیْتُ اِسْتِبَاحَةَ الصَّلٰوةِ کہے یعنی میں نے ناپاکی دُور ہونے کی یا نماز جائز ہونے کی نیت کی۔(۳)

سوال: کسی نے شروع مُنہ دھونے کے وقت نیت نہ کی بلکہ مُنہ دھونے کی حالت میں نیت کی تو اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اُس وقت کی نیت بھی کافی ہے، لیکن نیت سے پہلے دھوئے ہوئے عضو کو دوبارہ دھونا واجب ہے۔(۴)

سوال: اگر کسی نے موزہ پہن رکھا ہے تو وہ وضو کرنے میں پیر کیسے دھووے گا؟

جواب: موزہ نہ پہننے کی حالت میں پیروں کا دھونا فرض ہے، لیکن اگر کسی نے ایسا موزہ پہن رکھا ہے کہ جس پر مسح کرنا جائز ہے تو بجائے پیر دھونے کے موزے پر مسح کر لینا فرض ادا ہونے کے لئے کافی ہے۔(۵)

سوال: ٹخنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو ہڈی پنڈلی اور قدم کے جوڑوں کے پاس اُبھری ہوئی نظر آتی ہے، اُسے ٹخنہ کہتے ہیں، وضو میں پیر دھونے کی حد یہی ہے۔(۶)

---

(۱) الفقہ المنہجی:۱/۵۴ (۲) الاقناع:۱/۱۲۶

(۳) الفقہ المنہجی:۱/۵۴ (۴) الاقناع:۱/۱۲۶

(۵) الاقناع:۱/۱۹۳ (۶) الاقناع:۱/۱۳۵

سنن وضو کا بیان

سوال: وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: وضو میں دس سنتیں ہیں۔(۱) شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ اگر کوئی شخص شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو وضو کرنے کی حالت میں یاد آجاوے تو پڑھ لے اور اگر وضو کر لینے کے بعد یاد آوے تو اب پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

(۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

(۳) کلّی کرنا۔

(۴) ناک میں پانی لینا۔

(۵) سارے سر کا مسح کرنا اور پورے دونوں کانوں کا اندر باہر سے نئے پانی سے مسح کرنا۔

(۶) گھنی ڈاڑھی کا خلال کرنا۔

(۷) ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا۔

(۸) دھونے میں ہر عضو کو سیدھی جانب سے شروع کرنا۔

(۹) ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔

(۱۰) پے در پے دھونا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا عضو دھولے۔(۱)

---

(۱) الاقناع:۱/۱۳۷

استنجاء اور اُس کے آداب کا بیان

سوال: استنجاء کسے کہتے ہیں؟

جواب: پائخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہتی ہے، اُسے پاک کرنے کو استنجاء کہتے ہیں۔(۱)

سوال: پیشاب پاخانہ کے بعد استنجاء کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: واجب ہے۔(۲)

سوال: استنجاء کن چیزوں سے کیا جاتا ہے؟

جواب: پانی ،ڈھیلا، اور ہر ایسی جمی ہوئی پاک چیز سے جس سے خوب صفائی حاصل ہوسکے استنجا کیا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ چیز حرمت دار نہ ہو۔(۳)

سوال: حرمت دار ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حرمت دار ہونے سے یہ مراد ہے کہ شریعت نے کسی درجہ میں کارآمد اور فائدہ مند ہونے کی وجہ سے اُسے مال سمجھا ہو اور اُس کی عزّت کر کے اُسے ضائع نہ کرنے کا حکم دیا ہو۔(۴)

سوال: کیا کیا چیزیں حرمت دار ہیں کہ جن سے استنجاء کرنا منع ہے؟

جواب: ہڈی، کھانے کی چیزیں ،کوئلہ، انسان کے بدن کا جدا ہوا کوئی عضو یا بال، کپڑا،

---

(۱) الاقناع:۱/۱۵۲ (۲) الاقناع:۱/۱۵۲

(۳) الاقناع:۱/۱۵۳ (۴) الاقناع:۱/۱۵۴

کاغذ خواہ سادہ ہو، یا کوئی بزرگ نام، یا علمی باتیں اُس پر لکھی ہوں وغیرہ ان چیزوں سے استنجاء کرنا منع ہے۔(۱)

سوال: استنجاء کرنے کا اچھا طریقہ کیا ہے؟

جواب: افضل طریقہ یہ ہے کہ پہلے پاک ڈھیلے سے استنجاء کرے، اُس کے بعد پانی سے دھوڈالے۔(۲)

سوال: ڈھیلا کافی ہونے کے لئے کیا چیز واجب اور ضروری ہے؟

جواب: تین بار پونچھ کر صاف کرنا ضروری ہے، تین ڈھیلے سے ہو یا ایک بڑے ڈھیلے کے تین کناروں سے ہو، تین بار سے کم صاف کرنا کافی نہیں۔(۳)

سوال: پانی اور ڈھیلے میں سے کسی ایک پر کفایت کرنا چاہے تو دونوں میں کون افضل ہے؟

جواب: پانی افضل ہے اس لئے کہ پانی نجاست اور اُس کے اثر کو بہ نسبت ڈھیلے کے خوب صاف کرتا ہے۔(۴)

سوال: فقط ڈھیلے سے استنجاء کافی ہونے کے لئے کوئی خاص شرط ہے یا ہر وقت ڈھیلے پر کفایت کرسکتے ہیں؟

جواب: فقط ڈھیلے پر کفایت کرنا اُس وقت صحیح ہے جب کہ نجاست اپنی جگہ خشک نہ ہوگئی ہو۔ اور نہ اُس مقام پر پیشاب پاخانہ کے سوا کوئی پاک یا ناپاک چیز دوسری لگ گئی ہو اور نہ اپنی جگہ سے بڑھ کر نجاست اِدھر اُدھر پھیل گئی ہو۔ اور اگر نجاست سُوکھ گئی ہو یا اپنے مقام سے پھیل گئی ہو یا دوسری خارجی ناپاکی لگ گئی ہو تو اُس

---

(۱) الاقناع:۱/۱۵۴ (۲) الاقناع:۱/۱۵۴

(۳) الاقناع:۱/۱۵۳ (۴) الاقناع:۱/۱۵۶

وقت خالی ڈھیلا کافی نہیں بلکہ پانی سے دھونا فرض ہے۔(۱)

سوال: قضائے حاجت کے وقت کیا چیز حرام ہے؟

جواب: ایسے کھلے ہوئے میدان میں کہ جہاں اُس کے اور قبلہ کے بیچ میں کوئی آڑ نہ ہو قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا حرام ہے۔(۲)

سوال: قضائے حاجت کرنے کی حالت میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) کسی آڑ اور پردے کی جگہ میں قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کر کے قضائے حاجت کرنا۔

(۲) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب پاخانہ کرنا۔

(۳) تھوکنا، ناک صاف کرنا پانی تھوڑا ہو چاہے زیادہ۔

(۴) تھوڑے بہتے پانی میں پیشاب پاخانہ کرنا۔

(۵) کسی سوراخ میں پیشاب یا پاخانہ کرنا۔

(۶) لوگوں کے چلنے کے راستہ پر پیشاب یا پاخانہ کرے۔

(۷) پھلدار درخت کے نیچے پیشاب یا پاخانہ کرے۔

(۸) سردی اور گرمی میں لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ پر پیشاب پاخانہ کرنا۔

(۹) قضائے حاجت کے وقت بلاضرورت باتیں کرنا۔

(۱۰) کھلے ہوئے میدان میں آفتاب یا چاند کی طرف مُنہ کر کے قضائے حاجت کرنا۔(۳)

سوال: استبراء کسے کہتے ہیں؟

جواب: پیشاب کے بعد خوب اچھی طرح سے پاکی حاصل کرنے کو استبراء کہتے ہیں۔(۴)

---

(۱) الاقناع:۱/۱۵۵ (۲) الاقناع:۱/۱۵۶

(۳) الاقناع:۱/۱۵۷ (۴) الاقناع:۱/۱۶۲

سوال: استبراء کرنا کیسا ہے؟

جواب: سنت ہے، جب کہ استبراء نہ کرنے کی صورت میں پیشاب نکلنے کا خدشہ نہ ہو۔(۱)

سوال: جو شخص استبراء نہ کرے اُس پر کیا حکم ہے؟

جواب: استبراء نہ کرنے والے پر قبر میں عذاب ہوگا، جب کہ اس بات کا غالب گمان ہو کہ اگر استبراء نہ کرے تو پیشاب کے قطرات باہر نکلیں گے، حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ دو قبروں کے پاس سے تشریف لے جاتے تھے، اتنے میں آپ ﷺ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ یہ دونوں قبر کے مُردوں پر عذاب ہورہا ہے اور عذاب بھی کوئی ایسی بڑی چیز کے لئے نہیں ہے کہ جس سے بچنا مشکل تھا، ان میں سے ایک تو چغل خوری کرتا پھرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے بعد خوب پاکی حاصل نہیں کرتا تھا اور بے احتیاطی کی وجہ سے پیشاب کی چھینٹوں سے اپنے بدن کو بچاتا نہیں تھا۔(۲)

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ استبراء کرنا اور پیشاب کی چھینٹوں سے بدن کو بچانا واجب ہے، جب کہ پیشاب کے قطرات باقی ہوں۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۱۶۲ (۲) مسلم:۶۷۷ (۳) الاقناع:۱/۱۶۲

نواقض وضو (وضو توڑنے والی چیزوں) کا بیان

سوال: کتنی چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: پانچ چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا جیسے ہوا، مذی، ودی، پتھر کیڑا وغیرہ۔

(۲) سرین کو زمین پر ٹیک کر بیٹھنے کی حالت کے سوا بیٹھ کر یا لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

(۳) دیوانہ یا بیہوش ہوجانا یا نشہ میں مست ہوجانا۔

(۴) غیر محرم شہوت والی عورت کے بدن کو بغیر حائل ہاتھ لگانا۔

(۵) اپنی یا دوسرے کی شرمگاہ کو بغیر کپڑا حائل ہوئے ہاتھ کی ہتھیلی کے پیٹ کا لگانا۔(۱)

سوال: غیر محرم عورت کسے کہتے ہیں؟

جواب: غیر محرم وہ اجنبی عورت ہے کہ جس کے ساتھ کسی وقت بھی نکاح کرنا جائز ہو، جیسے سالی اور عورت کی خالہ، یا پھوپھی وغیرہ عورتیں ان کو چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔(۲)

سوال: محرم کسے کہتے ہیں اور وہ کون کون ہیں؟

جواب: محرم وہ لوگ ہیں کہ جن کے ساتھ کسی وقت بھی نکاح درست نہیں جیسے ماں، بیٹی، بہن، خالہ، پھوپھی، دادی، نانی، بھانجی، بھتیجی، ساس، سوتیلی ماں وغیرہ ان کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۶۲ (۲) الاقناع:۱/۷۰ (۳) الاقناع:۱/۷۰

غسل کا بیان

سوال: غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: نیت کے ساتھ سارے بدن پر پانی بہادینے کوغسل کہتے ہیں۔(۱)

سوال: کتنی چیزوں سے غسل کرنا فرض ہے؟ یا غسل فرض ہونے کے کتنے سبب ہیں؟

جواب: غسل فرض ہونے کے چھ سبب ہیں، تین سبب ایسے ہیں جن میں مرد اور عورت دونوں شریک ہیں۔

پہلا سبب: صحبت کرنا منی نکلے یا نہ نکلے۔

دوسرا سبب: منی نکلنا صحبت سے یا بغیر صحبت کے۔

تیسرا سبب: مرجانا۔

اور تین سبب عورتوں کے ساتھ خاص ہیں۔

(۱) حیض کا خون بند ہوجانا۔

(۲) نفاس کا خون بند ہوجانا۔

(۳) بچہ پیدا ہونے کے بعد غسل کرنا۔(۲)

---

(۱) الاقناع:۱/۴۷

(۲) الاقناع:۱/۴۷

فرائض غسل کا بیان

سوال: غسل میں کتنے فرض ہیں؟

جواب: غسل میں تین فرض ہیں۔

(۱) نیت کرنا۔

(۲) بدن سے ناپاکی دُور کرنا۔(۱)

(۳) تمام بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر کوئی جگہ خشک نہ رہنے پاوے۔(۲)

سوال: غسل کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: جنابت والا کہے ''نَوَيْتُ رَفْعَ الْجَنَابَةِ.'' میں جنابت دُور ہونے کی نیت کرتا ہوں اور حیض والی عورت کہے ''نَوَيْتُ رَفْعَ الْحَيْضِ.'' میں نیت کرتی ہوں حیض سے پاک ہونے کی۔ اور نفاس والی عورت کہے ''نَوَيْتُ رَفْعَ النِّفَاسِ'' میں نفاس سے پاک ہونے کی نیت کرتی ہوں۔ اور غسل میں صرف ''نَوَيْتُ الْغُسْلَ'' میں غسل کی نیت کرتا ہوں اتنا کہنا کافی نہیں اس لئے کہ غسل کبھی بطور

---

(۱) فرائض غسل میں فقہاء شوافع مختلف ہیں۔ امام رافعیؒ کی تحقیق یہ ہے کہ ازالۂ نجاست بھی فرض ہے مصنف رسالہ ہذا بھی اس مسلک کے پابند ہیں لہذا ان کے نزدیک غسل میں تین فرض ہوئے۔ اور امام نوویؒ کے نزدیک ازالۂ نجاست فرض نہیں اس لئے ان کے نزدیک غسل میں دو فرض ہیں اعانۃ الطالبین وشرح ابن قاسم وغیرہ کتب متداولہ شوافع میں امام نوویؒ کے مسلک کو راجح اور امام رافعیؒ کے طریق کو مرجوح ٹھہرایا ہے ۱۲ مرغوب احمد سورتی

(۲) الاقناع:۱/۱۸۲

عبادت کے ہوتا ہے اور کبھی بطور عادت کے، بخلاف وضو کے کہ اُس میں فقط "نَوَیْتُ الوُضُوْءَ" وضو کی نیت کرتا ہوں کہنا بھی کافی ہے اس لئے کہ جب بھی وضو کیا جاتا ہے، تو عبادت ہی کی نیت سے کیا جاتا ہے۔(۱)

سوال: نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

جواب: شروع بدن دھوتے وقت نیت کرنی ضروری ہے۔(۲)

سوال: اگر کسی نے شروع بدن دھوتے وقت نیت نہ کی بلکہ بدن کا کچھ حصّہ دھونے کے بعد نیت کی تو اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نیت کرنے سے پہلے جتنا حصّہ بدن کا دھویا جاچکا ہو اُس کو نیت کرنے کے بعد دوبارہ دھونا واجب ہے۔(۳)

سوال: غسل میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: غسل میں سُنتیں بہت ہیں، بعض اُن میں سے یہ ہیں (۱) بسم اللہ پڑھنا (۲) پہلے وضو کر لینا (۳) پانی ڈالنے کے بعد سارے بدن کو ہاتھ سے ملنا (۴) پے در پے دھونا (۵) داہنی طرف سے شروع کرنا (۶) ہر عضو کو تین بار دھونا (۷) بالوں میں خلال کرنا (۸) بدن سے مَیل کُچیل صاف کرنا۔ (۴)

سوال: کتنے غسل سنت ہیں اور وہ کون کون ہیں؟

جواب: سنت غسل بہت سے ہیں، ان میں سے یہ پندرہ زیادہ مشہور ہیں (۱) مقیم کو جمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ (۲) دونوں عیدوں کی نماز کے لئے غسل کرنا۔

---

(۱) الاقناع:۱/۱۸۲ (۲) الاقناع:۱/۱۸۳

(۳) الاقناع:۱/۱۸۳ (۴) الاقناع:۱/۱۸۴

(۳) استسقاء کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ (۴) سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ (۵) میّت کو غسل دینے والے کا فارغ ہونے کے بعد غسل کرنا۔ (۶) نابالغ کافر کا اسلام لانے کے بعد غسل کرنا۔(۱) (۷) دیوانہ اور بیہوش کا ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا (بشرطیکہ دیوانگی اور مدہوشی کی حالت میں انزال یا احتلام نہ ہو گیا ہو ورنہ غسل واجب ہے)۔ (۸) احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا۔ (۹) مکہ معظّمہ میں داخل ہونے کے لئے (شہر سے باہر مقام ذی طوی میں غسل کرنا۔ (۱۰) عرفات میں ٹھہرنے کے لئے غسل کرنا۔ (۱۱) مزدلفہ میں رات گذارنے کے لئے غسل کرنا۔ (۱۲) شیطان کو کنکریاں مارنے کے لئے تینوں دن غسل کرنا۔ (۱۳) طواف کرنے کے لئے غسل کرنا۔ (۱۴) صَفا و مروہ کے بیچ میں دَوڑنے کے لئے غسل کرنا۔ (۱۵) مدینہ منورہ وحَرَمِ نبویؐ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔(۲)

---

(۱) بشرطیکہ حالتِ کفر میں جنابت کی حالت نہ پیش آگئی ہو ورنہ اگر کافر جُنبی یا کافرہ حائضہ جنبیہ مسلمان ہو تو مذہب امام شافعیؒ کے محقق اور صحیح قول کی بنا پر اسلام لانے کے بعد ان لوگوں پر غسل کرنا واجب ہے کذا فی شرح ابن قاسم ۱۲ امرغوب احمد سورتی عفی عنہ

(۲) الاقناع: ۱/۱۸۸

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

سوال: موزوں پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔(۱)

سوال: کیا وضو اور غسل دونوں میں موزوں پر مسح کر سکتے ہیں؟

جواب: نہیں! وضو میں موزوں پر مسح جائز ہے غسل میں جائز نہیں۔(۲)

سوال: موزوں پر مسح کب جائز ہے؟

جواب: چار شرطوں کے ساتھ موزوں پر مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔(۱) پورا وضو کرنے کے بعد موزے پہنے ہوں۔(۲) ایسے موزے ہوں کہ جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں۔(۳) اس قدر موٹے اور دبیز ہوں کہ خالی موزے پہن کر خوب اچھی طرح بے تکلف راستہ چل سکیں اونی ہوں خواہ سوتی۔(۴) موزے پاک ہوں۔(۳)

سوال: کتنی مدت تک موزوں پر مسح جائز ہے؟

جواب: مقیم یعنی گھر پر رہنے والے کے لئے ایک دفعہ کے پہنے ہوئے موزوں پر ایک دن اور رات تک اور مسافر کے لئے تین دن تین رات تک مسح کرنا جائز ہے۔(۴)

سوال: مسح کی مدت کا حساب کب سے لگایا جائے گا؟ کیا موزہ پہننے کے وقت سے یا کوئی دوسرے وقت سے؟

---

(۱) الاقناع:۱/۱۹۲ (۲) الاقناع:۱/۱۹۲۔۲۰۰

(۳) الاقناع:۱/۱۹۳ (۴) الاقناع:۱/۱۹۶

جواب: نہیں! مسح کی مدت موزہ پہننے کے وقت سے نہیں شروع ہوتی بلکہ موزہ پہننے کے بعد جب وضوٹوٹ جاوے اُس وقت سے یہ مدّت شروع ہوتی ہے۔(۱)

سوال: موزے پر کس طرف مسح کرے؟

جواب: پاؤں کے پنجے کے اوپر کی طرف مسح کرنا چاہیئے، خالی تلووں یا ایڑی پر مسح کرنا کافی نہیں۔(۲)

سوال: مسح کس طرح کرنے اور اُس کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں پانی میں بھگوکر تین اُنگلیاں تھوڑی سی کشادہ رکھ کر پاؤں کے پنجے پر سے کھینچتے ہوئے ٹخنوں تک اس طرح لے جاوے کہ موزوں پر پانی کے خطوط پڑجاویں اور بائیں ہاتھ کی اُنگلیوں سے تلووں اور ایڑیوں کا مسح کرلے یہ مسنون طریقہ ہے۔(۳)

سوال: کن چیزوں سے مسح باطل ہوجاتا ہے؟

جواب: تین چیزوں کی وجہ سے مسح باطل ہوجاتا ہے یعنی مسح کی مدت ختم ہوجاتی ہے، پھر نئے سرے سے دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، (۱) دونوں موزوں کا یا ایک موزے کا پیروں سے نکل جانا۔ (۲) مسح کی مدت گذر جانا۔ (۳) غسل کی حاجت پیش آجانا۔(۴)

---

(۱) الاقناع:۱/۱۹۷ (۲) الفقہ المنہجی:۱/۶۷

(۳) الاقناع:۱/۱۹۹ (۴) الاقناع:۱/۲۰۰

تیمم کا بیان

سوال: تیمّم کسے کہتے ہیں؟

جواب: پاک مٹّی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹّی کے حکم میں ہو بدن کو نجاستِ حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمّم کہتے ہیں۔(۱)

سوال: تیمّم کب جائز ہوتا ہے یعنی تیمّم جائز ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: پانچ شرطیں ہیں۔

(۱) پانی کے استعمال سے معذور ہونا، پانی نہ ملنے کی وجہ سے یا پانی موجود ہے، لیکن پانی کے استعمال سے بیمار ہوجانے کا یا بیماری کے بڑھ جانے کا یا مرجانے یا کسی عضو کے ہلاک یا عیب دار ہوجانے کا اندیشہ ہو یا پانی کے استعمال سے مرض دیر میں اچھا ہونے کا خوف ہو تو تیمّم کرنا درست ہے۔

(۲) نماز کا وقت آجانا، اگر وقت آنے کے پیشتر تیمّم کرے تو درست نہیں۔

(۳) نماز کا وقت آجانے کے بعد پانی کو تلاش کرنا چاہئے، خود تلاش کرے یا کسی شخص کو بھیج کر تلاش کرائے، وقت سے پہلے تلاش کرلینا کافی نہیں۔ اور بغیر تلاش کے تیمّم کرنا درست نہیں۔

(۴) پانی ہوتے ہوئے اُس کی ضرورت ہونا، یعنی پانی تو ہے لیکن ڈر ہے کہ اگر اسے وضو میں خرچ کرلیا جائے تو پیاس کی تکلیف ہوگی، ایسے وقت میں پانی

---

(۱) الاقناع: ۱/۲۰۱

ہوتے ہوئے تیمّم کرنا درست ہے

(۵) مٹی یا مٹی کی قسم سے جو چیز ہو اُس کا پاک ہونا، ناپاک مٹی سے تیمّم درست نہیں۔(۱)

سوال: تیمّم میں کتنے فرض ہیں؟

جواب: چار فرض ہیں۔

(۱) نیت کرنا۔ یعنی مٹی پر ہاتھ مارتے وقت نیت کرنا کہ ناپاکی دُور کرنے یا نماز درست ہونے کے لئے تیمّم کرتا ہوں۔

(۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر مُنہ پر پھیرنا۔

(۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پھیرنا۔

(۴) ترتیب یعنی پہلے منہ پر ہاتھ پھیرنا پھر دونوں ہاتھوں پر پھیرنا۔(۲)

سوال: تیمّم میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: چار سنتیں ہیں۔

(۱) بسم اللہ پڑھنا۔

(۲) پہلے دائیں جانب سے شروع کرنا پھر بائیں جانب سے۔

(۳) مٹی ہاتھ پر زیادہ لگی ہو تو جھاڑ دینا۔

(۴) پے درپے ہاتھ پھیرنا یعنی دونوں ضربوں میں زیادہ وقفہ نہ ہونا۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۲۰۱

(۲) الاقناع:۱/۲۰۸

(۳) الاقناع:۱/۲۱۱

سوال: کیا چیز تیمّم کو توڑ دیتی ہے؟

جواب: تین چیزوں سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) جس چیز سے وضوٹوٹ جاتا ہے اُس سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا ہو تو نماز شروع کرنے کے پہلے پانی مِل جانے اور اُس کے استعمال پر قدرت حاصل ہو جانے سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) (نعوذ باللہ) مرتد اور کافر ہو جانے سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔(۱)

سوال: ایک وقت کی نماز کے لئے جو تیمّم کیا گیا ہو اُس تیمّم سے دوسرے وقت کی فرض نمازیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایک تیمّم سے دو وقت کی فرض نمازیں پڑھنا جائز نہیں بلکہ ہر فرض نماز کے لئے نیا تیمّم کرنا ضروری ہے، ہاں نفل سنت نمازیں ایک تیمّم سے جتنی چاہیں اُتنی پڑھ سکتے ہیں، وقتیہ ہو یا غیر وقتیہ فرض کے پہلے ہو یا بعد، ہر طرح جائز ہے۔(۲)

---

(۱) الاقناع:۱/۲۱۲

(۲) الاقناع:۱/۲۱۸

نجاست اور اُس کی طہارت کا بیان

سوال: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ایک نجاستِ حقیقی دوسری نجاستِ حکمی۔ (۱)

سوال: نجاستِ حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو ناپاکی بظاہر دیکھنے میں آسکے وہ نجاستِ حقیقیہ کہلاتی ہے، جیسے پیشاب، پاخانہ،خون، پیپ، مذی، ودی، تاڑی،شراب وغیرہ۔(۲)

سوال: نجاستِ حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو ناپاکی شریعت کے حکم سے ثابت ہو مگر بظاہر دیکھنے میں نہ آسکے وہ نجاستِ حکمیہ کہلاتی ہے، جیسے بے وضو ہونا،غسل کی حاجت ہونا۔(۳)

سوال: نجاستِ حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاستِ حقیقیہ کی تین قسمیں ہیں۔(۱) نجاستِ غلیظہ (بھاری نجاست)(۲) نجاستِ متوسطہ (درمیانی نجاست)(۳) نجاستِ خفیفہ (ہلکی نجاست)۔ (۴)

سوال: ان تینوں قسم کی ناپاکی کی تعریف کرو؟

جواب: **نجاست مغلظہ:** سے مراد کتے اور خنزیر یا ان دونوں میں سے کسی ایک کا کسی پاک جانور سے اختلاط کے بعد جو بچہ پیدا ہو اس کی رال،اس کا پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔

---

(۱) الاقناع:۱/۲۲۳ (۲) الاقناع:۱/۲۲۳

(۳) الفقہ المنہجی:۱/۴۰ (۴) الفقہ المنہجی:۱/۴۰

نجاست مخففہ: ایسے چھوٹے بچے کا پیشاب جو دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز نہ کھاتا ہو۔

نجاست متوسطہ: نجاست مغلظہ اور مخففہ کے علاوہ ہر قسم کی نجاست متوسطہ ہے، جیسے انسان کا پیشاب، پاخانہ، خون، مذی، ودی اور جانوروں کا پاخانہ وغیرہ۔(۱)

سوال: کتنی چیزیں نجاستِ عینیہ ہیں؟

جواب: آدمی کا پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، مذی، ودی، کتّے اور سور کا پیشاب، پاخانہ، ان کے مُنہ کی رال، ان کا گیلا بدن اور حرام جانوروں کا پیشاب اور جانوروں کا بہتا ہوا خون اور شراب وغیرہ نجاستِ عینیہ ہے۔ (۲)

سوال: نجاست سے کپڑے یا بدن کو پاک کرنا کیسا ہے؟

جواب: واجب ہے۔(۳)

سوال: نجاست سے پاک ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر ناپاکی کپڑے یا بدن پر نظر آتی ہے تو اُسے پانی سے اس قدر دھونا چاہئے کہ ناپاکی کا جسم اور اثر باقی نہ رہے، یعنی ناپاکی کا رنگ، بُو، مزہ جاتا رہے۔ اور اگر ناپاکی نظر نہیں آتی تو ناپاک چیز پر ایک مرتبہ اچھی طرح سے پانی بہادینا کافی ہے، لیکن تین مرتبہ بہانا افضل ہے، لیکن اگر ایسے دو برس کے چھوٹے لڑکے کا پیشاب کپڑے یا بدن پر لگ گیا ہو جس کی غذا صرف دودھ ہو، اب تک اناج نہ کھاتا ہو تو

(۱) الفقہ المنہجی: ۱/۴۰۔۴۱ (۲) الفقہ المنہجی: ۱/۳۸۔

(۳) الاقناع: ۱/۲۲۳

اس پیشاب کو دھونے کی ضرورت نہیں بلکہ اُس پر اچھی طرح پانی چھڑک دینا کافی ہے، لیکن بچے کا پیشاب ہی اتنا زیادہ لگ گیا ہو کہ اُسے نچوڑ سکیں تو نچوڑ کر پانی چھڑکنا کافی ہے، بغیر نچوڑے پانی چھڑکنا کافی نہیں۔(۱)

سوال: دوسرے کا خون کس قدر معاف ہے؟

جواب: دوسرے کا خون یا پیپ اگر تھوڑا سا لگ جاوے تو معاف ہے اور زیادہ ہو تو معاف نہیں۔(۲)

سوال: معاف ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: معاف ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اگر تھوڑی سی نجاست کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہو اور بغیر دھوئے نماز پڑھ لے تو نماز ہو جاوے گی، لیکن افضل یہ ہے کہ اُتنی بھی دھو کر صاف کر لی جاوے۔(۳)

سوال: اگر پانی میں مکھی، چیونٹی، مچھر وغیرہ اتنا ہی چھوٹا جانور گر جائے تو اُس پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے چھوٹے جانوروں کے گرنے سے کہ جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہے پانی ناپاک نہیں ہوتا، ہاں اگر پانی کے اوصاف رنگ، بُو، مزہ میں فرق آجائے تو ناپاک ہو جائے گا۔(۴)

سوال: کیا سب جانور پاک ہیں یا نہیں؟

جواب: کتے اور خنزیر کے سوا سب زندہ جانور پاک ہیں اور مرنے کے بعد آدمی، مچھلی اور ٹڈی کے سوا سب جاندار ناپاک ہو جاتے ہیں۔(۵)

---

(۱) الاقناع:۱/۲۲۳ تا ۲۲۵ (۲) الاقناع:۱/۲۲۶ (۳) نھایۃ المطلب:۲/۹۳

(۴) الاقناع:۱/۲۲۷ (۵) الاقناع:۲۲۹

سوال: جس برتن میں کتے اور خنزیر نے منہ ڈال دیا ہو اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا برتن ناپاک ہے، سات مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے، ایک مرتبہ مٹی کے پانی کے ساتھ پھر چھ مرتبہ پانی سے دھونا چاہئے۔(۱)

سوال: شراب کا سرکہ بنالیا جاوے تو وہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: تاڑی اور شراب بغیر کسی چیز ملائے خود بخود سرکہ بن جاوے تو وہ پاک ہے، اُس کا کھانا حلال ہے اور اگر کسی چیز کے ملانے سے سرکہ بن جائے تو وہ سرکہ ناپاک ہے، اس کا کھانا حرام ہے۔(۲)

سوال: کیا کیا نجاستیں شریعت میں معاف ہیں؟

جواب: کسی زخم، دُنبل، یا پھوڑے سے ہر وقت خون پیپ بہتا رہتا ہو اور کپڑا ناپاک ہوتا رہتا ہو تو ایسے کپڑے سے نماز پڑھنا درست ہے، ایسے ہی جانور ذبح کرتے وقت خون اُڑ کر کپڑے یا بدن پر تھوڑا سا لگ جائے تو معاف ہے، پسّو اور مکھی کی غلاظت اور مچھر اور کھٹمل کا خون جو اکثر کپڑوں اور بدن پر لگ جاتا ہے، معاف ہے، ایسے ہی راستہ کا پانی اور کیچڑ جو بارش کے موسم میں اکثر کپڑے بدن وغیرہ پر لگ جاتی ہے، معاف ہے۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۲۳۲ (۲) الاقناع:۱/۲۳۶
(۳) الفقہ المنہجی:۱/۴۳-۴۴

حیض ونفاس و استحاضہ کا بیان

سوال: حیض کسے کہتے ہیں؟

جواب: عورتوں کو ہر مہینے میں آگے کی شرمگاہ سے جو معمولی خون آتا ہے، اُسے حیض کہتے ہیں۔(۱)

سوال: نفاس کسے کہتے ہیں؟

جواب: بچّہ پیدا ہونے کے بعد عورتوں کو جو خون آتا ہے اُسے نفاس کہتے ہیں۔(۲)

سوال: استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: حیض و نفاس کے سوا کسی بیماری وغیرہ سے جو خون آتا ہے، اُس کو استحاضہ کہتے ہیں۔(۳)

سوال: حیض ونفاس کے خون آنے کی کتنی مدت مقرر ہے؟

جواب: کم سے کم حیض کی مدت ایک دن ایک رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن اور پندرہ رات ہے۔اور اکثر عادت عورتوں کو چھ سات دن خون آنے کی ہے۔اور کم سے کم نفاس کی مدّت لحظہ بھر ہے یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد تھوڑی دیر خون آکر بند ہوجائے وہ بھی نفاس کا خون ہے اور زیادہ سے زیادہ مدّت نفاس کی ساٹھ دن ہیں اور عادۃً اکثر عورتوں کو نفاس کا خون چالیس (۴۰) دن آتا ہے۔(۴)

---

(۱) الاقناع:۱/۲۳۸ (۲) الاقناع:۱/۲۳۸

(۳) الاقناع:۱/۲۴۰ (۴) الاقناع:۱/۲۴۱تا۲۴۲

سوال: دو حیض کے درمیان کم سے کم طہر (پاک رہنے) کی مدّت کتنی ہے؟

جواب: کم سے کم پاک رہنے کا زمانہ پندرہ دن ہے اور زیادہ مدت کی کوئی حد مقرر نہیں۔ لہذا اگر کوئی عورت حیض کے بعد دس بارہ روز پاک رہ کر پھر خون دیکھے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ (بیماری کا خون) ہے۔ حیض ونفاس کا درمیانی پاکی کا زمانہ پندرہ روز ہے، لہذا نفاس کا خون بند ہونے کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصہ گذر جائے پھر خون شروع ہو جائے تو یہ حیض شمار ہوگا،، اور اگر کوئی عورت نفاس کے خون سے پاک ہو جانے کے بعد پندرہ روز سے کم مدت میں خون دیکھے تو اسے نفاس کہا جائے گا۔(۱)

سوال: کتنی عمر میں عورت حائضہ ہوتی ہے؟

جواب: کم سے کم نو برس کی عمر میں عورت حائضہ ہوتی ہے، نو برس سے پہلے کوئی لڑکی حائضہ نہیں ہوسکتی، لہذا اگر نو برس کی عمر سے پہلے کوئی لڑکی خون دیکھے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔(۲)

سوال: حمل کی مدّت کتنی ہے؟

جواب: کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے اور زیادہ سے زیادہ چار برس ہیں اور اکثر عادت نو مہینے ہیں۔(۳)

سوال: حیض ونفاس کی وجہ سے کیا کیا چیزیں حرام ہو جاتی ہیں؟

جواب: آٹھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔(۱) نماز پڑھنا۔(۲) روزہ رکھنا۔(۳) قرآن

---

(۱) الاقناع:۱/۲۴۳ تا ۲۴۵ (۲) الفقہ المنہجی:۱/۷۸

(۳) الاقناع:۱/۲۴۶

شریف پڑھنا۔(۴) قرآن شریف کو ہاتھ لگانا یا اُٹھانا۔(۵) مسجد میں جانا۔ (۶) طواف کرنا۔(۷) صحبت کرنا۔(۸) گھٹنے اور ناف کے درمیانی اعضاء سے بغیر کپڑا حائل ہوئے فائدہ اُٹھانا۔(۱)

سوال: غسل کی حاجت والے کے لئے کیا کیا چیزیں حرام ہیں؟

جواب: پانچ چیزیں حرام ہیں۔(۱) نماز پڑھنا۔(۲) قرآن شریف پڑھنا۔(۳) قرآن شریف کو اُٹھانا یا ہاتھ لگانا۔(۴) طواف کرنا۔(۵) مسجد میں ٹھہرنا۔(۲)

سوال: بے وضو شخص کے لئے کیا کیا چیزیں حرام ہیں؟

جواب: نماز پڑھنا، طواف کرنا، قرآن شریف کو چھونا یا اُٹھانا حرام ہے۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۲۴۶ (۲) الاقناع:۱/۱۰۳

(۳) الاقناع:۱/۲۵۳

نماز کا بیان

سوال: رات دن میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

جواب: پانچ نمازیں فرض ہیں۔

اول نماز فجر: اس کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔

دوسری نماز ظہر: اس کا وقت آفتاب ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور عین دوپہر کے وقت سایہ اصلی کو چھوڑ کر ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو جانے تک رہتا ہے۔

تیسری نماز عصر: اس کا وقت ظہر کے آخری وقت یعنی ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو جانے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب غروب ہونے تک رہتا ہے، لیکن عصر کی نماز میں اتنی دیر لگانی کہ دھوپ ہلکی اور پیلی پڑ جائے اور آفتاب پر نظر ٹھہر سکے مکروہ ہے۔

چوتھی نماز مغرب: اس کا وقت آفتاب غروب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور جب تک شفقِ احمر کی سُرخی آسمان پر قائم رہے باقی رہتا ہے۔

پانچویں نماز عشاء: اس کا وقت شفق احمر مٹ جانے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے۔(۱)

(۱) مغنی المحتاج:۱/۲۰۲تا۲۱۰

سوال: صبح کاذب کسے کہتے ہیں؟

جواب: آفتاب نکلنے سے ڈیڑھ پونے دو گھنٹے پہلے جہاں سے سورج نکلتا ہے، یعنی مشرق کی طرف آسمان کے کنارے پر لمبائی میں ایک سفیدی دکھائی دیتی ہے جو زمین سے اُٹھتی ہوئی بلند ستون کی شکل میں بیچ آسمان تک نظر آتی ہے، مگر یہ سفیدی قائم نہیں رہتی بلکہ تھوڑی سی دیر میں مِٹ کر اندھیرا ہو جاتا ہے، اس کو صبح کاذب کہتے ہیں۔(۱)

سوال: صبح صادق کی تعریف کیجئے؟

جواب: صبح کاذب کی روشنی مِٹ جانے کے تھوڑی دیر بعد دوسری سفیدی تمام مشرقی کناروں پر چوڑائی میں پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور یہ روشنی پھیلنے کے بعد مِٹتی نہیں بلکہ وقتاً فوقتاً اور بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اُجالا ہو جاتا ہے، اس کو صبح صادق کہتے ہیں۔(۲)

---

(۱) فتح العلام:۲/۱۷۰

(۲) مغنی المحتاج:۱/۲۱۰

نماز واجب ہونے کی شرائط کا بیان

سوال: نماز واجب ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: چار شرطیں ہیں (۱) مسلمان ہونا۔ کافر پر نماز واجب نہیں۔ (۲) بالغ ہونا۔ نابالغ پر نماز واجب نہیں۔ (۳) عاقل ہونا۔ دیوانہ اور بیہوش پر نماز واجب نہیں۔ (۴) عورتوں کو حیض ونفاس سے پاک ہونا۔ حیض ونفاس کی حالت میں عورتوں پر نماز واجب نہیں۔(۱)

سوال: وہ سنت نمازیں کتنی ہیں، جن میں جماعت مسنون ہے؟

جواب: پانچ نمازیں سنّت ہیں (۱) عیدالفطر کی نماز (۲) عیدالاضحیٰ کی نماز (۳) سورج گرہن کی نماز (۴) چاند گرہن کی نماز (۵) استسقاء: بارش مانگنے کی نماز۔(۲)

سوال: فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ کتنی رکعتیں سنت پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: بائیس رکعتیں فجر کی نماز کے پہلے دو رکعت ،ظہر کے پہلے چار، ظہر کے بعد چار، عصر کے پہلے چار، مغرب کے پہلے دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے پہلے دو اور عشاء کے بعد دو، وتر کی نماز بھی سنت ہے، کم سے کم وتر کی ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعتیں ہیں اور اکثر مشہور تین رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔(۳)

سوال: ان میں سے سنت مؤکدہ کتنی رکعتیں ہیں؟

---

(۱) مغنی المحتاج:۱/۲۱۰ (۲) الاقناع:۱/۲۷۲

(۳) مغنی المحتاج:۱/۳۷۶۔۳۷۷

جواب: دس رکعتیں ہیں، فجر کی نماز کے پہلے دو رکعت، ظہر کے پہلے دو رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت۔ (۱)

سوال: سنت مؤکدہ کتنی نمازیں ہیں؟

جواب: تین نمازیں ہیں (۱) تہجد کی نماز (۲) چاشت کی نماز (۳) تراویح کی نماز۔ تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت ہے، اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں، چاشت کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات اور مشہور اکثر آٹھ ہیں، نماز تراویح کی بیس رکعتیں ہیں، رمضان المبارک کی راتوں میں یہ بیس رکعتیں دس سلام (ہر دو رکعت پر ایک سلام) سے پڑھی جاتی ہیں، ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھنا صحیح نہیں۔ (۲)

---

(۱) الاقناع: ۱/۲/۱۷۲

(۲) الاقناع: ۱/۴/۱۷۲

نماز صحیح ہونے کی شرائط کا بیان

سوال: نماز سے پہلے کیا کیا چیزیں ضروری اور شرائطِ نماز ہیں کہ بغیر ان کے نماز صحیح نہیں ہوتی؟

جواب: پانچ شرطیں نماز سے پہلے پائی جانی ضروری ہیں۔

(۱) بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا۔

(۲) ستر چھپانا۔

(۳) جگہ کا پاک ہونا۔

(۴) نماز کی فرضیت کو جاننا۔

(۵) نماز کے وقت کا یقینی یا ظنی طور پر ہونا۔

(۶) قبلہ کی طرف مُنہ کرنا۔

(۷) نماز کی کیفیت کا علم ہونا یعنی نماز کی فرضیت کو جاننا اور نماز کے فرائض اور سنن کے درمیان تمیز کرنا۔(۱)

---

(۱) الاقناع:۱/۲۸۰

نماز کے ارکان کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: سترہ چیزیں فرض ہیں۔(۱) نیت کرنا۔(۲) تکبیر تحریمہ کہنا۔(۳) قیام کرنا۔(کھڑا ہونا قیام کی قدرت رکھنے والے کے لئے)(۴) ہر رکعت میں سورۂ الحمد مع بسم اللہ پڑھنا۔(۵) رکوع کرنا۔(۶) رکوع میں کچھ دیر ٹھہرنا اس طور پر کہ بدن کے سارے اعضاء کو ٹھہراو حاصل ہو اور اس کے جھکنے اور اٹھنے میں فصل ہو جائے، یعنی کم از کم ایک تسبیح کے بقدر ٹھہرنا رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔(۷) اعتدال کرنا۔(۸) اعتدال میں ٹھہرنا اس طور پر کہ بدن کے سارے اعضاء کو ٹھہراو حاصل ہو اور رکوع سے اٹھنے اور اعتدال سے سجدہ میں جانے کے لئے فصل ہو جائے، یعنی کم از کم ایک تسبیح کے بقدر ٹھہرنا۔(۹) دو سجدے کرنا۔(۱۰) سجدہ میں ایک تسبیح کے بقدر ٹھہرنا۔(۱۱) دونوں سجدوں کے درمیان اللہ اکبر کہتے ہوئے بیٹھنا۔(۱۲) دونوں سجدوں کے بیچ میں ایک تسبیح کے بقدر ٹھہرنا۔(۱۳) قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔(۱۴) التحیات پڑھنا۔(۱۵) قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد اللھم صل علی محمد تک درود شریف پڑھنا۔(۱۶) پہلا سلام کہنا۔(۱۷) ترتیب یعنی سب فرضوں کو ترتیب وار ادا کرنا، آگے پیچھے نہ کر دینا۔(۱)

سوال: تشہد یعنی التحیات صحیح طور پر سنائیے؟

جواب: اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.(۱)

سوال: درود شریف بتلایئے؟

جواب: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ (۲)

سوال: دُعاء ماثورہ سنایئے؟

جواب: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

سوال: نماز شروع کرنے کے پہلے کتنی چیزیں سنت ہیں؟

جواب: دو چیزیں سنت ہیں۔ اذان کہنا۔ اقامت (تکبیر) کہنا۔(۳)

سوال: نماز شروع کرنے کے بعد کتنی چیزیں سنت ہیں؟

---

(۱) الاقناع:۱/۳۱۲ (۲) الاقناع:۱/۳۱۳ (۳) الاقناع:۱/۳۱۶

جواب: نماز شروع کرنے کے بعد بہت سی سنتیں ہیں، جن کی دو قسمیں ہیں (۱) سنن ابعاض (۲) سنن ہیأت۔(۱)

سوال: سنن ابعاض کتنے ہیں؟

جواب: سنن ابعاض آٹھ ہیں۔(۱) قعدہ اولی میں بیٹھنا۔(۲) قعدۂ اولی میں تشہد (التحیات) پڑھنا۔(۳) صبح کی نماز کی دوسری رکعت کے اعتدال اور رمضان کی سولہویں رات سے اخری رمضان تک وتر کی آخری رکعت کے اعتدال میں ہاتھ اُٹھا کر دُعائے قنوت پڑھنا۔(۴) دعائے قنوت میں کھڑا ہونا۔(۵) قعدہ اولی میں تشہد کے بعد "اللھم صل علی محمد" تک درود پڑھنا۔(۶) آخری قعدہ میں آپ ﷺ کے آل پر درود پڑھنا۔(۷) دعائے قنوت کے آخر میں آپ ﷺ پر درود پڑھنا۔(۸) دعائے قنوت کے آخر میں آپ ﷺ کے آل پر درود پڑھنا۔(۲)

سوال: بتلاؤ دُعائے قنوت کیا ہے؟

جواب: دُعائے قنوت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ، وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ ، وَ بَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ ، وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ ، فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ ، وَ اِنَّهٗ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ ، تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ ،فلک الحمدعلی ماقضیت،استغفرک وأتوب الیک وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ.(۳)

سوال: نماز میں سنن ہیأت کتنی ہیں؟

---

(۱) الاقناع:۱/۳۱۶ (۲) الاقناع:۱/۳۱۸ (۳) الاقناع:۱/۳۱۸

جواب: نماز میں پندرہ سنن ہیئات ہیں۔(۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو اُٹھانا۔ (۲) رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو اُٹھانا۔(۳) رکوع سے اُٹھتے وقت ہاتھوں کو اُٹھانا۔ (۴) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینہ کے نیچے ناف کے اوپر باندھنا۔(۵) تکبیر تحریمہ کے بعد اور اعوذ باللہ کے پہلے "وَجَّهْتُ وجهي لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ" پڑھنا۔(۶) امام کو نماز فجر، مغرب، عشاء کی پہلی دو رکعت میں، اور جمعہ و عیدین میں آواز سے قرأت کرنا اور ظہر، عصر وغیرہ میں آہستہ پڑھنا۔(۷) سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔ (۸) سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ملانا۔ (۹) ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔(۱۰) سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد امام و مقتدی دونوں کا کہنا۔(۱۱) رکوع اور سجدے میں کم از کم تین تین بار تسبیح پڑھنا۔(۱۲) قعدہ میں دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھنا کہ بایاں ہاتھ بائیں ران پر پھیلا ہوا رہے اور داہنے ہاتھ کی اُنگلیاں کلمے کی اُنگلی کے سوا بند کرلے اور کلمے کی اُنگلی کھلی رکھے اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے وقت اس سے اشارہ کرے۔(۱۳) قعدہ اخیرہ کے سوا سب جلسوں میں مُفْتَرِش بیٹھیں یعنی سیدھا قدم کھڑا رکھے اور بائیں قدم پر بیٹھیں۔(۱۴) قعدہ اخیرہ میں مُتَوَرِّک بیٹھنا (یعنی سیدھے قدم کو کھڑا رکھ کر اُس کی اُنگلیاں قبلے کی طرف کریں اور بائیں قدم کو سیدھے پاؤں کے نیچے سے باہر نکال کر سرین زمین پر بچھا کر بیٹھیں۔(۱۵) دوسرا سلام کہنا۔(۱)

---

(۱) الاقناع: ۳۱۹/۱

نماز میں مرد وعورت کی اختلافی حالتوں کابیان

سوال: حالتِ نماز میں عورت ومرد میں کتنی باتیں مختلف ہیں؟

جواب: پانچ باتوں میں اختلاف ہے۔

(۱) مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو سے علحدہ رکھنی چاہئیں اور عورتوں کو ملی ہوئی۔

(۲) مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جُدا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملا ہوا۔

(۳) مردوں کو قرأت بلند آواز سے پڑھنے کی اجازت ہے اور عورتوں کو کسی وقت قرأت بلند آواز سے کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنی چاہیئے۔

(۴) مردوں کو اگر حالتِ نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو سبحان اللہ کہنا چاہیئے اور عورتوں کو داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارنی چاہیئے، مُنہ سے بولنے کی اجازت نہیں۔

(۵) مرد کا ستر ناف سے گھٹنے تک ہے اور آزاد عورت کے دونوں ہاتھ اور چہرے کے سوا سارا بدن ستر ہے۔ اور لونڈی کا ستر ناف سے گھٹنے تک ہے، لیکن خارج نماز میں عورتوں کا سارا بدن ستر ہے۔(۱)

---

(۱) الاقناع: ۱/۳۲۵

نماز باطل کرنے والی چیزوں کا بیان

سوال: کن کن چیزوں سے نماز باطل ہو جاتی ہے؟

جواب: دس چیزوں سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(۱) وضو ٹوٹ جانا یعنی نماز میں جان بوجھ کر یا بھول سے وضو ٹوٹ جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (۲) کپڑے یا بدن پر نجاست لگ جانا۔ (۳) بہت دیر تک ہوا وغیرہ کی وجہ سے ستر کھلا رہ جانا لیکن اگر قصداً نماز میں تھوڑی دیر کے لئے بھی ستر کھول دے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (۴) جان بوجھ کر بات کرنا۔ (۵) نماز میں کھانا پینا۔ (۶) قصداً قبلہ کی طرف سے سینہ پھیر لینا۔ (۷) نماز سے فارغ اور علٰحدہ ہو جانے کی نیت کر لینا۔ (۸) ہنسنے، رونے، کراہنے، آہ مارنے، کھانسنے، کھنکارنے، یا منہ یا ناک سے پھونک مارنے سے دو حرفوں کا ظاہر ہونا۔ (لیکن اگر حلق میں بلغم رُک جانے سے قرأت صاف نہ پڑھی جائے تو گلا صاف کرنے کے لئے کھنکارنے کھانسنے سے نماز نہیں ٹوٹتی)۔ (۹) کسی رکن کا جان بوجھ کر توڑ دینا۔ (۱۰) قصداً کسی فرض کو زیادہ کر دینا مثلاً دو رکوع یا تین سجدے کر لینا، یا جان بوجھ کر پے در پے تین مرتبہ یا اس سے زیادہ حرکت کرنا۔(۱)

---

(۱) الاقناع: ۱/۰۷ ۳

فرض رکعتوں کا بیان

سوال: رات اور دن میں کتنی رکعتیں فرض ہیں؟

جواب: سترہ رکعتیں فرض ہیں، فجر کی دو، ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین، عشاء کی چار۔(۱)

بیمار کی نماز کا بیان

سوال: جو شخص بیماری وغیرہ کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہو وہ کیسے نماز پڑھے؟

جواب: بیٹھ کر نماز پڑھے، چاہے جس ہیئت پر بیٹھے، لیکن زمین پر سرین بچھا کر یا پلتھی لگا کر بیٹھنے سے مسنون طریقہ پر (سیدھے قدم کو کھڑا رکھنا اور بائیں قدم پر) بیٹھنا افضل ہے۔(۲)

سوال: بیمار کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا کس وقت جائز ہوتا ہے؟

جواب: جب کہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو، یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو، یا مرض کے بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہو، یا گر جانے کا خوف ہو، یا چلتی ہوئی کشتی میں کھڑے ہونے سے چکر آتا ہو تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۳۳۶ (۲) الاقناع:۱/۳۳۸ (۳) الاقناع:۱/۳۳۸

سوال: اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: پہلو پر لیٹے لیٹے نماز پڑھے۔ پہلو پر لیٹنے کی دو شکلیں ہیں۔(۱) شمال کی جانب سر کر کے داہنے پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھنا۔(۲) جنوب کی جانب سر کر کے بائیں پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھنا۔ ان دونوں صورتوں میں پہلی صورت افضل ہے، داہنے پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہو تو بائیں پر لیٹ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ اور اگر کسی کروٹ لیٹا نہیں جاتا تو چت لیٹ کر نماز پڑھے، چت لیٹنے کی یہ صورت ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ کوئی چیز رکھ کر سر اونچا کرے، پھر اگر مریض رکوع سجدہ کر سکتا ہو تو رکوع سجدہ کے ساتھ پڑھے اور اگر نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے کے لئے سر جھکا کر کرے، البتہ رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے، پھر اگر سر جھکانے کی طاقت نہ ہو تو دل سے نیت کر کے سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر سر کا اشارہ بھی نہ کر سکے تو آنکھوں کے اشارے سے پڑھے۔ اور اگر آنکھ کے اشارے کی بھی قدرت نہ ہو تو نماز کے ارکان کو اپنے دل پر جاری کرے، لیکن ہوش وحواس درست رہنے تک کسی حال میں نماز نہ چھوڑے اور بیمار کی اس طرح پڑھی ہوئی نماز بھی صحیح ہے، تندرست ہو جانے کے بعد اس کی قضا نہیں اور بوجہ بیماری کے یہ شخص معذور ہے، اس لئے اس کے ثواب میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں۔ ہاں نفل نماز کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بھی بیٹھ کر یا پہلو کے بل لیٹ کر پڑھنا جائز ہے، لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہونے کی نسبت آدھا ثواب ملتا ہے۔(۱)

---

(۱) الاقناع:۱/۳۲۸

سجدۂ سہو کا بیان

سوال: سجدہ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے بعض نقصان ایسے ہیں کہ اُن کو دفع کرنے کے لئے نماز کے آخری قعدہ میں سلام پھیرنے کے پہلے دو سجدے کئے جاتے ہیں، انہیں سجدۂ سہو (بھول کے سجدے کہتے ہیں)(۱)

سوال: نماز میں اگر کوئی چیز بھول سے چھوٹ جائے تو اس کا کیا علاج ہے؟

جواب: چھوٹی ہوئی چیز اگر رکن نماز یعنی فرائض میں سے ہے تو اُس کے لئے سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ جب وہ رکن یاد آجاوے، اُسی وقت اُسے ادا کرلے اور یہیں سے باقی نماز کی بنا کرے۔ مثال کسی سے پہلی رکعت کا رکوع چھوٹ گیا اور سجدے کر کے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، اب دوسری رکعت کے رکوع کرتے وقت یاد آیا کہ پہلی رکعت کا رکوع چھوٹ گیا ہے تو اب یہ شخص پہلی رکعت کا رکوع کرے اور رکوع کے بعد اعتدال اور سجدے کر کے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے اور پہلا رکوع چھوٹ جانے کے بعد سے یاد آنے تک میں بیچ میں جو فرض سنت وغیرہ نماز کے افعال ادا کر چکا ہو یہ سب بے کار سمجھے جائیں گے۔ اور اگر چھوٹے ہوئے فرض کے جیسا کوئی دوسرا فرض ادا

(۱) الاقناع: ۱/۳۴۰

کر لینے کے بعد یاد آیا تو یہ دوسرا فرض اُس چھوٹے ہوئے فرض کا قائم مقام ہوجاوے گا۔ مثال: کوئی شخص پہلی رکعت کا رکوع بھول جاوے اور دوسری رکعت کے رکوع میں یا رکوع کر لینے کے بعد یاد آجائے کہ پہلی رکعت کا رکوع چھوٹ گیا ہے تو اب یہ دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کے رکوع کے قائم مقام ہوجاوے گا اور ان دونوں رکعتوں کو ایک رکعت شمار کر کے باقی نماز پوری کی جاوے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ اور اگر چھوٹی ہوئی چیز ایسی سنت ہے جو رکن کے مشابہ ہے تو اس چیز کو یاد آنے پر دوبارہ نہ کیا جاوے بلکہ اُس کے نقصان کی تلافی کے لئے سجدۂ سہو کرنا کافی ہے۔ جیسے تشہد اولیٰ، قعدۂ اولیٰ، دُعائے قنوت، قنوت کے لئے قیام، تشہد اولیٰ میں درود پڑھنا، تشہد اخیرہ میں آل محمدؐ پر درود شریف پڑھنا بھول جاوے۔ مثال: کوئی شخص بھول سے پہلا قعدہ چھوڑ کر کھڑا ہوجائے، یا بھول سے صبح کی نماز میں یا نصف اخیر رمضان شریف کے وتر میں دُعائے قنوت چھوڑ کر سجدہ میں چلا جائے اور پھر یاد آجائے تو اب التحیات پڑھنے کے لئے نہ بیٹھے اور دُعائے قنوت پڑھنے کے لئے دوبارہ نہ اُٹھے بلکہ بدستور نماز پڑھتا رہے اور اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔(۱)

سوال: سجدہ سہو کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھرنے سے پہلے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے پھر سجدہ سے سر اُٹھائے اور سیدھا بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے سے سر اُٹھائے اور سلام پھیرے۔

---

(۱) الاقناع:۱/۳۴۰

اوقات مکروهه کا بیان

سوال: کن وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے؟

جواب: پانچ وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز صحیح نہیں ہوتی۔

(۱) نماز فجر پڑھ لینے کے بعد آفتاب اچھی طرح نکل آنے تک۔

(۲) آفتاب نکلتے وقت۔ جب تک آفتاب کی زردی چلی نہ جائے اور آفتاب بظاہر بقدر ایک نیزہ کے بلند نہ ہو جائے۔

(۳) ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے.

(۴) نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔

(۵) آفتاب غروب ہوتے وقت۔(۱)

(**تنبیه**) اوقاتِ مکروہ میں وہ نمازیں مکروہ ہیں جن کے پڑھے جانے کا کوئی خاص سبب نہیں ہے، یا وہ نمازیں جن کا سبب متأخر ہے جیسے احرام کی دو رکعت اور جو نمازیں خاص ضرورت اور سبب سے پڑھی جاتی ہیں جیسے جنازہ کی نماز، چاشت کی نماز۔ اور عصر کی سنت وغیرہ تو یہ نمازیں ان اوقات میں مکروہ نہیں۔(۲)

---

(۱) الاقناع:۱/۳۴۷

(۲) الاقناع:۱/۳۴۸

جماعت اور امامت کا بیان

سوال: جماعت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جماعت مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں جس میں ایک امام ہوتا ہے اور باقی سب مقتدی ہوتے ہیں۔

سوال: جماعت سے نماز پڑھنے کا کیا ہے؟

جواب: مردوں کو تمام فرض نمازیں جماعت سے پڑھنا فرض کفایہ ہے لیکن جمعہ کی نماز جماعت سے پڑھنا فرض عین ہے۔(۱)

سوال: مقتدی کے ذمہ کیا چیز واجب ہے؟

جواب: اقتدا کی نیت کرنا واجب ہے۔(۲)

سوال: اقتداء کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: نَوَيْتُ أُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ فَرْضَ الصُّبْحِ مُؤْتَمًّا (میں فجر کی دو رکعت فرض نماز امام کی اقتداء میں ادا کرتا ہوں) کہے یا اس کے قریب قریب اور کوئی الفاظ کہے۔

سوال: کیا ہر شخص کے پیچھے اقتداء کر لینا درست ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! بعضوں کے پیچھے نماز صحیح ہے اور بعضوں کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہوتی۔

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز صحیح ہو جاتی ہے؟

جواب: آزاد آدمی کا غلام کے پیچھے اور بالغ مرد کا مراہق لڑکے کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے لیکن افضل کے خلاف ہے۔(۱)

---

(۱) الاقناع:۱/۳۵۱ (۲) الاقناع:۱/۳۵۳ (۳) الاقناع:۱/۳۵۵۔۳۵۶

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز ہی نہیں ہوتی ؟

جواب: (۱) عورت کے پیچھے مردوں کی نماز۔ (۲) خنثیٰ شکل کے پیچھے مردوں کی نماز۔ (۳) عورت کے پیچھے خنثیٰ مشکل کی نماز۔ (۴) خنثیٰ مشکل کی نماز، خنثیٰ مشکل کے پیچھے۔ (۵) قرأت پڑھنے والے کی اُمّی کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہوتی۔ (۱)

سوال: اُمّی کسے کہتے ہیں؟

جواب: اُمّی اُسے کہتے ہیں جو سورۂ فاتحہ صحیح نہ پڑھ سکے۔ (۲)

سوال: اقتداء صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: اقتداء صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں۔

(۱) مقتدی کو امام کے انتقالات کا مثلاً رکوع، قومہ، سجدوں اور قعدوں وغیرہ کا علم ہونا، خواہ امام کو دیکھ کر یا امام کی آواز یا کسی مکبر کی آواز سن کر، یا کسی مقتدی کو دیکھ کر

(۲) مقتدی کا امام سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے۔ امام کی ایڑی مقتدی کی ایڑی کے برابر رہے یا آگے رہے اور اگر مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے نکلی ہوئی ہو تو اقتداء صحیح نہ ہوگی۔ (۳)

سوال: اگر امام مسجد میں کھڑا ہو اور مقتدی مسجد کے باہر ہو تو اس طرح اقتدا کرنا صحیح ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں! امام مسجد میں ہو اور مقتدی باہر ہو لیکن دونوں کے بیچ میں تقریباً تین سو ہاتھ سے زیادہ فاصلہ نہ ہو اور مقتدی کو امام کی نماز کی حالت اور انتقالات کا علم ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو اقتداء صحیح ہو جائے گی۔ (۴)

---

(۱) الاقناع:۱/۳۵۷ (۲) الاقناع:۱/۳۵۷

(۳) الاقناع:۱/۳۵۴۔۳۵۵ (۴) الاقناع:۱/۳۵۹

نماز قصر اور جمع کرنے کا بیان

سوال: قصر کسے کہتے ہیں؟

جواب: چار رکعت والی فرض نماز کی دو رکعتیں پڑھنے کو قصر کہتے ہیں۔

سوال: کیا نماز میں قصر کرنا یعنی چار رکعت کی جگہ دو پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ہاں چار رکعت والی فرض نمازوں میں قصر کرنا دس شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

(۱) سفر معصیت یعنی گناہ کا سفر نہ ہو (۲) مسافت سفر اڑتالیس میل سے کم نہ ہو (۳) وہ نماز ادا ہو یعنی سفر ہی میں اُس کا ادا کرنا لازم ہوا ہو (۴) نماز پڑھتے وقت قصر نماز کی نیت تکبیر تحریمہ کے ساتھ کرنا (۵) کسی مقیم یعنی پوری نماز پڑھنے والے کی اقتدا نہ کرنا (۶) سلام پھیرنے تک پوری نماز میں حالت سفر کا باقی رہنا (۷) جس جگہ کے ارادہ سے سفر کو جارہا ہے اُس جگہ کی دوری معلوم کرلینا کہ یہ مسافت قصر کے قابل ہے (۸) آخر نماز تک قصر کی نیت کے خلاف کاموں سے باز رہنا مثلاً پوری نماز پڑھنے کی نیت کرلینا یا طبیعت میں تردّد پیدا ہوجانا کہ قصر کروں یا پوری پڑھوں (۹) آبادی وشہر کی حدود کو چھوڑ دینا (۱۰) قصر کے جائز ہونے کا علم ہو ورنہ لوگوں کو دیکھ کر کہ اور لوگ بھی قصر کررہے ہیں یہ بھی قصر کرنے لگا اور علم نہیں ہے کہ قصر کیا چیز ہے تو اُس کی نماز صحیح نہ ہوگی۔(۱)

سوال: کیا مسافر کو ایک وقت میں دو نمازیں جمع کرکے پڑھ لینا جائز ہے؟

---

(۱) الاقناع: ۱/۳۶۳-۳۶۹

جواب: ہاں حالتِ سفر میں ظہر اور عصر کو اور مغرب وعشاء کو ملا کر پڑھنا جائز ہے، خواہ جمع تقدیم ہو، خواہ جمع تاخیر، ہر طرح درست ہے۔(۱)

سوال: جمع تقدیم اور جمع تاخیر کی کیا تعریف ہے؟

جواب: ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں اور مغرب وعشاء کو مغرب کے وقت میں پڑھنا۔ یہ جمع تقدیم ہے۔ اور ظہر وعصر کو عصر کے وقت میں پڑھنا اور مغرب وعشاء کو عشاء کے وقت میں پڑھنا اس کو جمع تاخیر کہتے ہیں۔(۲)

سوال: کیا اس جمع کرنے یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنے کے لئے کچھ خاص شرطیں ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں جمع تقدیم اور جمع تاخیر ان دونوں کے لئے شرطیں ہیں، جب تک یہ شرطیں نہ پائی جائیں جمع کرنا درست نہیں۔

سوال: جمع تقدیم کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: چار شرطیں ہیں۔

(۱) پہلے ظہر پڑھے پھر اس کے بعد عصر پڑھے، اسی طرح پہلے مغرب پڑھے پھر عشا پڑھے، اگر کوئی شخص اس کے خلاف کرے یعنی ظہر کے پہلے عصر پڑھ لے تو عصر کی نماز صحیح نہیں ہوتی، پھر سے پڑھنی ہوگی۔

(۲) دونوں میں سے پہلی نماز یعنی ظہر یا مغرب کی نماز کی نیت کرتے وقت جمع کرنے کی نیت کرلے یا پہلی نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے جمع کی نیت کرلے، اگر پہلی نماز کے سلام تک جمع کرنے کی نیت نہ کرے تو پھر جمع کرنا درست نہیں،

---

(۱) الاقناع: ۱/۳۶۹ (۲) مغنی المحتاج: ۱/۴۶۴

بلکہ دوسری نماز یعنی عصر اور عشاء اپنے وقت میں پڑھے۔

(۳) دونوں نمازیں پے درپے پڑھی جاویں، دونوں نمازیں ادا کرنے میں درمیان میں زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔

(۴) دوسری نماز کی تکبیر تحریمہ تک سفر کا باقی رہنا۔(۱)

سوال: جمع تاخیر کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: جمع تاخیر کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) پہلی نماز ادا کرنے کے وقت میں جمع کرنے کی نیت کر لینا کہ اس وقت کی ظہر کو عصر کے ساتھ یا مغرب کو عشاء کے ساتھ پڑھوں گا، پھر جب عصر کا وقت آجائے تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھ لے اور جب عشاء کا وقت آجائے تو مغرب اور عشاء پڑھ لے اور جمع تاخیر میں ترتیب سے پڑھنا اور بدون فصل کے پے درپے پڑھنا اور پہلی نماز میں جمع کی نیت کرنا واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔

(۲) دونوں نمازوں کے مکمل ہونے تک سفر باقی رہنا۔(۲)

سوال: کیا مقیم کو بارش کے وقت میں جائز ہے کہ دو نمازیں جمع کر کے پڑھے؟

جواب: ہاں ظہر کے وقت میں ظہر و عصر کو اور مغرب کے وقت میں مغرب اور عشاء کو تین شرطوں کے ساتھ جمع کرنا جائز ہے۔

(۱) دور سے مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔

(۲) بارش برابر لگاتار اتنی برس رہی ہو کہ پہنے ہوئے کپڑے یا جوتے کا نچلا حصہ بھیگ جائے۔

---

(۱) الاقناع:۱/۳۶۹ (۲) الاقناع:۱/۳۷۰

(۳) جمع تقدیم کی دوام سفر کے علاوہ مذکورہ تینوں شرطیں بھی پائی جائیں۔

(۴) دونوں نمازوں کے شروع میں اور پہلی نماز کے سلام پھیرتے وقت بارش برابر ہورہی ہو، یہ شرطیں پائی جاویں تو مقیم کے لئے جمع تقدیم درست ہے ورنہ نہیں۔(۱)

سوال: کیا حضر میں جمع کرنے کی اجازت ہر شخص کو ہے یا جو مصلی بارش کی وجہ سے جماعت سے نماز پڑھتے ہوں صرف اُنہیں اجازت ہے؟

جواب: ہاں حضر میں جمع کرنا صرف جماعت کی نماز کے ساتھ مخصوص ہے، خواہ جماعت مسجد میں ہورہی ہو یا دوسری جگہ پر ہوتی ہو لیکن ہر حال نمازی کے گھر سے عادۃً وہ جگہ دور سمجھی جاتی ہو۔ اور مقیم منفرد کو جمع کرنے کی اجازت نہیں، چاہے راستہ میں بارش کی وجہ سے آنے جانے میں تکلیف ہوتی ہو۔(۲)

---

(۱) الاقناع:۱/۱۷۱ (۲) مغنی المحتاج:۱/۲۷۰

نماز جمعہ کا بیان

سوال: جمعہ کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے، بلکہ ظہر کی نماز سے بھی زیادہ اس کی تاکید ہے، جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے۔ بلکہ جمعہ ظہر کے قائم مقام کر دیا گیا ہے۔(۱)

سوال: جمعہ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: سات شرطیں ہیں۔(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) آزاد ہونا (۵) مرد ہونا (۶) تندرست ہونا (۷) مقیم ہونا، کافر نابالغ عورت، غلام، بیمار اور مسافر پر جمعہ کی نماز فرض نہیں، لیکن یہ لوگ جماعت میں حاضر ہو کر جمعہ کی نماز پڑھیں تو ان کی نماز ہو جائے گی یعنی ظہر کا فرض ان کے ذمہ سے اُتر جائے گا۔(۲)

سوال: نماز جمعہ صحیح ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: آٹھ شرطیں ہیں: (۱) ایسے مقام (آبادی) کی جگہ جمعہ ادا کرنا جو جمعہ ادا کرنے والوں کا وطن اصلی ہو، چاہے وہ شہر ہو یا گاؤں ہو کہ جہاں چالیس مرد آزاد مکلّف رہتے ہوں۔(۲) جمعہ چالیس مکلّف مردوں کے ساتھ پڑھا جاوے یعنی جمعہ کی نماز میں چالیس مکلّف مرد ہونا (۳)۔(۳) دونوں خطبے اور جمعہ کی نماز ظہر کے

---

(۱) مغنی المحتاج:۱/۲۷۰ (۲) الاقناع:۱/۲۷۳

(۳) واضح ہو کہ مذکور شرط میں امام شافعیؒ سے تین قول منقول ہیں جو قول متن میں اختیار کیا گیا ہے یہ قول جدید ہے اس قول کی بنا پر چالیس مرد مکلّف کے سوا جمعہ کی نماز درست نہیں ہوتی۔ دوسرے دو قول قدیم ہیں پہلا قول یہ ہے کہ بارہ مردوں کے ساتھ جمعہ صحیح ہو جاتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ امام کے سوا تین مقتدی موجود ہونے سے جمعہ صحیح ہو جاتا ہے

وقت میں ادا کرنا (۴) جمعہ کی نماز سے پہلے دو خطبوں کا ہونا۔ (۵) جمعہ کی نماز دو رکعت پڑھنا۔ (۶) جماعت میں جمعہ ادا ہونا۔ (۷) شروع خطبہ سے لے کر اخیر نماز تک چالیس عدد کا پورا ہونا۔ (۸) بستی میں ایک ہی جگہ پڑھا جانا، لہذا اگر ایک ہی جگہ میں دو جگہ جمعہ ادا کی جائے تو جس امام کی تکبیر تحریمہ پہلے ہوگی اُس کا جمعہ صحیح ہوگا اور دوسرا جمعہ باطل ہوگا، لیکن اگر ایک جگہ کثیر مجمع کے لئے کافی نہ ہو تو ایک شہر میں متعدد مسجدوں میں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

سوال: دونوں خطبوں میں کتنے فرض ہیں؟

جواب: پانچ فرض ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا۔ (۲) درود شریف پڑھنا۔ (۳) تقوے اور پرہیز گاری کی لوگوں کو نصیحت کرنا۔ (۴) قرآن شریف کی ایک آیت کسی خطبہ میں پڑھ لینا لیکن پہلے خطبہ میں پڑھنا افضل ہے۔ (۵) دوسرے خطبہ میں مسلمانوں کے لئے فلاح و بہبودی کی دُعا کرنا۔ (۲)

فائدہ: ہے۔ شافعی مذہب کے محقق علماء نے امام صاحب کے قدیم قول پر فتویٰ دیا ہے کہ جماعت میں بارہ آدمی بلکہ چار آدمی ہونے سے بھی جمعہ کی نماز پڑھ لی جاوے تاکہ یہ شعائر اسلام موقوف نہ ہو جائے چنانچہ امام المتاخرین علامہ امام نوویؒ نے شرح مہذب میں نقل فرمایا ہے کہ امام مزنی اور امام ابوبکر ابن المنذر شافعیؒ نے قول قدیم کو راجح ٹھہرایا ہے۔ اور علامہ ابوالقاسم احمد بن جمعان شافعیؒ کے اس فتوے کو کہ بارہ آدمیوں سے جمعہ صحیح ہو جاتا ہے شیخ المذہب امام نوویؒ نے شرح مسلم اور شرح مہذب میں اختیار کیا ہے۔ اور علامہ شیخ عثمان ضجاعی شافعیؒ نے چار آدمیوں سے بھی جمعہ صحیح ہو جانے کا فتویٰ دیا ہے اور اسباب میں ایک خاص رسالہ بنام **القول التامه فی جواز الجمعة باربعة احدهم الامام** لکھا ہے اس بنا پر شافعیؒ مذہب کی رُو سے جن بستیوں میں چالیس مرد مسلمان نہ رہتے ہوں یا ہوں لیکن بدقسمتی سے مسجد میں نہ آتے ہوں وہاں تھوڑے آدمی جمع ہونے پر جمعہ پڑھنا چاہئے اور بعد جمعہ انہیں احتیاطی ظہر پڑھنا ضروری نہیں اس واسطے کہ قول قدیم کی بنا پر ان کا جمعہ صحیح ہو گیا ہے لیکن اگر احتیاطاً پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم (از مترجم عفی عنہ)

(۱) الاقناع: ۱/۳۷۹ (۲) الاقناع: ۱/۳۷۹

سوال: خطیب کے ذمہ کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب: خطیب کے لئے چند باتیں ضروری ہیں۔(۱) خطبہ اتنی بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے کہ خطبہ کے ارکان ایسے چالیس آدمی سُن لیں کہ جن کا موجود ہونا صحت جمعہ کے لئے ضروری ہے۔(۲) دونوں خطبے یکے بعد دیگرے پے در پے اس طرح پڑھنا چاہیئے کہ دونوں خطبوں کے بیچ میں زیادہ فصل نہ ہو اور خطبے کے کلمات ادا کرنے میں بھی زیادہ فصل نہ ہونا چاہیئے۔ اگر نیند یا بیہوشی کی وجہ سے بھی دونوں خطبوں میں یا اُس کے الفاظ پڑھنے میں زیادہ فصل ہو گیا تو خطبہ باطل ہو جائے گا۔(۳) خطیب کا ستر ڈھپا ہوا ہونا، باوضو ہونا، کپڑے اور بدن اور خطبہ پڑھنے کی جگہ پاک ہونا۔(۴) دونوں خطبہ عربی زبان میں ہونا۔ (۵) خطبہ ظہر کا وقت ہونے پر شروع کرنا۔(۶) کھڑے رہنے پر قادر شخص کے لئے کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔(۷) دونوں خطبوں کے درمیان کچھ دیر بیٹھنا۔(۱)

سوال: جمعہ کی سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: جمعہ کی سنتیں بہت ہیں۔(۱) جمعہ کے دن غسل کرنا اور بدن سے صابون وغیرہ کے ذریعہ بدبو زائل کرنا۔(۲) صاف ستھرے کپڑے پہننا۔(۳) خوشبو لگانا۔ (۴) مسجد میں جلدی پیدل چل کر سکون اور وقار کے ساتھ جانا۔(۵) مسجد میں پہونچ کر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا۔(۶) ناخن کاٹنا۔(۷) سورہ کہف اور درود پڑھنا۔(۲)

---

(۱) الاقناع:۱/۳۸۰ (۲) الاقناع:۱/۸۲-۳۸۳

نماز عیدین کا بیان

سوال: عیدین کی نمازیں واجب ہیں یا سنت؟

جواب: عیدین کی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں اور جماعت سے ادا کرنا یہ افضل اور مشروع طریقہ ہے، عید کی نماز، منفرد، مسافر، آزاد، غلام، خنثیٰ عورت، نابالغ بچوں وغیرہ سب کے لئے سنت ہے۔

سوال: عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور عید کی نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہے، پہلے نیت اس طرح کرے۔ ''نَوَیْتُ اُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ عِیْدِ الْفِطْرِ لِلّٰہِ تَعَالٰی'' یعنی میں عید الفطر کی سنت نماز اللہ کے واسطے پڑھتا ہوں اور اگر عید الاضحیٰ ہو تو بجائے عید الفطر کے عید الاضحیٰ کا نام لے، پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور دعائے افتتاح ''وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ'' پڑھ کر پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر کے سوا کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر سات بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہاتھ باندھ لیں پھر اعوذ باللہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر کوئی سورۃ ملاوے، پہلی رکعت میں سورۂ ق یا سورۂ سبح اسم پڑھنا سنّت ہے، پھر قراٴت سے فارغ ہو کر رکوع سجود بدستور کر کے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو، اور کھڑے ہونے کی

تکبیر کے سوا پانچ بار اَللّٰہُ اَکْبَـرُ کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر کہے اور ہر بار رکعت کی طرح ہاتھ باندھ لیں۔ اور پانچویں بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور اعوذ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ''اقترب الساعة یا ھل اتک ''پڑھ کر بدستور رکوع سجود کر کے نماز سے فارغ ہو اور بعد نماز کے خطیب منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے پڑھے، پہلے خطبہ کے شروع میں نو بار پے در پے اللہ اکبر کہے اور دوسرے خطبہ کے شروع میں سات بار کہے اور ہر دو خطبوں کے درمیان میں بیٹھنا سنّت ہے۔

سوال: کیا عید کی نماز کے لئے کچھ سنتیں بھی ہیں؟

جواب: ہاں! تکبیر پڑھنا سنت ہے، دونوں عید کی راتوں میں مغرب سے لے کر عید کی نماز تک ہر شخص گھر میں مسجد میں تکبیر پڑھتا رہے۔(۱)

سوال: عید الاضحیٰ کے خاص احکام کیا کیا ہیں؟

جواب: راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا، نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، تکبیراتِ تشریق پڑھنا۔(۲)

سوال: ایامِ تشریق کن دنوں کو کہا جاتا ہے؟

جواب: ایامِ تشریق تین دنوں کا نام ہے۔ ماہِ ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں تیرہویں تاریخوں کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔(۳)

سوال: تکبیراتِ تشریق پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ اور کس وقت سے کس وقت تک پڑھی جاتی ہیں؟

---

(۱) الاقناع:۳۸۹/۱ (۲) مغنی المحتاج:۵۳۵/۱ (۳) مغنی المحتاج:۱۷۰/۶

جواب: تکبیراتِ تشریق پڑھنا سنت ہے، ماہِ ذی الحجہ کی نویں تاریخ عرفہ کے دن نماز فجر کے بعد سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا سنت ہے۔(۱)

سوال: کامل تکبیر کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب: یہ ہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ٥(۲)

---

(۱) الاقناع:۱/۳۸۹ (۲) مغنی المحتاج:۱/۵۳۸

سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز

سوال: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: چاند یا سورج گرہن کے وقت میں دو رکعت نماز پڑھنا سنّتِ مؤکدہ ہے، چاہے تنہا پڑھے، چاہے جماعت سے پڑھے، لیکن جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔(۱)

سوال: یہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب: ان کے پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر آفتاب گرہن ہو تو آفتاب گرہن کی اور چاند گرہن ہو تو چاند گرہن کی اس طرح نیت کرے **اُصَلِّیْ سُنَّۃَ کُسُوْفِ الشَّمْسِ لِلّٰہِ تَعَالٰی یا خسوف الشمس للہ تعالٰی** میں آفتاب گرہن یا چاند گرہن کی سنت نماز پڑھتا ہوں۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور "وَجَّھْتُ وَجْھِیَ" اخیر تک پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد لمبی قرأت پڑھ کر رکوع کرے اور رکوع میں بھی بہت دیر تک تسبیح کہتا رہے، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دوبارہ سورۃ الحمد اور کوئی بڑی سورت ملا کر پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے اور اس رکوع میں بھی بہت دیر تک تسبیح پڑھتا رہے، پھر رکوع سے سیدھا کھڑا ہونے کے بعد دو سجدے کرے، ان سجدوں میں بھی بہت دیر تک تسبیح پڑھے، اسی طرح دوسری رکعت میں بھی لمبی قرأت پڑھے اور رکوع سجدے بہت دیر دیر تک ادا کرے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد امام دو خطبے پڑھے جیسا کہ جمعہ میں پڑھے جاتے ہیں، فراغت کے بعد امام کو چاہئے کہ دُعا کرے اور سب مقتدی آمین کہیں، جب تک گرہن موقوف نہ ہو جائے دُعا میں مشغول رہیں۔(۲) سورج گرہن کی نماز میں قرأت آہستہ آہستہ پڑھنا اور چاند گرہن میں بلند آواز سے قرأت پڑھنا مسنون طریقہ ہے۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۳۸۹ (۲) الاقناع:۱/۳۹۳-۳۹۲ (۳) الاقناع:۱/۳۹۴

(استسقاء) پانی مانگنے کی نماز کا بیان

سوال: استسقاء کی نماز کا کیا حکم ہے اور اُس کے پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: استسقاء کی نماز دو رکعت سنت مؤکدہ ہے، جب بارش نہ برسے یا ضرورت سے کم برسے تو سنت ہے کہ حاکم یا قاضی سب مسلمانوں کو توبہ و استغفار کرنے کا حکم کرے اور نماز کے لئے بستی کے باہر نکلے اور امام دو رکعت نماز عید کی نماز کی طرح پڑھادے یعنی پہلی رکعت میں سات تکبیریں پے در پے اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہے اور قرأت بلند آواز سے پڑھے۔(۱)

دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد دو خطبے پڑھے اور شروع خطبہ میں بجائے اللہ اکبر کہنے کے "اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْـــهِ" نو بار کہے اور دوسرے خطبہ کے شروع میں سات بار کہے اور اثنائے خطبہ میں کثرت سے استغفار پڑھے اور خطبہ میں استغفار کا حکم حاضرین کو "اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهَارًا" پڑھ کر کرے۔(۲)

پہلے خطبہ میں یہ دُعائے مسنونہ ہے "اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا هَنِیْـًٔا مَّرِیْـًٔا مُرِیْعًا غَدَقًا مُجَلِّلًا سَحًّا عَامًّا طَبَقًا دَائِمًا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَیْثَ وَلَا

(۱) مغنی المحتاج:۱/۵۴۸ (۲) مغنی المحتاج:۱/۵۵۳

تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُکَ وَ اِنَّکَ کُنْتَ غَفَّارًا فَاَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا ۔ اگر بارانِ رحمت میں تاخیر ہوتو متواتر تین روز تک باہر نکل نکل کر نماز پڑھے۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ بچّوں، بوڑھوں اور جانوروں کو بھی ساتھ لے جائیں اور سب کے سب پیدل جنگل کی طرف نکلیں اور اپنے ہمراہ کسی کافر کو نہ لے جائیں اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر، گڑگڑا کر نہایت عجز وانکساری سے پانی برسانے کی دُعا کریں۔(۱)

(۱) مغنی المحتاج:۱/۵۵۴

خوف کی نماز کا بیان

سوال: خوف کے وقت نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جب کسی دُشمن کا سامنا ہو خواہ وہ دُشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا اژدہا وغیرہ تو ایسے خوف کے وقت تین طریقہ سے نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

پہلا طریقہ: اگر دُشمن قبلہ کی جہت پر نہ ہو بلکہ دوسری جہت پر ہو تو امام کو چاہئے کہ تمام مسلمانوں کے دو حصّے کر دے، ایک حصّہ دُشمن کے مقابلے میں حفاظت کے لئے کھڑا رہے۔ اور دوسرا حصّہ امام کے پیچھے نماز شروع کرے، جب امام ایک رکعت پڑھا کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو یہ گروہ دوسری رکعت اپنے طور پر امام سے نیتاً الگ ہو کر پڑھ لے اور نماز پوری کر کے یہ گروہ دُشمن کے مقابلے میں چلا جاوے اور وہ گروہ جو دُشمن کے مقابلے میں کھڑا تھا چلا آوے اور امام کی دوسری رکعت میں مل جاوے، جب امام دوسری رکعت کے جلسہ میں بیٹھے تو یہ پچھلا گروہ جس کی امام کے پیچھے ایک رکعت ہوئی ہے امام کو جلسہ میں چھوڑ کر دوسری رکعت کے لئے اُٹھ کھڑا ہو، پھر جب دوسری رکعت پوری کر کے تشہد پڑھ لے اُس وقت امام انتظار میں بیٹھا رہے، جب یہ گروہ تشہد سے فارغ ہولے تو امام اس گروہ کے ساتھ نماز کا سلام پھیر لے۔(۲)

دوسرا طریقہ: اگر دُشمن قبلہ کی جہت میں کھڑا ہو تو ایک ہی وقت میں

(۱) الاقناع:۱/۲۰۳

(۲) الاقناع:۱/۲۰۳

سب مسلمان امام کے پیچھے دو صفیں بنا کر نماز شروع کریں، جب امام پہلی رکعت کے سجدے میں جاوے تو ایک صف امام کے ساتھ سجدہ میں چلی جاوے اور ایک صف برابر قیام میں کھڑی ہوئی دُشمن کی حفاظت کرتی رہے، جب امام سجدہ سے فارغ ہو کر اُٹھ جاوے تو یہ صف بعد میں سجدہ کر کے امام کے ساتھ مل جاوے، اس طرح دونوں رکعتیں امام پوری کرا کر دونوں صفوں کے ساتھ تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔(۱)

تیسرا طریقہ: جب دُشمن بہت ہی قریب ہو اور اندیشہ سخت ہو، معرکہ بھاری ہو، لڑائی گھمسان کی ہو رہی ہو کہ جماعت سے نماز پڑھ سکتے ہوں، اور سواریوں سے اُترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو مسلمانوں کو اختیار ہے جس طرح نماز پڑھ سکیں پڑھ لیں، چاہے سواری پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے یا پیادہ اکیلا پڑھے استقبال قبلہ بھی ایسے وقت میں شرط نہیں اور عمل کثیر بھی ایسے وقت میں مفسد صلوٰۃ نہیں۔(۲)

---

(۱) الاقناع:۱/۲۰۴ (۲) الاقناع:۱/۲۰۴

ریشمی لباس اور سونے کی انگوٹھی کا بیان

سوال: ریشمی لباس اور سونے کی انگوٹھی پہننے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: مردوں کو ریشمی لباس پہننا اور سونے کی انگوٹھی استعمال کرنا حرام ہے اور عورتوں کے لئے ہر طرح جائز ہے، خواہ لباس پہنے خواہ انگوٹھی یا زیور بنا کر پہنے۔(۱)

سوال: جب سُوت اور ریشم ملا ہوا ہو تو مردوں کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں جب سوت ریشم سے زیادہ ہو یا کم از کم برابر ہو تو جائز ہے، ورنہ اگر سُوت سے ریشم زیادہ ہو تو جائز نہیں۔(۲)

(۱) الاقناع:۱/۲۰۷ (۲) الاقناع:۱/۲۰۸

جنازے کی نماز کا بیان

سوال: جنازے کی نماز فرض ہے یا سنّت یا واجب؟

جواب: جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر ایک دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمّہ سے فرض ساقط ہوجاتا ہے اور اگر کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب مسلمان گنہگار ہوتے ہیں۔(۱)

سوال: مسلمان میّت کے زندوں پر کتنے حقوق ہیں؟

جواب: بطور فرض کفایہ چار حقوق ہیں، غسل دینا، کفن دینا، نماز پڑھنا، دفن کرنا اور اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں مرگیا ہے تو اُس کے بھی چار حق ہیں، لیکن کامل نہیں اس لئے احرام والے مرد کا سر اور احرام والی عورت کا چہرہ نہ ڈھانپا جاوے اور شہید کے صرف دو حق ہیں، کفن پہنانا اور دفن کرنا، غسل اور نماز نہیں ہے۔(۲)

سوال: جنازے کی نماز کے کتنے رکن ہیں؟

جواب: سات رکن ہیں: (۱) نیت کرنا۔ نیت یہ ہے "نَوَيْتُ أُصَلِّيَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ عَلٰى هٰذِهِ الْجَنَازَةِ." (۲) قیام یعنی کھڑے ہوکر پڑھنا۔(۳) (۳) چار تکبیریں کہنا۔ (۴) پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ (۵) دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا۔ (۶) تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دُعا کرنا۔ (۷) سلام پھیرنا۔(۴)

---

(۱) الاقناع:۱/۴۰۹
(۲) الاقناع:۱/۴۰۹
(۳) جس کو کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو اُس کو بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۱۲
(۴) الاقناع:۱/۴۱۶

سوال: میت کے لئے کیا دُعا پڑھنی مسنون ہے؟

جواب: دُعائے مسنونہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَ ارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ٥ (۱)

اے اللہ ہمارے زندوں اور مُردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مَردوں اور عورتوں کو بخش دے اے خدا ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے اے اللہ اس میت کو بخش اور رحم کر اور عافیت دے اور اس کے گناہوں کو معاف کر اور اس کی عمدہ مہمانی کر اس کی قبر کو وسیع کر دے اور اس کے گناہوں کو پانی برف اور اولے سے دھو دے اور اسے مَیل کُچیل سے اس طرح صاف کر جیسے میلا کپڑا مَیل کُچیل سے صاف ستھرا کر دیا جاتا ہے اور دُنیا کے گھر سے اچھا گھر اور اس کے اہل سے اچھے اہل اسے نصیب فرما اور اسے جنت دے اور عذابِ قبر اور فتنۂ قبر اور دوزخ کے عذاب سے اپنی پناہ میں رکھ۔

---

(۱) مغنی المحتاج:۲/۲۹

سوال: نمازِ جنازہ میں کیا باتیں سنت ہیں؟

جواب: بہت سی سنتیں ہیں، تکبیر کہتے وقت کندھے تک ہاتھ اُٹھانا اور تکبیر کے بعد سینہ کے نیچے باندھ دینا، الحمد کے پہلے اعوذ پڑھنا وغیرہ۔(۱)

سوال: میّت کو دفن کرنے کی کیا ترکیب ہے؟

جواب: دفن کرنے والے "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ" کہہ کر میت کو قبر میں داہنے پہلو پر لٹا دیں اور میّت کا چہرہ قبلہ کی جانب کردینا واجب ہے، اگر میت کا چہرہ قبلہ کی جانب نہ کیا گیا اور مٹی ڈال دی گئی تو جب تک میّت کی لاش گل جانے کا یقین نہ ہو دوبارہ قبر کھود کر اس کا چہرہ قبلہ کی جانب کردیا جاوے اور میت کی پیٹھ کے نیچے تھوڑی سی مٹی ڈال دے کہ اس کا مُنہ قبلہ کی طرف جھکا رہے اور چہرہ اور دونوں پیر قبلہ کی دیوار سے لگا دے اور سر کے نیچے کچی اینٹ یا مٹی ڈال کر سر ذرا اونچا کردیا جاوے کہ داہنا رخسار زمین کو لگ جاوے، اس طرح دفن کرنا سنت ہے اور بلا ضرورتِ شدیدہ قبر میں کسی چیز کا فرش بچھانا یا تکیہ رکھنا یا صندوق رکھنا مکروہ ہے۔(۲)

سوال: کیا ایک قبر میں دو میت کو دفن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایک قبر میں دو مُردوں کو دفن کرنا جائز نہیں، ہاں اگر اموات کی کثرت ہو اور جگہ کم ہو تو بوجہ مجبوری جائز ہے ورنہ نہیں۔(۳)

سوال: کیا میت کو دفن کے بعد تلقین کرنا مستحب ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں بالغ مُردے کو تلقین کرنا مستحب ہے اور تلقین میں اس قدر کافی ہے کہ تلقین

---

(۱) مغنی المحتاج:۲/۲۸ (۲) مغنی المحتاج:۲/۶۲۔۶۳ (۳) مغنی المحتاج:۲/۴۷

کرنے والا میت کے سرہانے بیٹھ کر منکر نکیر کے سوالات کے جواب میں ثابت قدمی کی دُعا پڑھ دے۔(۱)

سوال: جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کر کے نماز پڑھنا چھوڑ دے شرعاً اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص فرض نمازوں کی فرضیت کا انکار کر کے نماز چھوڑ دے، ایسا شخص شرعاً کافر اور واجب القتل ہے، ایسا شخص بوجہ کافر ہو جانے کے قتل کر دیا جاوے اور نہ اُسے قتل کے بعد غسل دیا جاوے اور نہ اُس پر نماز پڑھی جاوے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاوے۔(۲)

سوال: جو شخص سستی اور کاہلی سے نماز میں اتنی تاخیر کرے کہ اکثر وقت نماز قضا ہو جاتی ہو تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص نماز کو قضا کر دیا کرتا ہو اور وقت سے بے وقت پڑھا کرتا ہو تو حاکم اسلام پر لازم ہے کہ پہلے اُسے سمجھائے کہ تم نماز وقت پر پڑھا کرو، اگر نہ مانے تو پھر جب تنگ وقت ہونے لگے تو اُس سے کہے کہ نماز پڑھ لو، اگر تم نے قضا کر دی تو یاد رکھو قتل کر دیئے جاؤ گے، اس کے بعد بھی اگر وہ باز نہ آئے اور نماز قضا کر دے تو پھر اُس سے توبہ کرنے کا حکم دیا جائے گا اگر وہ توبہ کر لے اور وقت پر نماز پڑھنے لگے تو ٹھیک ورنہ اگر توبہ نہ کرے اور اپنی بداعمالی سے باز نہ آئے تو پھر حاکم اسلام اُسے قتل کر دے۔(۳)

سوال: کیا پھر فوراً نماز قضا کرتے ہی قتل کر دیا جاوے؟ یا قتل کے لئے کچھ اور شرطیں ہیں؟

---

(۱) مغنی المحتاج:۲؍۱۷ (۲) مغنی المحتاج:۲؍۴۰ (۳) حاشیۃ الجمل:۳؍۱۱۰۔۱۱۱

جواب: ہاں! اس بارے میں یہ تفصیل سمجھنا ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص سستی اور کاہلی سے نماز چھوڑ دے، تو سب سے پہلے اُس سے نماز پڑھنے کو کہا جاوے، اگر نہ پڑھے تو اُس سے توبہ کرائی جاوے، پھر بھی اگر باز نہ آئے تو اُسے تھوڑی مہلت دے، مثلاً ظہر کی نماز کے لئے حکم دیا گیا اور اُس نے نہیں پڑھی تو آفتاب غروب ہونے تک اُس کو مہلت دی جاوے، پھر قتل کر دیا جاوے اور مغرب کی نماز کی مہلت صبح صادق تک دی جاوے، پھر بھی اگر توبہ کر کے نہ پڑھے تو صبح صادق کے بعد قتل کیا جاوے اور صبح کی نماز کے بارے میں آفتاب نکل آنے کے بعد اور عصر کی نماز کے لئے آفتاب غروب ہونے کے بعد اور عشاء کی نماز کے بارے میں صبح صادق تک انتظار کرنے کے بعد بھی اگر اپنی حالت سے باز نہ آیا اور ترک صلوٰۃ پر اصرار کرتا رہا تو پھر قتل کر دیا جاوے۔

اور یہی تفصیل بے وضو نماز پڑھنے والے کے بارے میں سمجھنی چاہئے کہ وہ بھی اس قدر مہلت کے بعد اگر باز نہ آوے اور باوجود بار بار سمجھانے کے اپنی ضد پر اَڑا رہے اور بے وضو ہی نماز پڑھتا رہے تو پھر قتل کر دیا جائے۔

زکوٰۃ اور مال زکوٰۃ اور نصاب کا بیان

سوال: کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب: پانچ قسم کے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔ سونا چاندی، مویشی، کھیتی، پھل اور اسباب تجارت۔ (۱)

سوال: سونے چاندی سے کیا مراد ہے؟

جواب: سونے چاندی سے ان کے سکّے جیسے اشرفیاں، روپے یا بسکٹ، عام معنی مُراد ہیں۔(۲)

سوال: سونے چاندی میں زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: پانچ شرطیں ہیں، مسلمان ہونا، آزاد ہونا، ملکیت تام ہونا، مالک نصاب ہونا، مالک ہونے کے بعد سال بھر گذر جانا، پس کافر اور غلام کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا نصاب پورا ہے لیکن مال سال بھر تک باقی نہ رہا تو ان سب حالتوں میں زکوٰۃ فرض نہیں۔(۳)

سوال: مویشی سے کون سے جانور مراد ہیں؟

جواب: مویشی سے مراد اُونٹ، گائے، بیل، بھینس، بکری، بھیڑ وغیرہ ہیں۔(۴)

سوال: مویشی میں زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

---

(۱) الاقناع: ۱/۴۳۰
(۲) الاقناع: ۱/۴۳۲
(۳) الاقناع: ۱/۴۳۳
(۴) الاقناع: ۱/۴۳۱

جواب: چھ شرطیں ہیں۔ مسلمان ہونا، آزاد ہونا، ملکیت تام ہونا، مالک نصاب ہونا، سال بھر گذرنا، سال بھر کے اکثر حصّہ میں جنگلوں میں مُفت کی مُباح گھانس سے چرائے جانا۔ اگر سال کا زیادہ حصّہ مفت کا چارا نہ چرایا بلکہ مالک نے چارا خرید کر جانوروں کو کھِلایا تو ان جانوروں میں زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔(۱)

سوال: کھیتی میں زکوٰۃ واجب ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: کھیتی سے وہ کھیتی مراد ہے جس میں آدمیوں نے کاشت کی ہو۔ اور انسانی محنت سے تیار ہوئی ہو خود رَو نہ ہو۔(۲)

سوال: کھیتیوں میں زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: تین شرطیں ہیں۔ وہ کھیتی جو آدمی کے کاشت کرنے سے تیار ہوئی ہو۔ اس کا غلہ اور پیداوار ذخیرہ بنا کر رکھا جاتا ہو۔ جیسے گیہوں، جو، مسور وغیرہ پیداوار بقدر نصاب ہو۔(۳)

سوال: کھیتی کی پیداوار کا کیا نصاب ہے؟

جواب: غلہ کی پیداوار اگر تین سو صاع حجازی(۴) (یعنی تقریباً سات سو بیس کلو اور برما کے متعارف وزن سے تقریباً دوسو ستر بیسَہ وزن) ہو تو یہ مقدار نصاب ہے، اس میں سے دسواں حصّہ دیا جاوے۔ اور یہ دسواں حصہ اُس وقت واجب ہوتا ہے جب کہ کھیتی بارش یا نہر کے پانی سے تیار ہوتی ہو اور اگر کھیتی پانی خرید کر یا اپنا پیسہ خرچ کر کے پانی ڈالا گیا ہو یا تالاب یا کنویں سے پانی مزدوروں سے کھچوا کر سینچی گئی

(۱) الاقناع:۱/۴۳۲ (۲) الاقناع:۱/۴۳۲ (۳) الاقناع:۱/۴۳۲

(۴) صاع کا وزن جو یہاں لکھا گیا اس ایک صاع کا وزن ہے دو کلو چار سو گرام ہوتا ہے۔۱۲

ہوتو اُس میں بیسواں حصّہ زکوٰۃ دینی ہوگی۔(۱)

سوال: پھل سے کیا مراد ہے اور اس میں زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: پھل سے مراد کھجور اور انگور ہیں اور ان میں زکوٰۃ فرض ہونے کی چار شرطیں ہیں۔ مسلمان ہونا، آزاد ہونا، ملکیت تام ہونا، مالک نصاب ہونا۔(۲)

سوال: مال تجارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مالِ تجارت ہے، خواہ کسی قسم کا مال ہو۔ غلہ، کپڑا، جانور، جائداد، زمین، مکانات وغیرہ اسباب بغرض بیع وشرا ہو۔

سوال: تجارت کے مال میں زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: پانچ شرطیں ہیں، مسلمان ہونا، آزاد ہونا، ملکیت تام ہونا، مقدار نصاب ہونا، سال بھر گذر جانا۔(۳)

سوال: تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب: تجارتی مال پر سال بھر گذرنے کے بعد سونے یا چاندی سے قیمت لگائی جاوے۔ پھر سونے یا چاندی کا نصاب قائم کر کے اُس کے حساب سے چالیسواں حصّہ زکوٰۃ میں ادا کیا جاوے۔(۴)

---

(۱) الاقناع:۱/۴۴۹ (۲) الاقناع:۱/۴۳۶

(۳) الاقناع:۱/۴۳۶ (۴) الاقناع:۱/۴۵۱

اُونٹ کے نصاب اور اس کی زکوٰۃ کابیان

سوال: اونٹ کانصاب کیا ہے؟

جواب: اونٹ کانصاب پانچ اونٹ ہیں۔ پانچ اونٹ کی زکوٰۃ ایک بکری اوردس اونٹ میں دوبکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اوربیس میں چاربکریاں اورپچیس اونٹ میں ایک بنت مخاض یعنی سال بھرکااونٹ کابچہ زکوٰۃ میں دیاجاوے۔(۱)

گائے، بیل، بھینس کے نصاب اور اس کی زکوٰۃ کا بیان

سوال: گائے کانصاب کیا ہے؟

جواب: تیس گائے یابیل یابھینس ہوں توسال بھرگذرنے کے بعد تیس سے اُنتالیس تک میں گائے کا ایک برس کا بچّہ دے اور چالیس سے انسٹھ تک دو برس کا بچّہ دیا جاوے، پھرہرتیس پرایک برس کابچہ اورہرچالیس پردوبرس کابچہ زکوٰۃ میں اسی طرح حساب کرکے دیاجاوے۔(۲)

---

(۱) الاقناع:۱/۴۵۱۔ (اس کے بعد کانصاب بڑی کتابوں سے دیکھ لیاجائے)

(۲) الاقناع:۱/۴۳۹

بکری بھیڑ کے نصاب اور زکوٰۃ کا بیان

سوال: بھیڑ بکری کا نصاب کیا ہے؟

جواب: چالیس بکریاں ہیں، جب کسی کے پاس چالیس بکریاں ہوں یا بھیڑ بکری مل کر چالیس ہوں تو سال بھر گذرنے کے بعد چالیس سے لے کر ایکسو بیس تک میں دو برس کی ایک بکری، پھر ایکسو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں اور دو سو ایک ہوں تو تین بکریاں اور چار سو ہوں تو چار بکریاں زکوٰۃ میں دے، اس کے بعد ہر سو بکری پر ایک بکری دی جاوے۔(۱)

سونے چاندی کے نصاب کا بیان

سوال: چاندی کا نصاب کیا ہے؟

جواب: چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ خالص چاندی ہے۔ اگر چاندی خالص نہ ہو بلکہ تانبا یا پیتل ملا ہو تو جب تک خالص چاندی کا وزن مقدار نصاب تک نہ پہونچے زکوٰۃ واجب نہیں۔(۲)

سوال: کس قدر وزن کی چاندی ہو تو کتنی زکوٰۃ دینی چاہئے؟

جواب: زکوٰۃ میں چالیسواں حصّہ دینا فرض ہے تو ساڑھے باون تولہ چاندی کی زکوٰۃ ایک

---

(۱) الاقناع:۱/۲۴۰ (۲) مغنی المحتاج:۲/۱۰۶

تولہ پونے چار ماشہ چاندی ہوئی، اور آج کل کے اوزان کے اعتبار سے چاندی کا نصاب ۵۹۵ر گرام ہوگا، اور اس کا چالیسواں حصہ یعنی ۲٫۵ فیصد زکوۃ میں دینا لازم ہوگا۔(۱)

سوال: سونے کا نصاب کیا ہے؟

جواب: سونے کا نصاب ۸۵ر گرام یعنی ساڑھے آٹھ تولے سونا ہے، اس میں چالیسواں حصہ یعنی ۲٫۵ر فیصد زکوۃ واجب ہے۔(۲)

سوال: کیا اُن زیورات پر زکوٰۃ ہے جن کا پہننا عورتوں کو مباح ہے؟

جواب: سونے چاندی کے وہ زیورات جو پہننے اور استعمال کی نیت سے بنائے گئے ہوں، اُن میں زکوٰۃ واجب نہیں، لیکن جن زیورات کو پونجی (جمع کرنے) کی نیت سے بنائے گئے ہوں، یا جن زیورات کو پہننا حرام یا مکروہ ہے، اُس میں زکوٰۃ دینا واجب ہے، جیسے بجتی ہوئی پازیب تو اگر پازیب کا وزن مقدار نصاب تک پہونچ جائے تو اُس میں زکوٰۃ دینا واجب ہوگا، ایسے ہی سونے چاندی کے برتن زینت کے لئے بنا کر رکھ چھوڑے ہوں اُس میں بھی زکوٰۃ ہے۔(۳)

سوال: کیا مردوں کو سونے چاندی کا استعمال جائز ہے؟

جواب: مردوں کو سونے چاندی کا استعمال حرام ہے، ہاں چاندی کی انگوٹھی جس طرح عادتاً پہنی جاتی ہے، اُسی اندازے سے پہننا جائز ہے، ایسے ہی چاندی کے جنگی ہتھیار، تلوار، نیزہ، کمر بند وغیرہ استعمال کرنا مردوں کو جائز ہے۔(۴)

---

(۱) مغنی المحتاج:۱۰۶/۲ (۲) مغنی المحتاج:۱۰۶/۲

(۳) الاقناع:۳۴۶/۱ (۴) الاقناع:۳۴۷

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

سوال: زکوٰۃ ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جس قدر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے وہ کسی مستحق کو خاص خدا کے واسطے بغیر کسی معاوضہ کے دے کر اُسے مالک بنا دو، کسی خدمت یا کسی کام کی اجرت میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں، مگر حاکم اسلام کی طرف سے جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا گیا ہو اُس کو مال زکوٰۃ بقدر اجرت دینا جائز ہے۔(۱)

سوال: زکوٰۃ کب ادا کرنی چاہئے؟

جواب: بقدر نصاب مال پر جب ایک برس پورا گذر جاوے تو فوراً زکوٰۃ ادا کر دینا چاہئے، دیر لگانا مناسب نہیں، سال گذرنے کے بعد مستحقین زکوٰۃ موجود ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ ادا کرنے میں دیر لگانے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے، بالفرض سال گذر جانے کے بعد زکوٰۃ ادا نہ کی اور مال ضائع ہو گیا تو اُس کے ذمّہ سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوئی بلکہ جب اُسے قدرت ہو تو ادا کرنی ہوگی۔(۲)

سوال: زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا مال زکوٰۃ نکال کر الگ رکھتے وقت یہ نیت کر لینا ضروری ہے کہ یہ مال زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لئے الگ کرتا ہوں، اگر بغیر زکوٰۃ کی نیت کے کسی کو روپیہ دے دیا اور دینے کے بعد اُس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو

---

(۱) مغنی المحتاج:۲/۱۴۴ (۲) البیان:۳/۳۹۴

زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔(۱)

سوال: سال گذرنے کے پہلے کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دے دے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قدر نصاب کا مالک سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کردے تو زکوٰۃ چند شرائط کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے، لیکن جو شخص قدر نصاب مال کا مالک نہ ہو اور پہلے سے زکوٰۃ ادا کردے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، ہاں مال تجارت میں مالکِ نصاب ہونے کے پہلے بھی زکوٰۃ دے دی گئی تو ادا ہوگئی۔(۲)

مصارفِ زکوٰۃ کا بیان

سوال: مصارفِ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جن مستحقین کو شرعاً زکوٰۃ دینا جائز ہے وہ مصارفِ زکوٰۃ کہلاتے ہیں۔

سوال: مصارفِ زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

جواب: مستحقین زکوٰۃ آٹھ قسم کے لوگ ہیں، جن کا ذکر قرآنِ پاک میں فرمایا گیا ہے۔

(۱) فقیر: فقیر اُسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ مال نہ ہو۔

(۲) مسکین: وہ شخص جس کے پاس کچھ مال ہو لیکن اُس کی ضروری روزمرّہ کے کھانے پینے کی حاجت کے لئے کافی نہ ہو۔

(۳) عامل: وہ شخص جس کو حاکم نے لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا ہو۔

(۴) مؤلفۃ القلوب: وہ لوگ جو نئے مسلمان ہوئے ہوں لیکن اسلام اب تک اُن کے دل

---

(۱) مغنی المحتاج:۲/۱۴۵ (۲) مغنی المحتاج:۲/۱۴۸

میں خوب جمانہ ہو، اُنہیں اس غرض سے دیا جاوے کہ اسلام سے پختہ الفت پیدا ہو جائے۔

(۵) غلام مکاتب: وہ غلام یا لونڈی کہ جن کو ان کے آقا نے یہ لکھ دیا ہو کہ تم اگر اس قدر مال ادا کردو تو آزاد ہو۔

(٦) قرض دار: وہ شخص جس کے پاس کسی کا قرض آتا ہو اور اُسے ادا کرنے کی قدرت نہ ہو تو اُسے مال زکوٰۃ دے کر قرض سے چھڑایا جاوے۔

(٧) فی سبیل اللہ: اُن غازیوں اور جہاد کرنے والوں کو جو بسبب مال نہ ہونے کے جہاد کے لئے نہ جاسکتے ہوں دیا جاوے۔

(٨) مسافر: وہ شخص جس کے مِلک میں اپنے وطن میں مال ہو مگر بوجہ سفر کے اُس کے قبضہ میں نہ ہو اور سفر میں محتاج ہو تو اُسے مالِ زکوٰۃ دیا جاوے۔(۱)

سوال: ان اقسامِ مذکورہ میں سے سب قسم کے لوگ موجود نہ ہوں بلکہ کچھ لوگ ہوں اور کچھ نہ ہوں تو پھر کیا کیا جائے؟

جواب: ان میں سے جتنی قسم کے لوگ مل جائیں اُنہیں دے اور کچھ مال باقی قسموں کے لئے محفوظ رکھے، جب سب لوگ یا تھوڑے تھوڑے ملتے جاویں، اُنہیں دیتا جائے اور جب تمام قسم کے مستحقین موجود ہوں تو کم از کم ہر قسم میں سے تین تین آدمیوں کو دینا ضروری ہے۔اور اگر بعض قسم کے لوگ بالکل ملتے نہ ہوں جیسے ہمارے اس ملک میں غازی، مجاہد، غلام مکاتب عامل وغیرہ نہیں ہیں تو جتنی قسم کے لوگ مل جاویں، اُنہیں میں ساری زکوٰۃ تقسیم کردی جاوے۔(۲)(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۴٦۰ (۲) الاقناع:۱/۴٦۲

(۳) اس بارے میں اصل مذہب امام شافعیؒ کا یہی ہے کہ قرآن پاک میں مستحقین زکوٰۃ کے جو آٹھ اقسام بیان ﷻ

سوال: موجودہ قسموں میں سے ہر قسم کے تین تین آدمی موجود ہوتے ہوئے اگر دو دو کو یا دو دو موجود ہوتے ہوئے ایک ایک کو دیا گیا تو اُس کا کیا حکم ہے زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

جواب: ایک قسم کے تین آدمی ہوتے ہوئے دو شخصوں کو دے دیا، یا دو آدمی ہوتے ہوئے ایک ہی کو دے دیا گیا تو اس قدر حصّہ جتنا موجود ہونے والوں کو پہونچتا، اپنے مال میں سے بطور جرمانہ کے ادا کرے، ورنہ اس قدر حصّہ زکوٰۃ دینے والے کے ذمّہ باقی رہ جاوے گا۔(۱)

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں؟

جواب: اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

(۱) غنی: یعنی وہ مالدار شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہو، یا نصاب کی قیمت کے برابر اُس کی حاجت اصلیہ سے زیادہ کوئی اور مال موجود ہو۔

(۲) غلام: وہ شخص جو کسی کی مِلکیت میں ہو۔

ؔ فرمائے گئے ہیں اُن میں تمام قسم کے لوگ موجود ہونے کی حالت میں ہر قسم کے تین تین آدمیوں کو دینا ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ناقص ادا ہوگی اور یہی مسلک متقدمین شوافع کا ہے لیکن متاخرین فرماتے ہیں کہ اگر ہر قسم کے لوگ موجود ہوتے ہوئے بھی ایک قسم کو دے دی گئی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی چنانچہ علامہ ابن حجر نے شرح العُباب میں تصریح کی ہے کہ مجتہدین ثلاثہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ و دیگر مجتہدین عظام کا صحیح مسلک یہی ہے کہ کسی ایک صنف کے ایک شخص کو بھی زکوٰۃ دے دی جاوے تو جائز طور پر ادا ہو جاتی ہے۔ علاّمہ ابن عجیل یمنی شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں مسائل زکوٰۃ میں تین مسئلے ایسے ہیں کہ جن میں خلافِ مذہب فتویٰ دیا گیا ہے۔ (۱) زکوٰۃ کا مال ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنا (۲) ایک شخص کا ایک شخص کو زکوٰۃ دے دینا (۳) ایک قسم کے لوگوں میں سارا مال تقسیم کر دینا انتہی ۱۲ اعانۃ الطالبین جلد ثانی ص ۱۸۶:۔ از مترجم عفی عنہ

(۱) الاقناع: ۱/۲۶۲

(۳) سیّد اور بنی ہاشم: یعنی وہ لوگ جو حضرت حارث بن عبد المطلب اور حضرت جعفر اور حضرت عقیل اور حضرت اور عباسؓ اور حضرت علیؓ کی اولاد امجاد سے ہوں، خواہ اُنہیں بیت المال سے خمس الخمس ملتا ہو خواہ نہ ملتا ہو، ہر حال میں درست نہیں، ہاں ان حضرات کو صدقات نافلہ میں سے لینا دینا جائز ہے۔

(۴) کافر۔

(۵) وہ لوگ جن کا نان نفقہ زکوٰۃ دینے والے کے ذمّہ ہو، جیسے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ، ایسے ہی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی، بیوی وغیرہ کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں، ایسے ہی جو لوگ زکوٰۃ لینے کے حقدار نہ ہوں، اُنہیں زکوٰۃ لینا حرام ہے اور جان بوجھ کر ایسے لوگوں کو دینا بھی حرام ہے، ایسے ہی زکوٰۃ دینے والے کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ زکوٰۃ کا مستحق بھی فسق و فجور اور معصیت میں صرف کر دے گا تو اُسے بھی دینا جائز نہیں خواہ حقدار ہو۔(۱)

سوال: کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں؟

جواب: مسجد کی تعمیر میں یا مسافر خانے، پُل وغیرہ بنانے میں، میت کا گور و کفن کرنے میں زکوٰۃ کا مال صرف کرنا جائز نہیں۔(۲)

---

(۱) البیان:۳/۱۲۶ (۲) البیان:۳/۳۰۶

صدقۂ فطر کا بیان

سوال: صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب: رمضان شریف کے ختم ہوجانے پر روزے ختم ہوجانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر عیدالفطر کے دن غریب محتاجوں کو ایک مقررہ مقدار صدقہ کی دینا شریعت نے لازم کردی ہے، اُس صدقہ کو صدقہ فطر (یعنی روزے ختم ہونے کی خوشی کا صدقہ) کہتے ہیں۔(۱)

سوال: صدقۂ فطر کس شخص پر فرض ہے؟

جواب: ہر آزاد مسلمان پر صدقہ فطر فرض ہے، بشرطیکہ اُس کے پاس عید کی رات اور عید کے دن میں اپنے اور اپنے بال بچوں کے ضروری کھانے پینے کے خرچ سے زیادہ بچا ہوا مال ہو اور اگر اس قدر ضروری خرچ سے زیادہ مال نہ ہو تو صدقہ فطر فرض نہیں۔(۲)

سوال: صدقہ فطر کس کی طرف سے دینا فرض ہے؟

جواب: اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے اور اپنے غلام لونڈی کی طرف سے صدقۂ فطر دینا فرض ہے، لیکن اگر نابالغ اولاد مالدار ہوں تو اُن کے مال سے اُن کا فطرہ ادا کیا جاوے، اگر عورت مالدار ہو تب بھی اُس کا فطرہ شوہر کے ذمّہ ہے، ایسے ہی اگر ماں باپ غریب ہوں تو اُن کا صدقہ فطر مالدار بیٹے کے ذمّہ ہے، ایسے ہی اگر بالغ اولاد غریب ہوں تو ان کی طرف سے بھی باپ کے ذمّہ صدقہ فرض ہے۔(۳)

---

(۱) الفقہ المیسر: ۱/۳۴۶ (۲) الاقناع: ۱/۴۵۶ (۳) فتح المعین: ۱۱۶

سوال: صدقۂ فطر کس وقت فرض ہوتا ہے؟

جواب: رمضان شریف کے آخری دن کا آفتاب غروب ہوجانے اور شوال کے مہینے کا کچھ حصّہ پالینے سے صدقہ فطر فرض ہوجاتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص رمضان کی آخری تاریخ میں آفتاب غروب ہوجانے کے بعد مر گیا تو اُس پر صدقۂ فطر فرض ہے۔ اور جو بچہ آفتاب غروب ہوجانے کے بعد پیدا ہو تو اُس کی جانب سے صدقۂ فطر دینا فرض نہیں، ایسے ہی جو شخص آفتاب غروب ہونے کے پہلے مر گیا تو اُس پر بھی صدقہ فطر فرض نہیں ہوا۔(۱)

سوال: صدقۂ فطر میں کیا چیز اور کتنی دینا فرض ہے؟

جواب: فطرہ میں ایک صاع (۲۴۰۰ رگرام) وہ اناج دیا جاوے جو اُس مُلک کے اکثر لوگ کھاتے ہوں۔(۲)

سوال: ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دے یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟

جواب: ایک شخص کا صدقہ فطر اور ایسے ہی کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک فقیر کو دے دینا بھی جائز ہے اور کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے۔(۳)

سوال: صدقۂ فطر ادا کرنے کا افضل وقت کیا ہے؟

جواب: عید کے دن عید کی نماز سے پہلے پہلے ادا کر دینا افضل ہے اور شام تک ادا کرنا جائز ہے اور بلا وجہ ایک دن سے زیادہ تاخیر کرنا ناجائز اور گناہ ہے۔(۴)

---

(۱) الاقناع: ۱/۴۵۵۔ فتح المعین: ۱۱۶ (۲) مغنی المحتاج: ۲/۱۲۷

(۳) الحاوی الکبیر: ۴/۲۲۹ (۴) مغنی المحتاج: ۲/۱۲۸

روزے کے احکام کا بیان

سوال: روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبح صادق سے لے کر آفتاب ڈوبنے تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور خواہش نفسانی چھوڑ دینے کو روزہ کہتے ہیں۔(۱)

سوال: روزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: روزہ کی چار قسمیں ہیں:

(۱) **فرض:** جیسے رمضان کے پورے مہینے کے ادا روزے رکھنا، یا کسی وجہ سے رمضان شریف کے روزے چھوٹ گئے ہوں تو اُن کو قضا کرنا، اسی طرح نذر معین کے روزے، یعنی وہ روزے جن کے رکھنے کا کوئی خاص وقت اپنے اوپر مقرر کر لینا۔ مثلاً کوئی شخص منّت مانے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو میں خدا کے واسطے فلاں دن فلاں مہینے میں روزہ رکھوں گا۔ تو جب وہ منت پوری ہو جاوے تو اُس کو اسی مقررہ مہینے اور مقررہ دن میں روزہ رکھنا واجب ہوگا، نیز کفارے کے روزے، اسی طرح وہ روزے جو بغیر وقت مقرر کئے ہوئے اپنے اوپر اُس کا رکھنا لازم کر لیا ہو جیسے نذر غیر معین کے روزے کہ جن میں روزہ رکھنے کا کوئی خاص دن مقرر نہ کیا ہو۔ مثلاً کوئی شخص منت مانے کہ میرا فلاں عزیز موجودہ مصیبت سے بعافیت چھوٹ جائے تو میں خدا کے واسطے تین روزے رکھوں گا۔(۲)

---

(۱) مغنی المحتاج: ۲/۱۵۵ (۲) الحاوی الکبیر: ۳/۳۹۷

(۲) **سنت**: عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ۔ عاشورا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ، اور نویں تاریخ کا روزہ۔ عید الفطر کے بعد ماہِ شوال کے چھ روزے۔ ایام بیض کے تین روزے، یعنی ہر مہینے کی تیرہویں چودہویں پندرہویں کے تین روزے، لیکن ذی الحجہ کی تیرہویں تاریخ کا روزہ ایامِ تشریق کی وجہ سے حرام ہے، پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ، پندرہ شعبان کا روزہ۔(۱)

(۳) **حرام**: سال بھر میں پانچ دن کے روزے۔ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں۔ یہ پانچ دن کے روزے حرام ہیں، یوم الشک کا روزہ، یعنی شعبان کی تیس تاریخ کو ابر یا غبار کے چاند نہ دکھائی دیا ہو یا دکھائی دیا ہو لیکن عند الشرع پختہ ثبوت نہ پہونچنے سے دیکھنا معتبر نہ سمجھا گیا ہو ایسے دن میں روزہ رکھنا حرام ہے، لیکن جو شخص پیر یا جمعرات کو روزہ رکھنے کا عادی ہو اور اتفاق سے وہ دن اسی تیس تاریخ میں پڑ جاوے تو اس شخص کے لئے حرام نہیں بلکہ وہ معمولی نفل کی نیت سے روزہ رکھے، شعبان کی سولہ تاریخ سے روزے شروع کر کے رمضان تک ملا دینا حرام ہے، ہاں اگر کسی نے شعبان کی پندرہ یا اس کے پہلے سے رکھنا شروع کیا اور بیچ میں روزے چھوڑے نہیں بلکہ برابر رکھتے ہوئے مہینہ پورا کر دیا تو حرام نہیں، عورت کو بغیر اجازت مرد (اُس کے موجود ہوتے ہوئے) نفل روزہ رکھنا۔(۲)

(۴) **مکروہ تنزیہی**: صرف سنیچر کے دن کا روزہ، صرف اتوار کے دن کا روزہ، صرف جمعہ کے دن کا روزہ۔(۳)

---

(۱) الفقہ المنہجی: ۱/۳۵۵ تا ۳۵۸ (۲) الفقہ المنہجی: ۱/۳۶۰ (۳) الفقہ المنہجی: ۱/۳۵۹

رمضان شریف کے روزوں کی فضیلت

سوال: رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور حدیث شریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی بڑی فضیلتیں بیان فرمائی ہیں، چند حدیثیں یہ ہیں۔

(۱) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مومن ثواب سمجھ کر رمضان کے روزے رکھے اور اُس کی راتوں میں عبادت کرے، اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو مومن ثواب سمجھ کر شب قدر میں عبادت کرے، اُس کے بھی اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں(۱)

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں رمضان کی پہلی رات شروع ہوجاتی ہے ،سرکش شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں،کوئی دروازہ اُس کا کھُلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ،کوئی دروازہ اُس کا بند نہیں ہوتا اور ایک منادی (فرشتہ) پُکارتا ہے کہ اے طالب خیر! سامنے آ اور اے طالب شر رُک جا اور اللہ لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور یہ پکار اور دوزخ سے معافی اور رہائی ہر روز ہوتی رہتی ہے(۲)

---

(۱) بخاری:۱۹۰۱ (۲) ترمذی:۶۸۲

(۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ ہر نیکی کے عوض میں دس سے (بقدر اخلاص) سات سو تک ثواب ملتا ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اُس کی جزا دوں گا۔ اور روزہ آگ کے لئے ڈھال ہے اور بے شک روزہ دار کے منہ کی بُو خدائے پاک کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔ اور اگر کوئی جاہل کسی روزہ دار سے لڑائی جھگڑا کرنے لگے تو اُسے کہہ دینا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں (میں جھگڑنا نہیں چاہتا)۔(۱)

(۴) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریّان ہے، روزہ دار اُسی سے بُلائے جائیں گے جو روزہ دار ہوگا اُسی دروازے سے داخل ہوگا اور جو اُس دروازے سے داخل ہوگا کبھی پیاسا نہ ہوگا (۲)

(۵) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کو دو دفعہ خوشی حاصل ہوتی ہے ایک افطار کے وقت اور دوسری اُس وقت جب اپنے پروردگار کا دیدار نصیب ہوگا۔(۳)

---

(۱) بخاری:۱۹۰۴

(۲) ترمذی:۷۶۵

(۳) مسلم:۲۷۰۶

فرض روزے کی شرطوں کا بیان

سوال: روزہ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: تین شرطیں ہیں (۱) عاقل ہونا۔ دیوانہ، مست اور بے ہوش پر روزہ فرض نہیں (۲) بالغ ہونا۔ نابالغ پر روزہ فرض نہیں (۳) طاقت رکھنا۔ جو شخص بوجہ ضعیفی یا بیماری یا بہت بڑھاپے سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اُس پر روزہ فرض نہیں۔ (۱)

سوال: روزہ صحیح ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: چار شرطیں ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) عورتوں کا پورے دن حیض ونفاس اور ولادت سے پاک ہونا (۴) روزے کا وقت ہونا۔ (۲)

سوال: رمضان شریف کا روزہ رکھنا کس وقت فرض ہو جاتا ہے؟

جواب: رمضان شریف کا چاند دیکھا گیا یا شعبان کی تیس تاریخ پوری ہوگئی ہو تو رمضان کے روزے رکھنے فرض ہو گئے۔ (۳)

سوال: روزے کے فرض کتنے ہیں؟

جواب: روزے کے تین فرض ہیں (۱) ہر رات کو صبح کے روزے کی نیت کرنا (۲) صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے، قصداً جماع کرنے یا منی خارج کرنے سے رُک جانا (۳) قصداً قے نہ کرنا۔ (۴)

---

(۱) الاقناع: ۱/۴۵۹ (۲) الاقناع: ۱/۴۵۹

(۳) الاقناع: ۱/۴۶۷ (۴) الاقناع: ۱/۴۷۰-۴۷۱

نیت کا بیان

سوال: کیا روزے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: ہاں نیت کرنا فرض اور ضروری ہے، اگر اتفاقی طور پر صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے جماع کرنے سے رُکا رہا لیکن روزے کی نیت نہیں تھی تو روزہ نہ ہوگا۔(۱)

سوال: نیت کس وقت کرنی چاہیئے؟

جواب: رمضان شریف اور کفارہ اور قضا اور نذر کے روزے کی نیت رات سے یعنی صبح صادق کے پہلے سے کرنا ضروری ہے۔(۲)

سوال: نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

جواب: کم از کم فرض ادا ہونے کے لئے اس قدر نیت کر لینا کہ کل رمضان شریف کا روزہ رکھنے کی نیت کرتا ہوں ضروری ہے، لیکن پوری نیت کر لینا بہتر ہے۔(۳)

سوال: کامل اور پوری نیت کیا ہے؟

جواب: کامل نیت یہ ہے "نَوَیْتُ صَوْمَ غَدٍ عَنْ اَدَاءِ فَرْضِ رَمَضَان هٰذِهِ السَّنَةِ لِلّٰـهِ تَعَالٰی" یعنی میں اللہ کے لئے کل اس برس کے رمضان کے ادا روزے کی نیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی شخص رات کو نیت کرنا بھول گیا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی تو اُس کا روزہ نہیں ہوگا۔(۴)

سوال: نیت زبان سے کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: نیت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں، دل سے ارادہ کر لینا کہ کل میں روزہ رکھوں گا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں، کہے تو اچھا ہے، نہ کہنے میں کچھ نقصان نہیں۔(۵)

---

(۱) الفقہ المنہجی: ۱/۳۴۰ (۲) الاقناع: ۱/۲۷۰ (۳) فتح المعین: ۱۲۷

(۴) فتح المعین: ۱۲۷ (۵) الاقناع: ۲۷۰

روزے کے مستحبات کا بیان

سوال: روزے کے مستحبات کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) آفتاب غروب ہونے کا یقین ہوجانے کے بعد افطار میں جلدی کرنا۔ (۲) سحری ایسے اخیر وقت میں کھانا کہ صبح صادق کے پہلے یقیناً کھاپی کر فارغ ہوجاوے لیکن اس قدر تاخیر کرنا کہ شک ہونے لگے کہ رات باقی ہے یا نہیں، مناسب نہیں۔ (۳) سحری کھانا۔ (۴) غیبت، جھوٹ، گالی گلوج، فضول بکواس فحش اور بُری باتوں سے بچنا۔ (۵) کھجور یا چھوارے سے روزہ افطار کرنا، اگر یہ نہ ہو تو پانی سے افطار کرنا۔(۱)

سوال: سحری کسے کہتے ہیں اور اُس کا وقت کیا ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی وجہ سے اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھاتے پیتے ہیں اُس کو سحری کھانا کہتے ہیں، رات کے آخری وقت یعنی صبح صادق سے پہلے پہلے اُس کا وقت ہے، سحری کھانا سنّت ہے، اس کا بڑا ثواب ہے، بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے کھالے یا تھوڑا سا پانی ہی پی لیا جاوے تا کہ سحری کھانے کا ثواب فوت نہ ہو۔(۲)

---

(۱) الاقناع: ۴۷۰ (۲) الفقہ المنہجی: ۳۴۶/۱

روزے کے مفسدات کا بیان

سوال: مفسدات سے کیا مراد ہے؟

جواب: مفسدات اُن باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے، دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔(۱)

سوال: جن مفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) قصداً کچھ کھانا پینا (۲) قصداً قے کرنا (۳) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل جانا (۴) سگریٹ، بیڑی، حقہ وغیرہ پینا (۵) پیشاب پاخانہ کے مقام میں کوئی خارجی چیز ڈالنا (۶) بھولے سے کچھ کھا پی لینا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے پھر قصداً کھانا پینا (۷) رمضان شریف اور اس کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ دینا (۸) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی بلکہ رات باقی ہے سحری کھالی بعد میں معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی تھی (۹) ابر کی وجہ سے یا آندھی اور غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہوگیا ہے روزہ افطار کرلیا پھر معلوم ہوا کہ دن باقی ہے، یا قصداً اخراج منی کرے وغیرہ وغیرہ ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے۔(۲)

سوال: رمضان کے مہینے میں بغیر عذر کے روزہ توڑ دیا تو اب دن بھر اُسے کھانا پینا جائز

(۱) الفقہ المیسر: ۱/۳۶۷ (۲) الاقناع: ۱/۴۷۳

ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں، بلکہ اُس پر لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رُکا رہے، اسی طرح کوئی نابالغ لڑکا بغیر روزہ کی حالت میں بالغ ہوجائے، یا کوئی مسافر اپنے گھر پہونچ جائے، یا حیض یا نفاس والی عورت پاک ہوجائے، یا بیہوش ہوش میں آجائے، یا دیوانہ تندرست ہوجائے تو ان سب کو باقی دن میں روزہ داروں کی طرح رمضان کی حرمت کی خاطر کھانے پینے سے رُکا رہنا مستحب ہے، اگر بے ہوش ہوش میں آجائے تو اس کے لئے بقیہ دن امساک واجب ہے، نیز بھول کر کھاپی لینے سے یا کوئی نومسلم یا اہل علم سے دور رہنے والا محض جاہل آدمی اپنی جہالت سے قصدًا کچھ کھاپی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن جاننے والا آدمی قصدًا کھائے پیئے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔(۱)

---

(۱) المجموع:۶/۳۳۹

قضا اور کفارے کا بیان

سوال: رمضان میں روزہ کی حالت میں جماع کرنے سے قضاء کے ساتھ اور کیا واجب ہوتا ہے؟

جواب: رمضان شریف میں رات سے روزے کی نیت کر لینے کے بعد دن میں دیدہ و دانستہ صحبت کرنے یا لواطت کرنے سے قضا کے ساتھ کفارہ جماع واجب ہوتا ہے، اس کے سوا مفسدات صوم میں سے کسی چیز سے قضا کے ساتھ کفارہ بیک وقت لازم نہیں ہوتے۔(۱)

سوال: رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کی حالت میں صحبت کر لینے سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! کفارہ صرف رمضان المبارک کے مہینے میں دن کو روزہ کی نیت ہوتے ہوئے صحبت کرنے سے واجب ہوتا ہے، رمضان المبارک کے روزے اور کسی طرح توڑ دینے، یا رمضان کے سوا اور کسی روزے کو توڑ دینے سے خواہ جماع سے ہو خواہ دیگر روزہ توڑنے والی چیزوں سے ہو، کفارہ واجب نہیں ہوتا۔(۲)

سوال: کفارہ کیا ہے؟

جواب: کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن غلام آزاد کرے (جن ممالک میں غلام ہوتے ہوں) لیکن ان ملکوں میں غلام نہیں ہیں، اس لئے یہاں صرف دو صورتوں سے

(۱) المجموع:۶/۳۵۵۔الفقہ المیسر :۱/۳۶۷

(۲) المجموع:۶/۳۵۵

کفارہ دیا جاسکتا ہے، اول یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے کے پے درپے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ فقیروں کو فی کس سوا رطل (۶۰۰ رگرام) گیہوں دے دے بلکہ احتیاطاً زیادہ دے۔ اور اگر نہ روزے کی طاقت ہے نہ مساکین کو کھلانے کی قدرت ہے تو کفارہ اُس کے ذمّہ باقی رہے گا جب قدرت ہو اُس وقت ذمّہ سے فارغ ہو جائے۔(۱)

سوال: کیا جس شخص نے کسی عذر کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے ہوں اور اُسکی قضا اُس کے ذمّہ باقی ہو اور وہ مر جائے تو ایسا شخص گنہگار مرے گا یا نہیں؟

جواب: کسی عذر کی وجہ سے رمضان شریف کے فوت شدہ روزے ذمّہ میں باقی ہوں اور قضا کرنے کی اب تک قدرت نہ ہوئی کہ موت آ گئی تو ایسا شخص گنہگار نہیں سمجھا جائے گا، لیکن جس شخص نے بغیر عذر کے روزے نہ رکھے اور اب تک اُس کی قضا رکھنے کا وقت نہیں ملا کہ مر گیا تو اُس کے وارثوں کو چاہیئے کہ ہر ہر روزے کے بدلے میں سوا رطل (۶۰۰ رگرام) گیہوں خیرات دے دے۔ اور مرنے والے کی طرف سے اُس کے ولی کو روزہ رکھنا سنت ہے اور اجنبی شخص کو مرنے والے کی طرف سے روزہ رکھنے کا حق نہیں۔ لیکن اگر مرنے والا کسی اجنبی شخص کو وصیت کر گیا ہے کہ میرے بعد میری طرف سے اتنے روزے رکھ لینا یا میت کے ولی کی

(۱). الفقہ المنہجی: ۱ر۳۵۳

اصل کتاب میں مُدٌّ مِنْ بُرٍّ واقع ہے مُدْ صاع کا چوتھا حصّہ شمار کیا جاتا ہے یعنے رطل عراقی کے حساب سے ایک رطل اور تہائی رطل ہوا امام شافعیؒ اور اہل حجاز کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مُدْ دو رطل کا ہوتا ہے ان کے نزدیک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے ہر حال مُد کا وزن پینتالیس تولہ کے قریب قریب ہوگا اس لئے راقم الحروف نے احتیاطاً سوا رطل لکھ دیا ہے جو یہاں کے حساب سے پچاس تولہ ہوا ۱۲ از مترجم عفی عنہ

طرف سے روزہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے، خواہ اجرۃً یا بدون اُجرت کے تو اجازت کے بعد اجنبی کو روزہ رکھنا جائز ہے، بدون اجازت جائز نہیں۔(۱)

سوال: جس مریض کو صحت کی اُمید نہ ہو یا کوئی شخص بڑھاپے اور زیادہ ضعیفی کی وجہ سے روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب: ایسے لوگ روزہ نہ رکھیں اور ہر روز صبح کے بعد اپنی طرف سے روزہ کے فدیہ میں سوا یا ڈیڑھ رطل (۶۰۰ رگرام) گیہوں کسی ایک فقیر کو دے دے، لیکن یہ فدیہ رمضان شریف کے آنے کے پہلے بلکہ ہر دن کا فدیہ اس کی رات شروع ہونے کے پہلے دینا جائز نہیں، بلکہ رمضان شریف شروع ہو جانے کے بعد اور ہر دن کی رات شروع ہو جانے کے بعد فدیہ دے چاہے رات میں دے دے، چاہے صبح میں دے۔(۲)

سوال: جس حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو روزہ رکھنے سے اپنی یا بچّے کی جان کا اندیشہ ہو یا حمل کو نقصان پہونچنے کا خطرہ ہو تو ایسی عورتیں کیا کریں۔

جواب: اگر حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنی جان کا یا اپنے ساتھ بچوں کی تکلیف کا بھی مسئلہ ہو تو عذر زائل ہو جانے کے بعد وجوبًا روزے کی قضا کریں، ایسی عورتوں کو روزوں کا فدیہ دینے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر حاملہ عورت کو صرف اپنے حمل کو نقصان کا اندیشہ ہو یا اسقاط حمل کا اور دودھ پلانے والی عورت کو دودھ کم ہو جانے کی بناء پر بچہ کو نقصان کا اندیشہ ہو تو دونوں روزہ افطار کریں اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ بھی دیں اور اندیشہ دُور ہو جانے کے بعد قضا روزہ بھی

(۱) الاقناع: ۱ر۴۸۵ (۲) الفقہ المنہجی: ۱ر۳۵۱

رکھیں۔(۱)

سوال: جو مسافر جائز سفر میں ہو اور جو مریض روزہ کی طاقت نہ رکھتا ہو ان کے لئے روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں جو مسافر شرعی سفر یعنی دُور کا سفر کرتا ہو اور ایسے ہی جس مریض کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو ان لوگوں کے لئے جائز ہے کہ ایسی حالت میں روزہ نہ رکھیں اور سفر ختم ہونے کے بعد اور مریض صحت پانے کے بعد ان روزوں کی قضا کر لے۔(۲)

---

(۱) الفقہ المنہجی: ۳۵۲/۱ (۲) المجموع: ۲۵۶/۶

اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب: اعتکاف کے معنی کسی جگہ ٹھہر جانے کے ہیں لیکن شریعت میں کسی مسجد میں عبادت کی نیت سے ثواب سمجھ کر ٹھہر جانے کو اعتکاف کہتے ہیں۔(۱)

سوال: عورت کس جگہ اعتکاف کرے؟

جواب: اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھا کرتی ہو اُسی جگہ اعتکاف کی نیت کر کے ہر وقت رہا کرے، قضائے حاجت کے سوا اور کسی کام کے لئے اُس جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہ نہ جائے۔ اور گھر کی نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہوتو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے کوئی خاص جگہ بنالے اور پھر اُس جگہ عبادت کی نیت سے اعتکاف کرے، لیکن شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کے لئے اعتکاف میں بیٹھنا حرام ہے۔(۲)

سوال: اعتکاف سے کیا فائدہ ہوتا ہے بیان کرو؟

جواب: اعتکاف میں یہ فائدے ہیں (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے (۲) مسجد میں بیٹھے رہنے کی وجہ سے دُنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے (۳) اعتکاف کی حالت میں اُسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہے (۴) اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے یعنی ہر

(۱) البیان:۳/۵۶۵ (۲) البیان:۳/۵۶۶

وقت اُن کی طرح عبادت اور تسبیح وتقدیس میں لگا رہتا ہے (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس لئے اعتکاف میں معتکف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اُس کے گھر میں مہمان ہوتا ہے۔(۱)

سوال: اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہین۔(۱) واجب (۲) سنّت مؤکدہ (۳) سنت۔(۲)

سوال: اعتکاف واجب کون سا ہے؟

جواب: نذر کا اعتکاف واجب ہے، مثلاً کسی نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو اتنے روز کا اعتکاف کروں گا۔(۳)

سوال: سنت مؤکدہ کون سا اعتکاف ہے؟

جواب: رمضان شریف کے عشرۂ اخیرہ یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے، اس کی ابتدا بیس تاریخ کی شام یعنی غروب آفتاب سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی اس کی مدت ختم ہو جاتی ہے، چاند خواہ انتیس تاریخ کا ہو یا تیس دونوں صورتوں میں کامل سنت ادا ہو جائے گی، یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی بعض لوگوں کے اعتکاف کر لینے سے سب کے ذمّہ سے ادا ہو جاتا ہے۔(۴)

سوال: سنت اعتکاف کونسا ہے؟

جواب: واجب اور سنت مؤکدہ کے علاوہ سب اعتکاف سنت ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے۔(۵)

سوال: اعتکاف کے رکن کتنے ہیں؟

---

(۱) زاد المعاد: ۸۷/۲ (۲) الفقہ المنہجی: ۳۶۴/۱ (۳) الفقہ المنہجی: ۳۶۴/۱
(۴) الفقہ المنہجی: ۳۶۴/۱ (۵) الفقہ المنہجی: ۳۶۴/۱

جواب: چار رکن ہیں۔(۱) نیت کرنا (۲) مسجد میں اعتکاف کرنا، بہتر اور افضل یہ ہے کہ جامع مسجد ہو (۴) ٹھہرا رہنا خواہ تھوڑی ہی دیر ہو۔(۱)

سوال: اعتکاف صحیح ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: (۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) جنابت اور حیض ونفاس سے پاک ہونا۔(۲)

سوال: کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: بلا عذر مسجد سے باہر نکلنا، مرتد ہو جانا (نعوذ باللہ) بیہوشی طاری ہو جانا، حیض ونفاس کی حالت پیش آجانا، جماع کرنا، قصداً بوس وکنار سے اخراج منی کرنا۔(۳)

سوال: کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں؟

جواب: مسجد میں کھانا، پینا، سونا، غسل کرنا، خوشبو لگانا، نکاح کرنا، سِینا، لکھنا وغیرہ باتیں جائز ہیں۔(۴)

سوال: اعتکاف میں کیا باتیں مستحب ہیں؟

جواب: قرآن شریف کی تلاوت کرنا، درود شریف، تسبیح تہلیل وغیرہ ذکر خدا کرتے رہنا، علوم دینیہ پڑھنا پڑھانا، علمی مضامین لکھنا، وعظ ونصیحت کرنا وغیرہ۔(۵)

سوال: اعتکاف میں کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: فضول بک بک کرنا، بیہودہ اور لغو باتیں کرنا، لڑنا جھگڑنا، مسجد میں سامان لاکر بیچنا یا خرید وفروخت کرنا وغیرہ۔(۶)

---

(۱) الاقناع:۱/۴۹۳ (۲) الاقناع:۱/۴۹۴ (۳) الاقناع:۱/۴۹۴
(۴) الاقناع:۱/۴۹۶ (۵) الاقناع:۱/۴۹۴ (۶) الفقہ المنہجی:۱/۳۶۷

احکام حج کا بیان

سوال: حج کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک خاص موسم میں اُن مخصوص طریقوں کے ساتھ جو شریعت اسلام نے تعلیم فرمائے ہیں، کعبۃ اللہ شریف کا طواف کرنا اور مقام عرفات میں ٹھہرنا، اسے حج کہتے ہیں۔اس کی بڑی بڑی فضیلتیں بیان فرمائی گئی ہیں۔(۱)

سوال: حج کے کیا فضائل ہیں بیان کیجئے؟

جواب: حج کے فضائل حدیث شریف میں بہت ہیں بعض حدیثیں یہ ہیں۔

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ (کی رضا مندی) کے لئے حج کرے اور (دوران حج) فحش گوئی سے بچے تو وہ (گناہ سے ایسا پاک ہو کے) لوٹے گا جیسا کہ اُس دن تھا جس دن اُس کو اُس کی ماں نے جنا تھا۔(۲)

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمرہ اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو دوسرے عمرہ تک ہوں اور حج مبرور کا بدلہ سوا جنت کے اور کچھ نہیں۔(۳)

(۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ سے دُعا کریں تو اللہ اُن کی دُعا قبول فرمائے۔اور اگر مغفرت مانگیں تو اللہ اُن کی مغفرت فرمائے۔(۴)

---

(۱) اعانۃ الطالبین:۲؍۴۳۰ (۲) بخاری:۱۵۲۱

(۳) بخاری:۱۷۷۳ (۴) ابن ماجہ:۲۸۹۲

(۴) رسول اللہ صلے علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ خدا کے ایلچی ہیں، جہاد کرنے والے، حج کرنے والے، عمرہ کرنے والے۔(۱)

سوال: حج کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسلام کے دوسرے ارکان کے موافق حج بھی فرض ہے، عمر بھر میں ایک بار ادا کرنا فرض ہے، جب کہ اس قدر مال کا مالک ہو جو انسان کے حوائج ضروری اور قرض سے بچا ہوا ہو اور بال بچوں کے نان نفقہ کے سوا اتنا ہو کہ واپس مکان پہونچنے تک سفر خرچ کے لئے کافی ہو جائے۔(۲)

سوال: کیا حج کے جملہ شرائط پائے جانے کے بعد فوراً حج کو جانا ضروری ہے یا دیر لگانا جائز ہے؟

جواب: علی الفور حج کرنا فرض نہیں ہے، بلکہ آئندہ ادائیگی کے ارادہ کے ساتھ دوسرے سال تک تاخیر کی گنجائش ہے، اگر کوئی شخص مالدار تھا اور سستی سے حج ادا نہ کیا پھر مفلس ہو گیا، یا مر گیا تو اُس کے ذمہ حج نہ کرنے کا گناہ باقی رہا۔(۳)

---

(۱) نسائی:۲۶۲۶ (۲) السراج الوهاج:۱۱۷

(۳) الوسیط:۲/۶

حج فرض ہونے کی شرائط کا بیان

سوال: حج فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: دس شرطیں ہیں۔ (۱)مسلمان ہونا۔ (۲)بالغ ہونا۔ (۳)عاقل ہونا۔ (۴) آزاد ہونا۔(۵) سفر خرچ اور دیگر ضروریات سفر کا موجود ہونا۔(۶) ہر جگہ راہ میں مفت یا مناسب قیمت سے پانی مل جانا۔ (۷)سواری کا بندوبست ہوجانا۔(۸) سواری کے جانوروں کے لئے راہ میں گھاس چارہ کا پایا جانا۔ (۹)راستہ میں امن ہونا۔ (۱۰) سفر کی طاقت ہونا، یعنی ایسی بیماریوں اور عوارضات سے محفوظ ہونا کہ جن کے سبب سفر نہ کرسکے، یا قدرت ہونے کے بعد اتنا وقت ملنا کہ اُس وقت میں مکہ معظّمہ تک پہونچ سکے۔(۱)

حج اور عمرہ کے فرائض اور واجبات کا بیان

سوال: حج کے فرض کتنے ہیں؟

جواب: چھ فرض ہیں۔ (۱)حج کی نیت سے احرام باندھنا۔(۲)میدانِ عرفات میں ٹھہرنا۔(۳) بیت اللہ کا طواف کرنا۔(۴) صفا اور مروہ کے درمیان میں سات بار دوڑنا۔ابتدا صفا سے ہو اور مروہ پر پہونچ کر ایک چکّر ختم ہو۔(۵) سر کے بال

---

(۱) السراج الوھاج:۱۱۷

منڈوانا یا کترانا۔(٦) سارے فرضوں کو ترتیب سے ادا کرنا یعنی سب سے پہلے حج شروع کرنے کی نیت سے احرام باندھے، پھر عرفات میں ٹھہرے اس کے بعد طواف کر کے صفا اور مروہ کے درمیان میں سعی کرے، پھر اخیر میں سر مُنڈوائے یا کتروائے۔(١)

سوال: عمرے کے کتنے فرض ہیں؟

جواب: پانچ فرض ہیں۔(١) احرام باندھنا۔(٢) طواف کرنا۔(٣) سعی کرنا یعنی صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑنا۔(٤) سر مُنڈانا یا بال کتروانا۔(٥) ان فرضوں میں ترتیب کا لحاظ رکھنا۔(٢)

سوال: حج میں کتنی چیزیں واجب ہیں؟

جواب: پانچ چیزیں واجب ہیں۔(١) میقات* سے احرام باندھ لینا۔(٢) منٰی میں خاص مقام پر کنکریوں کا مارنا۔(٣) سر مُنڈوانا یا کتروانا، مردوں کے لئے مُنڈوانا افضل ہے اور عورتوں کے لئے کچھ بال کتروانا بہتر ہے۔(٤) ایامِ تشریق کی راتوں کو منٰی میں گذارنا۔(٥) جو جو کام حالت احرام میں حرام ہیں اُن سے بچنا۔(٦) طواف وداع کرنا۔(٣)

---

(١) السراج الوهاج:١٢٩ (٢) مغني المحتاج:٢/٣١٠

(٣) الاقناع:١/٥١٠

*میقات وہ مقام ہے جس کے آگے مکہ مکرمہ کا جانے والا بغیر احرام کے نہ جاسکے آفاقی یعنی بیرونی لوگوں کے لئے پانچ میقات ہیں۔ اہلِ مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، کوفہ اور بصرہ والوں کے لئے ذاتُ عِرق۔ شام والوں کے لئے جُحفہ نجد اور ہندوستان کے رہنے والوں کے لئے یلملم اور حِلّی کی میقات حِل۔ اور مکہ معظمہ کے باشندوں کے لئے حج کی میقات حرمِ مکہ ہے اور عمرہ کی میقات حِل یعنہ مکہ مکرمہ کے باہر کا حصّہ ہے۔١٢ از مترجم

حج کی سنتوں کا بیان

سوال: حج کی سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: حج میں بہت سی سنتیں ہیں بعض یہ ہیں۔

(۱) افراد یعنی صرف حج کا احرام باندھ کر حج کو عمرے سے پہلے کرنا۔

(۲) اس طرح لبیک پکارنا "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ"

(۳) طواف قدوم کرنا۔

(۴) طواف کے بعد مقام سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دو رکعت نماز پڑھنا

(۵) عرفہ کی رات منیٰ میں رہنا۔(۱)

سوال: حالتِ احرام میں کیا کیا چیزیں پہننا جائز ہیں؟

جواب: سفید تہ بند اور چادر پہننا جائز ہے، خواہ نئی ہو، خواہ صاف ستھری دُھلی ہوئی ہو، سلیپر یا ایسے جوتے جس میں ایڑی اور انگلیاں نظر آتی ہوں پہننا جائز ہے۔ سِلا ہوا کپڑا مردوں کو پہننا مطلقاً جائز نہیں، لیکن عورت اور خنثٰی کو سِلا ہوا کپڑا پہننا ہر طرح جائز ہے، بشرطیکہ دونوں ہاتھ اور چہرہ کھلا رہے۔(۲)

---

(۱) الاقناع:۵۱۰ (۲) مغنی المحتاج:۳۱۹/۲

ممنوعات احرام کا بیان

سوال: حالتِ احرام میں کیا باتیں حرام اور ممنوع ہیں؟

جواب: دس چیزیں حرام ہیں۔(۱) سلے ہوئے کپڑے پہننا مثل، کُرتہ، پائجامہ، ٹوپی، جُبہّ، قبا، موزہ وغیرہ۔(۲) مردوں کو اپنا پورا سر یا سر کا کچھ حصّہ اور عورتوں کو چہرہ اور دونوں ہاتھ کسی چیز سے ڈھانپ لینا، لیکن اگر کسی شدید ضرورت سے ایسا کرنا پڑے تو فدیہ دینے سے جائز ہوگا۔(۳) سر اور ڈاڑھی کے بال میں تیل لگانا۔(۴) اپنے جسم کے بالوں کا (خواہ سر کے یا ڈاڑھی کے یا اور کسی مقام کے ہوں) منڈوانا۔(۵) ناخن کتروانا۔(۶) خوشبو کا استعمال کرنا۔(۷) خشکی کے حلال جانوروں کا شکار کرنا۔(۸) نکاح کرنا۔(۹) صحبت کرنا۔(۱۰) مقدمات جماع مثلاً بوس و کنار، چھونا وغیرہ۔(۱) اگر ان میں سے کسی ممنوعات کا حالتِ احرام میں ارتکاب کیا گیا تو فدیہ دینا لازم ہوگا۔

سوال: محرم اگر حالتِ احرام میں کوئی ایسا ممنوع فعل کرے جس سے حج میں فساد آجائے تو کیا ایسا کرنے سے وہ حالتِ احرام سے خارج ہوجائے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں! کوئی کام موجب فساد کر لینے سے احرام سے نکل نہیں جاتا بلکہ جو رکن فاسد ہوا ہے اُس کو پورا کرے یعنی حج یا عمرہ اگر کسی فعل سے فاسد ہوجائے تو اُسے چھوڑ کر اُس حالت سے علحدہ نہ ہوجائے بلکہ اُسے پورا کرے۔(۲)

---

(۱) مغنی المحتاج:۲/۳۱۸ (۲) الاقناع:۱/۵۱۷

سوال: جس شخص کا وقوف عرفات فوت ہو گیا وہ کیا کرے؟

جواب: ایسے شخص پر واجب ہے کہ حج کی نیت چھوڑ دے اور عمرہ کی نیت سے عمرہ کے پانچواں فرض بالترتیب ادا کرنا شروع کرے۔ اور اگر اس نے طواف قدوم کے بعد سعی کر لی ہو تو اب سعی نہ کرے، اب اس شخص پر اس حج کی قضا فوراً ضروری ہے، خواہ حج فرض ہو خواہ نفل اور قضاءِ حج کے ساتھ بطور دم ایک بکرا یا بکری، یا دس دن کے روزے، تین ایام حج میں اور سات گھر آنے کے بعد لازم ہیں۔(۱)

سوال: حج میں اگر کوئی شخص کوئی رکن چھوڑ دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ارکان حج میں وقوف عرفات کے سوا اور کوئی رکن چھوڑ دے، یا عمرہ کے ارکان میں سے کوئی رکن چھوٹ جائے، چاہے کرنے کی قدرت تھی اور نہ کیا، یا ادا کرنے کی قدرت ہی نہ تھی اس لئے نہ کیا ہو جیسے کوئی عورت طواف کرنے سے پہلے حائضہ ہو گئی اور اس سے طواف چھوٹ گیا بہر حال یہ شخص حلال نہ ہو گا بلکہ بدستور سابق وہ محرم ہے، اپنے چھوٹے ہوئے رکن کو پورا کرلے، بغیر پورا کئے وہ حج یا عمرہ سے نہ نکلے گا۔(۲)

سوال: حج اور عمرے کے واجبات میں سے کوئی واجب کسی نے چھوڑ دیا تو اُس کا کیا حکم ہے اور سنت کے چھوڑنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی واجب فوت ہو گیا خواہ دانستہ یا بھولے سے یا جہالت سے کسی طرح ہو مثلاً سر منڈوانا یا کتروانا چھوڑ دیا تو اس قصور کے بدلے میں ایک قربانی کرنی ہوگی، لیکن سنت کے چھوٹ جانے سے کوئی چیز لازم نہیں ہوتی مثلاً لبیک پکارنا فوت ہو گیا تو حج میں کچھ نقصان نہ آیا۔(۳)

---

(۱) الاقناع:۱/۵۱۷ (۲) الاقناع:۱/۵۱۸ (۳) الاقناع:۱/۵۱۸

محرمات احرام کے ارتکاب پر دم کا بیان

سوال: محرمات احرام کے ارتکاب پر کتنی قسم کا دم واجب ہوتا ہے؟

جواب: پانچ قسم کا دم واجب ہوتا ہے۔(۱)

پہلی قسم: وہ قسم ہے کہ جو کسی مامور بہ عبادت کے چھوٹ جانے سے لازم آئی ہو مثلاً کسی نے میقات سے احرام نہ باندھا، بلکہ بغیر احرام باندھے اپنے میقات سے آگے نکل گیا تو اُس پر ایک بکری کی قربانی دینا واجب ہے، اگر بکری کی قربانی پر قادر نہیں ہے تو دس روزے اس طرح رکھے کہ تین تو حج کے ایام (چھ ذی الحجہ سے نو ذی الحجہ تک) میں رکھے اور سات روزے وطن پہونچ کر رکھے، اگر حج کے ایام کے تین روزوں میں ضروری یہ ہے کہ حالت احرام میں چھٹی ساتویں آٹھویں تین تاریخوں میں روزہ رکھے۔

دوسری قسم: وہ دم ہے جو سر منڈوانے یا خوشبو تیل وغیرہ استعمال کرنے سے واجب ہوا ہو، اس قسم میں حاجی کو اختیار ہے، چاہے ایک بکری کی قربانی کرے، چاہے تین روزے رکھ لے، چاہے چھ مسکینوں کو آدھا آدھا صاع غلّہ خیرات کر دے۔

تیسری قسم: وہ ہے جو کسی دُشمن کی طرف سے یا کسی دوسرے سبب سے حج اور عمرہ پورا کرنے سے رُک جانے سے لازم آئی ہو، ایسے وقت میں حاجی کے لئے مناسب ہے کہ حج سے نکل جانے کے ارادے سے حلال ہو جائے اور جس جگہ روک دیا گیا ہو، وہاں ایک بکری کی قربانی دے دے، اور بکری ذبح کرنے کے بعد

---

(۱) الاقناع:۱/۵۱۹

سر مُنڈوا دے، اگر بکرا ذبح کرنے پر قدرت نہ ہو تو اس کی قیمت کے بقدر اناج دے۔

چوتھی قسم: وہ دم ہے جو شکار مارنے سے واجب ہوتا ہے، اُس وقت میں بھی حاجی کو تین باتوں میں اختیار ہے، جو چاہے وہ کرے، اگر شکار کیا ہوا جانور اس قسم کا ہو کہ اُس کے جیسا اور جانور مل جاتا ہو تو اس قسم کا صورت شکل میں ملتا جُلتا جانور ذبح کر کے حرم محترم کے مساکین پر صدقہ کر دیا جاوے، یا اُس کے مثل جانور کی قیمت (مکہ معظّمہ میں اُس دن جو قیمت ہو اُس کے موافق) لگا کر اتنے دام کا اناج خریدا جائے، قیمت لگا کر اتنا پیسہ تقسیم کرنا جائز نہیں، یا اُس اناج کا اندازہ کر کے ہر ہر مُدّ کے بدلے میں ایک ایک روزہ جی چاہے اُس جگہ رکھ لے۔ اور اگر شکاری جانور اُس قسم کا ہے کہ اُس کا مثل نہیں ملتا تو اُس شکار کی قیمت کا صحیح اندازہ لگا کر اُتنا غلّہ تقسیم کر دے، یا اُس غلّہ کا ٹھیک اندازہ لگا کر ہر ہر مُدّ کے بدلے ایک ایک روزہ جی چاہے وہاں رکھ لے۔

پانچویں قسم: وہ دم ہے جو حالتِ احرام میں صحبت کرنے سے واجب ہوتا ہے، اس دم میں یہ ترتیب ملحوظ رہے، اولاً اونٹ واجب ہے، اگر اونٹ نہ ہو سکے تو گائے یا بیل، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سات بھیڑ یا بکریاں، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اُونٹ کی قیمت کا اندازہ اُس وقت کی قیمت کے حساب سے لگایا جاوے، جس وقت کہ دم دینا واجب ہوا تھا، پھر اُس قیمت سے اناج خرید کر مکہ معظّمہ کے مساکین وفقراء پر صدقہ کر دیا جائے، اگر بالفرض غلّہ بھی دستیاب نہ ہو سکے تو ہر ہر مُدّ کے حساب سے ایک ایک روزہ رکھا جاوے۔ روزہ جی چاہے وہاں رکھے، خواہ مکہ معظمہ میں، خواہ دوسری جگہ، لیکن دم یا تقسیم غلّہ یہ حرم کے سوا اور جگہ جائز نہیں۔

سوال: کیا حرم کے جانوروں کا شکار کرنا یا حرم کے درخت کا ٹنا جائز ہے؟

جواب: حرم محترم کے درخت کاٹنا یا حرم کے جانوروں کا شکار کھیلنا کسی شخص کے لئے جائز نہیں، نہ محرم کے لئے نہ حلال کے لئے، اگر کسی نے حرم کا کوئی بڑا درخت کاٹ دیا تو ایک گائے اور چھوٹا درخت کاٹا ہو تو ایک بکری ذبح کرے، گائے اور بکری میں وہ جملہ شروط پائے جانے ضروری ہیں جو قربانی کے جانور میں پایا جانا مشروط ہے، ایسے ہی حرم کی تازہ خودرو گھاس پات، روئیدگی وغیرہ کاٹنے سے بھی ضمان لازم آتا ہے۔ لیکن گھاس سوکھی ہو تو اس کا کاٹنا جائز ہے، اُکھاڑنا جائز نہیں۔(۱)

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم والحمد للہ تعالیٰ اوّلاً وَ آخرًا ظاھرًا وَبَاطنًا وَصَلی اللہُ تعالیٰ عَلٰی خیرِ خَلقِهٖ سَیّد العَربُ وَالعجَم محمّد وّآلِهٖ وَ صَحبه مَصَابیح الظلم وکانَ الفراغ من تسویدہ قبیْل الظهر من یوم الخمِیْس لسَادِس عشر من رجب المرجّبُ المنتظم فی سلک شهور ۱۳۳۷ مــن الهجرة النبویَة عَلٰی صَاحبها افضَل صلٰوة واکمل تحیّه *

وانا لعَبد الرّاجیٌ عفو ربّه الصَّمَدُ الفَقیر مرغوب احمد اللاجغوٗرِيُ السُّوٗرتِیُ غفر اللہُ لهٗ وَلِوَالِدَیه وَلا خِیهٗ وَلاسَاتذته الکرامِ ٥

المرقوم ۱۶؍رجب المرجب ۱۳۳۷ھ

---

(۱) الاقناع: ۱/۵۲۸